



سرخ جوڑا

زویا حسن



www.urdu novels mania .com

Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania .com

سرخ جوڑا

از: زویا حسن

وہ سامنے جو کالے رنگ کا دروازہ نظر آ رہا۔۔۔ آخری بار جب میں اس دروازے سے نکلی تھی تو میں کوئی اور تھی۔۔۔ پر آج کچھ اور ہی بن کے میں اس دروازے میں دوبارہ داخل ہونے آئی ہوں۔۔۔ اس وقت امیدوں کے سارے چراغ بجھا کے نکلی تھی۔۔۔ لیکن اس بار ساری شمعیں روشن ہیں۔۔۔ ایک منٹ رکیں میں رکشے والے کو کرایہ دے دوں۔۔۔

رکشے والا: باجی تین سو روپے ہو گئے۔۔۔

"تین سو روپے کیسے۔۔۔؟ اسپتال سے یہاں تک ڈھائی سو روپے لیتے ہیں۔۔۔"

رکشے والا: نا۔۔۔ باجی پورے تین سو۔۔۔

"آپ حاجی خورشید صاحب کو جانتے ہیں۔۔۔؟"

رکشے والا: کون حاجی خورشید۔۔۔؟

"رکشہ یونین کے چئیرمین۔۔۔!"

رکشے والا: اوہ اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ آپ حاجی صاحب کی بات کر رہی ہیں۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔! حاجی صاحب مجھے اپنی بیٹیوں کی طرح سمجھتے ہیں۔۔۔ اگر آپ نے یہ لوٹ مار بند نہ کی تو

مجھے آپ کی شکایت لگانی پڑے گی"

رکشے والا: مہربانی کریں باجی۔۔۔! بال بچے دار ہوں۔۔۔ سوچا جس تو بچتے ہیں۔۔۔ میں نے کونسا پانچ سو روپے مانگ لیے۔۔۔

"یہ لیں۔۔۔ ڈھائی سو روپے۔۔۔ اور چاپ رکھ لیں۔۔۔ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ ایک چکر پہ آپ کو کتنے بچتے ہیں۔۔۔"

رکشے والا: سلاماں لیکم۔۔۔!

دیکھا آپ نے کس طرح لوٹ مار مچائی ہوئی ہے۔۔۔ جب غریب ہی غریب کا گلے کاٹنے پہ اتر آئے تو امیروں سے کیا امید رکھنی۔۔۔

ارے ہاں۔۔۔ امیروں سے یاد آیا۔۔۔ میں کب تک ایسے گلی میں کھڑی رہوں گی۔۔۔ دروازے پہ دستک دیتی ہوں۔۔۔

(دروازہ کھلا۔۔۔)

سونی: بھابی آپ۔۔۔ (دونوں ہاتھ منہ پہ رکھ کے وہ خوشی سے اچھل ہی پڑی تھی)

"ہاں۔۔۔ میں۔۔۔۔۔" (آگے بڑھ کے گلے سے لگایا)

سونی: دیکھو کون آیا ہے۔۔۔؟ (سونی نے شور مچانا شروع کیا)

دیکھتے ہی دیکھتے کافی لوگ جمع ہو گئے۔۔۔

عارفہ خالہ آگے بڑھیں اور گلے سے لگایا۔۔۔

عارفہ خالہ: میں تین بار تیمور کو فون کر چکی ہوں کہ تمہاری بھابی اسپتال سے نکلی یا نہیں۔۔۔

"میں تو اسپتال میں رکنا چاہ رہی تھی۔۔۔ لیکن تیمور نے ضد ہی پکڑ لی تھی۔۔۔"

سب باری باری ملنے لگے۔۔۔ سبھی کے چہروں پہ پھیلی مسکان اس بات کا پتہ دے رہی ہے کہ وہ لوگ کتنے خوش ہیں۔۔۔

آپ کو پتا ہے۔۔۔ جب پہلی بار میں اس گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ تو یہی چہرے تھے۔۔۔ جو مجھے دیکھ کے اداں تھے۔۔۔ دکھ میں تھے۔۔۔ میری آمد پہ کوئی بھی خوش نہیں تھا۔۔۔ پر۔۔۔ اب حالات بدل چکے ہیں۔۔۔ اور جب حالات سازگار ہوں تو لوگوں کے رویے بھی سازگار ہو ہی جاتے ہیں۔۔۔ عارفہ خالہ: ارے۔۔۔! اندر بھی آنے دو بھابی کو۔۔۔ کب سے بیچاری دروازے پہ کھڑی ہے۔۔۔

(سب نے اندر آنے کا راستہ دیا)

عارفہ خالہ: بیٹا۔۔۔! تم اپنے کمرے میں چلو۔۔۔ تروتازہ ہو۔۔۔ میں چائے پانی بھجواتی ہوں۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔"

سب ایک ایک کر کے وہاں سے چلے گئے۔۔۔ جسے ابھی یہ میرا کمرہ کہہ رہی ہیں۔۔۔ دراصل وہ میرا کمرہ کبھی تھا ہی نہیں۔۔۔ اس وقت بھی نہیں جب میں پہلی بار آئی تھی اور اب بھی نہیں۔۔۔ اس کمرے میں جانے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی۔۔۔ لیکن جانا تو پڑے گا۔۔۔

اچھا۔۔۔! ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔ انسان کٹھن سے کٹھن مسافتن طے کر لیتا ہے لیکن چند قدم کے فاصلے طے کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔۔۔؟

خیر۔۔۔ میں بھی کن باتوں میں لگ گئی۔۔۔۔۔ وہ سامنے جو ایک کمرہ نظر آ رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہی کمرہ ہے۔۔۔ گھر کی پوری عمارت سے الگ تھلگ۔۔۔ ایک کونے میں۔۔۔۔۔
لو۔۔۔ آگئی دروازے تک۔۔۔۔۔ میرا دل زور زور سے دھڑک رہا ہے۔۔۔۔۔ دل کر رہا ہے بھاگ جاؤں یہاں سے۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔ اب میں بھاگ نہیں سکتی۔۔۔۔۔ بیتے ایک لمبے عرصے میں یہی تو سیکھا ہے کہ کبھی بھاگوں گی نہیں۔۔۔۔۔ ایک دروازہ ہی تو کھولنا ہے۔۔۔۔۔
لو کھل گیا دروازہ۔۔۔۔۔ اب آنکھیں بند کر کے دایاں پاؤں اندر رکھتی ہوں۔۔۔۔۔
وہی خوشبو۔۔۔۔۔ اب بھی اس کمرے میں رچی بسی ہے۔۔۔۔۔ لگتا ہی نہیں بیتے وقت کا اس کمرے پہ کوئی اثر پڑا ہو۔۔۔۔۔ وہی سناٹا۔۔۔۔۔ جو روح کے اندر تک سرایت کرتا ہے۔۔۔۔۔ پہلے پہل تو اس سناٹے میں ایک عجیب سا سکون محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔۔ پر یہ سکون جلدی ہی سسکیوں میں بدل جاتا ہے۔۔۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے۔۔۔۔۔ یہ سناٹا ضرور کسی کہ "آہ" ہے۔۔۔۔۔ درد سے لرزتی ایک آہ۔۔۔۔۔ جو جسم میں بجلی کی طرح گزرتی ہے۔۔۔۔۔
چلو۔۔۔۔۔ ایک رات کی ہی بات ہے۔۔۔۔۔ پھر اس کمرے کے بسھی سناٹے اور آہیں۔۔۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غائب ہو جائیں گے۔۔۔۔۔
اب آنکھیں کھول رہی ہوں۔۔۔۔۔ اف۔۔۔۔۔ اندھیرا۔۔۔۔۔ کتنا اندھیرا ہے اس کمرے میں۔۔۔۔۔
لائٹ آن کرتی ہوں۔۔۔۔۔
ہاں۔۔۔۔۔ کر دی آن۔۔۔۔۔

سب کچھ ویسا ہے۔۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں بدلا۔۔۔۔۔ اس کمرے میں ابھی بھی اس سفاک سی اجنبیت کا بسیرا ہے۔۔۔۔۔

اسی لیے تو میں آپ سے کہہ رہی تھی کہ یہ کمرہ میرا نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور ہوگا بھی کیسے۔۔۔۔۔ اس میں میرا اپنا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ سب بیگانہ سا ہے۔۔۔۔۔ لیکن اب اس کی یہ بیگانگی کچھ ہی پلوں کی مہمان ہے۔۔۔۔۔

بیگانگی سے یاد آیا۔۔۔۔۔ عارفہ خالہ نے مجھے ایک خاص تاکید کی تھی کہ کل میں وہی جوڑا پہنوں۔۔۔۔۔ مجھے یاد ہے جانے سے پہلے اپنی ایک آخری نشانی میں اس کمرے میں چھوڑ کے گئی تھی۔۔۔۔۔ جس دن میں جا رہی تھی۔۔۔۔۔ دادی نے ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"اپنا کچھ چھوڑ کے ناجانا۔۔۔۔۔ جو بھی لے آئی تھی سب باندھ لو۔۔۔۔۔ اب تم کبھی یہاں واپس نہیں آؤ گی۔۔۔۔۔ لیکن انکی نظروں سے بچتے بچاتے میں اپنی شادی کا "سرخ جوڑا" الماری میں چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔ اس امید پہ نہیں کہ میں پھر لوٹ کے آؤں گی۔۔۔۔۔ بلکہ۔۔۔۔۔ میں اس جوڑے کا بوجھ اٹھانے سے قاصر تھی۔۔۔۔۔

میں پھر سے باتوں میں لگ گئی۔۔۔۔۔ الماری کھول کے تو دیکھوں۔۔۔۔۔ وہ جوڑا موجود ہے بھی یا کسی نے ہٹا دیا وہاں سے۔۔۔۔۔ کھل گئی الماری۔۔۔۔۔

اف خدایا۔۔۔۔۔! مراد نہ کپڑوں سے لدی یہ الماری اب بھی ویسے ہی اُن چھوٹی سی ہے۔۔۔۔۔ ہینگر میں نئے مراد نہ سوٹ اسی طرح سے لٹکے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

اور میرا جوڑا۔۔۔ کہاں رکھا تھا۔۔۔؟ ہاں۔۔۔ یہ ان کپڑوں کے نیچے۔۔۔ اوہ۔۔۔ مل گیا۔۔۔
یہ باہر نکال لیا۔۔۔

اسے چھوتے ہی میرے ہاتھ کیوں کانپ رہے ہیں۔۔۔
میری کتنی ہی یادیں وابستہ ہیں اس سرخ جوڑے سے۔۔۔۔۔
اس میں جڑے ہر موتی میں کتنی ہی داستانیں چھپی ہیں۔۔۔ اسکی سلوٹوں میں کتنے ہی ادھورے
افسانے اونگھ رہے ہیں۔۔۔
کتنی ہی بھیانک رات تھی وہ۔۔۔ جب میں اس جوڑے میں ملبوس اس کمرے میں داخل ہوئی
تھی۔۔۔۔

بالکل اسی جگہ۔۔۔ یہاں۔۔۔ اسی فرش پہ۔۔۔ اس بیڈ کے ساتھ پشت لگائے۔۔۔ میں نے وہ
رات کاٹی تھی۔۔۔ ایک لمبی سیاہ رات۔۔۔۔۔
میں پھر سے وہیں بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔ دیکھتی ہوں کہ وقت کے ساتھ درد کی شدت میں کمی آئی یا
نہیں۔۔۔
www.urdu novels mania.com

ان آنکھوں پہ میں نے ایک عرصے تک بند باندھ کے رکھا۔۔۔ پر اب اور نہیں۔۔۔ آج انھیں
آزادی ہے۔۔۔ جتنا برسنا ہے برس لیں۔۔۔ اتنا برسیں کے اس سرخے جوڑے میں چھپے ہر درد کو
دھو دیں۔۔۔ آج جب آنکھوں سے ہر پابندی ہٹا دی ہے۔۔۔ تو دل کو بھی یتیمی یادوں کے جنگلوں
میں بھٹکنے دیتی ہوں۔۔۔ پھر سے کھو جاتی ہوں۔۔۔ ان یادوں کے لیے بس ایک رات ہی تو
ہے۔۔۔ کل ایک اور سورج نکلے گا۔۔۔ جو ہر اندھیری یاد کو روشن کر دے گا۔۔۔۔

میں چار سال کی تھی۔۔۔ یا پھر پانچ سال کی۔۔۔ میری عمر مجھے ٹھیک طرح سے پتا نہیں ہے۔۔۔ میری ماں مجھے کچھ بتاتی کہاں تھی۔۔۔ ماں سے یاد آیا۔۔۔ میری ماں بھی بڑی عجیب عورت تھی۔۔۔ ہر وقت یا تو کھانسی ریختی یا پھر میرے باپ کو برا بھلا کہتی۔۔۔ مجھے کہاں چھوڑتی تھی۔۔۔ سب سے زیادہ تو مجھے ہی باتیں سناتی۔۔۔ میں کھانا مانگتی تو اپنے اور میرے نصیب کو روتی۔۔۔ کبھی کبھی تو بلاوجہ مارنا شروع کر دیتی۔۔۔ لیکن تھوڑی دیر بعد مجھے گلے سے لگا کے۔۔۔ میرا سر چومتی۔۔۔ اور کہتی۔۔۔

"رانی۔۔۔! کاش تو پیدا نہ ہوتی۔۔۔ کاش۔۔۔ تو مر جائے۔۔۔"

بھلا یہ کیسا پیار تھا۔۔۔؟ میں نے خود دیکھا ہے۔۔۔ وہ بھیگتی۔۔۔ تنو ہے نا۔۔۔ اسکی ماں اسے اتنا پیار کرتی ہیں جس کی کوئی حد نہیں۔۔۔ میں تو صحیح سلامت ہوں پھر بھی میری ماں مجھ سے وہ والا پیار نہیں کرتی تھی۔۔۔ میرے بابا۔۔۔ ہمارے ساتھ نہیں رہتے تھے۔۔۔ کبھی کھبار آتے۔۔۔ میری ماں ان سے خوب لڑائی کرتی اور وہ کچھ پیسے دے کے پھر کئی کئی دن کے لیے غائب ہو جاتے۔۔۔ انھوں نے مجھے کبھی گود میں نہیں اٹھایا۔۔۔ جیسے تنو کے بابا اسے گود میں اٹھا کے نکر والی دکان پہ لے جاتے۔۔۔ اور اتنی ساری چیزیں لے کے دیتے تھے۔۔۔ میرے بابا جب بھی گھر میں آتے میں چھپ جاتی تھی۔۔۔ وہ اتنا اونچا اونچا بولتے تھے۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگتا تھا ان سے۔۔۔ ان کے جانے کے بعد خالہ آتی۔۔۔ وہ جو نیچے ریختی تھیں۔۔۔ میری ماں رورو کے انھیں سارا حال سناتی۔۔۔ روتے روتے انھیں کھانسی کا دورہ پڑ جاتا تھا۔۔۔ خالہ انھیں پانی پلاتی۔۔۔ لیکن انکے آنسو نہیں رکتے تھے۔۔۔ میں بھی جا کے انکی چارپائی کے پاس کھڑی ہو جاتی۔۔۔ وہ باتیں کرتے

کرتے چپ ہوتیں۔۔۔ تو میں ان سے کہتی کہ مجھے کھٹی املی والی ٹوٹی لینی ہے۔۔۔ تو تمللا جاتیں۔۔۔
میرے بالوں سے پکڑتیں اور کہتی ہیں۔۔۔ یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔ میں انکی تکلیف کی وجہ
ہوں۔۔۔ خالہ مجھے امی کی مار سے بچاتی۔۔۔ اور کہتی کہ

"بیٹا۔۔۔! ماں کو تنگ نہ کیا کرو۔۔۔ دیکھا نہیں۔۔۔ وہ بیمار ہیں۔۔۔"

میں روتی ہوئی کمرے میں چلی جاتی۔۔۔ چارپائی کے نیچے جا کے لیٹ جاتی۔۔۔ چارپائی کے نیچے۔۔۔
خون کے نشان ہوتے تھے۔۔۔ امی کو جب کھانسی آتی تو ان کے منہ سے خون نکلتا تھا۔۔۔ بس وہ
پوری رات ایسے کھانستی اور لہو تھوکتی رہتی۔۔۔

میں دل ہی دل میں سوچتی کہ آخر میں اپنی ماں کی تکلیفوں کی ذمہ دار کیسے ہوں۔۔۔۔۔ کوئی جواب نہیں ملتا
تھا۔۔۔

میں نے ایک رات ڈرتے ڈرتے اپنی ماں سے پوچھا کہ "تنو کے بابا کی طرح میرے بابا ہمارے ساتھ
کیوں نہیں رہتے۔۔۔ تو انھوں نے مجھے بتایا کہ انکا ایک اور گھر ہے جہاں وہ اپنے بیوی بچوں کے
ساتھ رہتے ہیں۔۔۔ تو میں نے پوچھا کہ ہم انکے ساتھ کیوں نہیں رہ سکتے۔۔۔ ہمیں بھی انکے ساتھ
رہنا چاہیے۔۔۔ امی نے مجھے گلے سے لگایا اور بولیں کہ اگر ایسا ممکن ہوتا تو آج ہم لوگ اس حالت میں
نہیں ہوتے۔۔۔۔۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔

"کیا وہ ہم سے پیار نہیں کرتے۔۔۔؟" میرے اس سوال پہ وہ خاموش ہو جاتیں۔۔۔۔۔ میں بھی
زیادہ ضد نہیں کرتی تھی۔۔۔ ڈرتی تھی۔۔۔ کہیں پھر سے نہ مارنا شروع کر دیں۔۔۔

ہر صبح امی مجھ سے پہلے اٹھ جاتی تھیں۔۔۔ اور مجھ جگا کے ناشتہ دیتیں۔۔۔ لیکن اس دن جب میں صبح اٹھی تو وہ ابھی تک سو رہی تھیں۔۔۔ انکا چہرہ ایک دم سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ میں نے انہیں جگانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں اٹھیں۔۔۔ انکے منہ سے عجیب سی آواز نکل رہی تھی۔۔۔ میں جلدی سے نیچے والی خالہ کو بلا لائی۔۔۔ وہ امی کی حالت دیکھ کے بہت پریشان ہو گئیں۔۔۔ انکے میاں اوپر آ گئے۔۔۔ ان کے بچے مجھے اپنے گھر لے گئے۔۔۔ وہاں میں نے پیٹ بھر کے ناشتہ کیا۔۔۔ اسکے بعد میں امی کے پاس جانے کی ضد کرنے لگی۔۔۔ لیکن کوئی بھی مجھے اوپر نہیں جانے دے رہا تھا۔۔۔ میں بہت پریشان تھی۔۔۔ رو رہی تھی کہ مجھے میری ماں کے پاس جانا ہے۔۔۔ لیکن کوئی میری بات نہیں مان رہا تھا۔۔۔ میں خالہ کے دروازے میں بیٹھ کہ عورتوں کو اپنے گھر آتا جاتا دیکھتی رہی۔۔۔ تنو نے مجھے بتایا کہ میری ماں مر گئی ہے۔۔۔ خالہ جب نیچے آئیں۔۔۔ تو میں نے ان سے پوچھا کہ تنو کہتی ہے میری ماں مر گئی ہے۔۔۔ تو انھوں نے مجھے گلے سے لگایا اور کہا۔۔۔ "ہاں۔۔۔ تمہاری ماں تمہیں چھوڑ گئی ہے۔۔۔" پر میں نے انکی بات نہیں مانی۔۔۔ اگر وہ چھوڑ کے جاتیں تو۔۔۔ اسی راستے سے گزرتیں نہ۔۔۔ یہاں سے تو وہ گزری نہیں۔۔۔ تو پھر کہاں سے گئیں۔۔۔ اور کہہ گئیں۔۔۔ میں بھاگتی ہوئی۔۔۔ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔ اوپر پہنچی تو صحن میں میری ماں چارپائی پہ لیٹی تھی۔۔۔ اور کافی عورتیں انکے ارد گرد بیٹھی تھیں۔۔۔ میں جا کے انکے پاس لیٹ گئی اور گلے سے لگ لیا۔۔۔ وہ شائد سو رہی تھیں۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے عورتوں نے مجھے وہاں سے اٹھایا۔۔۔ اور زور زبردستی نیچے بھیج دیا۔۔۔ مجھے تسلی تھی کہ میری ماں مجھے چھوڑ کے نہیں گئی۔۔۔ میں خالہ کے بچوں کے ساتھ پورا دن کھیلتی رہی۔۔۔ شام ہوئی تو وہ مجھے اوپر لے گئیں۔۔۔ میری ماں نے سفید رنگ

کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔۔۔ انھوں نے چادر انکے چہرے سے ہٹائی۔۔۔ اور مجھے دیکھ کے بولیں کہ
"اپنی ماں کا آخری دیدار کر لو۔۔۔۔"

دیکھتے ہی دیکھتے چند آدمی آئے اور میری ماں کو اسی چارپائی پہ اٹھا کے نیچے لے گئے۔۔۔ میں روتی
رہی بلکتی رہی۔۔۔ سبھی عورتیں مجھے گلے لگاتیں۔۔۔ اور روتیں۔۔۔ پر مجھے میری ماں چاہیے
تھی۔۔۔ میں انکے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔ کہاں جاؤ گی۔۔۔ بابا بھی پتا نہیں کہاں رہ گئے۔۔۔۔
خالہ مجھے اپنے گھر لے آئیں۔۔۔ میں رات بھر اپنی ماں کو یاد کرتی رہی۔۔۔ کوئی مجھے انکے پاس لے
کے نہیں گیا۔۔۔ میری ماں کے جانے کے بعد ہمارے گھر کو بند کر دیا گیا۔۔۔ میں ٹکٹی لگا کے اپنے
گھر کی سیڑھیوں کو دیکھتی رہتی کہ ابھی میری ماں یہاں سے اترے گی۔۔۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔۔۔ دو
دن گزر گئے۔۔۔ میں نے بھی رونا بند کر دیا۔۔۔ پھر ایک دن میرے بابا وہاں آئے۔۔۔ خالہ نے
مجھے تیار کیا اور کہا کہ اب تم اپنے بابا کے ساتھ جاؤ گی۔۔۔ میں خوش ہو گئی۔۔۔
مجھے یقین تھا میری ماں ضرور وہیں ہو گی۔۔۔ میں اس دن پہلی بار بابا کے ساتھ انکی موٹر سائیکل پہ بیٹھی
تھی۔۔۔ موٹر سائیکل پہ بیٹھتے ہی میں نے ان سے پہلا سوال یہی کیا۔۔۔ کہ "آپ مجھے امی کے پاس
لے جا رہے ہیں نا۔۔۔؟" انھوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ لیکن میرے دل کو تسلی تھی۔
کافی دیر تک وہ یونہی اپنی موٹر سائیکل کو گھماتے رہے۔۔۔ اور میں بار بار ان سے پوچھتی۔۔۔ ابھی اور
کتنا دور ہے۔۔۔ لیکن انھوں نے تو جیسے قسم کھائی تھی کہ میری کسی بات کا جواب نہیں دیں
گے۔۔۔ میں بھی ڈر کے مارے چپ ہو جاتی کہیں امی کی طرح وہ بھی مجھے مارنا نہ شروع کر دیں۔۔۔

بالآخر ایک گھر کے آگے انھوں نے موٹر سائیکل روک دی۔۔۔ اور مجھے نیچے اتارا۔۔۔ خود بھی نیچے اتر کے گھر کا دروازہ کھولا اور موٹر سائیکل اندر کی۔۔۔ میں بھی انکے پیچھے پیچھے چل پڑی۔۔۔ بڑا سا صحن تھا۔۔۔ جس میں چارپائیوں پہ کچھ لوگ بیٹھے تھے۔۔۔ ہمیں اندر آتا دیکھا کے سب کی نظریں ہم پہ جم گئیں۔۔۔ میں وہاں موجود سبھی عورتوں میں اپنی ماں کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔ لیکن وہ مجھے کہیں نظر نہیں آ رہی تھیں۔۔۔ بابا موٹر سائیکل برآمدے میں کھڑی کر کے آہستہ آہستہ انھی لوگوں کی طرف بڑھنے لگے۔۔۔ اس اجنبی سے گھر میں مجھے ایک عجیب سا خوف محسوس ہونے لگا۔۔۔ میں نے جلدی سے بابا کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ وہ رک کے میری طرف دیکھنے لگے۔۔۔ میں نے ڈر کے ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ چند قدم اور میں انکے ساتھ چلی۔۔۔ وہاں موجود سبھی لوگ ہمارے گرد جمع ہو گئے۔۔۔ میری نگاہیں اب بھی میری ماں کو تلاش کر رہی تھیں۔۔۔

ابھی کچھ پل ہی گزرے تھے۔۔۔ بابا نے سب کو بتایا کہ میں انکی بیٹی ہوں۔۔۔ ایک شور شرابا شروع ہو گیا۔۔۔ سب ان سے بحث کرنے لگے۔۔۔ ایک عورت میرے پاس آئی اور میرے بازو سے پکڑ کے کمرے میں لے گئی۔۔۔ میں نے اس سے پوچھا

"میری ماں کہاں ہے۔۔۔۔۔؟"

میں جس رشتے کی تلاش میں اس دہلیز پہ آئی تھی وہ تو مجھے نہیں ملا لیکن جلد ہی یہ احساس ضرور ہو گیا کہ میں ان چند خوش نصیب لوگوں میں سے ہوں جنہیں قدرت نے بے شمار رشتے عطا کیے ہوتے ہیں۔۔۔ دو تایا۔۔۔ ایک پچا۔۔۔ انکے کئی بچے اور ایک دادی۔۔۔ اور ہاں میرے بابا کے بچے اور بیوی

بھی اسی گھر میں رہتے تھے۔ لیکن مجھے پہلے دن ہی یہ بات اچھی طرح سے سمجھا دی گئی کہ میں اپنے سوتیلے بہن بھائیوں سے نہ تو بات کر سکتی ہوں اور نہ ہی مجھے ان کے کمروں میں جھانکنے کی اجازت ہے۔ اور اتنا ہی نہیں میری کوشش یہی ہونی چاہیے کہ آتے جاتے اگر میری سوتیلی ماں سے میرا سامنا ہو جائے تو مجھ پہ فرض ہے کہ میں راستہ بدل لوں۔۔۔ کیوں کہ مجھے دیکھ کے انھیں تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ وہ تو اپنے بچوں کو لے کے یہاں سے جانے والی تھیں۔۔۔ لیکن باقی گھر والوں نے انھیں مل کے سمجھایا کہ میرے وجود سے انھیں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوگی۔۔۔ بس پھر کیا تھا۔۔۔ اسی شرط پہ وہ رک گئیں۔۔۔

میری ذمہ داری میری دادی کو سونپ دی گئی۔۔۔ کیونکہ مجھے سنبھالنے والا موزوں انسان اس پورے گھر میں اور کوئی نہیں تھا۔۔۔ دادی اور میری ماں میں کوئی زیادہ فرق نہیں تھا۔ لگ بھگ ایک جیسی فطرت۔۔۔ کسی نہ کسی کو کوستے رہنا۔۔۔ اس سے بھی اگر دل نہ بھرے تو میری شامت آجاتی۔۔۔ لیکن میں اس سب کی شروع سے عادی تھی۔ اس لیے زیادہ فرق نہیں پڑا۔۔۔ پہلے ماں کی کھانسی رات بھر کانوں میں گونجتی رہتی اور اب دادی کے خراٹے۔۔۔

چند مہینوں میں ہی میں اس گھر کے ماحول کی عادی ہو گئی۔۔۔ چھوٹی تائی اور بڑی تائی کے بچوں کے ساتھ کھیل کود میں وقت گزر جاتا تھا۔ لیکن جب وہ سب سکول چلے جاتے تو میں اکیلی پڑی جاتی۔۔۔ ایک دن میں نے دادی سے ضد لگالی کہ مجھے بھی سکول جانا ہے۔۔۔ پہلے پہل تو انھوں نے مجھے خوب لتاڑا۔۔۔ لیکن جلدی ہی میری حالت پہ انھیں ترس آگیا۔ اگلے دن ناشتے پہ انھوں نے سب کے سامنے اپنی بات رکھی کہ باقی بچوں کی طرح مجھے بھی سکول جانا چاہیے۔۔۔ لیکن انکی اس بات کو کوئی

خاطر میں نہ لایا۔۔۔ سب کے خیال میں میں پڑھ لکھ کے کیا کروں گی۔۔۔ لیکن دادی میرا یہ حق دلوانے سے پیچھے نہ ہٹیں۔۔۔ بالآخر چھوٹے تایا نے اپنے بچوں کے سکول میں میرا داخلہ کرا ہی دیا۔۔۔ چچی نے اپنی چھوٹی بیٹی عمارہ کی پرانی یونیفارم عنایت کی۔۔۔ کہیں سے بیگ ملا تو کہیں سے کتابیں۔۔۔ اور میں سکول جانا شروع ہو گئی۔۔۔

مجھے سکول جانے کا جتنا شوق تھا، پڑھائی سے اتنی ہی جان جاتی تھی۔۔۔ جیسے جیسے بڑی ہوئی تو گھر کے کام کاج کا بوجھ بھی کندھوں پہ آنا شروع ہو گیا۔۔۔ پڑھائی میں پہلے ہی کمزور تھی۔۔۔ رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی۔۔۔ خدا خدا کر کے دسویں کلاس تک پہنچی لیکن امتحانات کے عین دوران ملیریا ہوا۔۔۔ بس پھر کیا تھا۔۔۔ قسمت کو منظور ہی نہیں تھا کہ میں میٹرک پاس کروں۔۔۔ حالانکہ میرا ارادہ تھا کہ میں ایک دفعہ پھر کوشش کر کے پاس کر لوں۔۔۔ لیکن دادی نے سختی سے گھر بٹھا دیا۔۔۔ اسکے بعد سے گھر کی ذمہ داری پوری طرح سے میرے سر پہ آ گئی۔۔۔ ناشتے کے وقت بڑی تائی کی مدد۔۔۔ اسکے بعد برتن دھونا۔۔۔ دوپہر تک کپڑے دھونا اور رات کے کھانے میں چچی کا ہاتھ بٹانا۔۔۔ کوہلو کے بیل کی طرح میری زندگی میں بھی بس یہی ایک چکر رہ گیا۔۔۔

وقت گزرتا رہا۔۔۔ جن بچوں کے ساتھ میں کھیلا کرتی تھی اب وہ اپنی اپنی راہوں پہ منگل پڑے تھے۔۔۔ بچے جوان ہوئے تو گھر چھوٹا پڑنے لگا۔۔۔ اب اس گھر میں صرف دو بھائیوں کا خاندان گزارا کر سکتا تھا۔۔۔ پہلے پہل تو یہی طے پایا کہ اس گھر کو بیچ کے سب کو ان کا حصہ دے دیا جائے۔۔۔ لیکن اس بات پہ دادی بالکل راضی نہ ہوئیں۔۔۔ چنانچہ بڑے تایا اور میرے بابا نے باقی دو بھائیوں کے گھر کی ملکیت کے حساب سے رقم ادا کر دی تاکہ وہ اپنے لیے الگ گھر کا انتظام کر لیں۔۔۔ اب اس گھر

میں دادی اور میرے سمیت بڑے تایا اور بابا کا خاندان آباد تھا۔۔۔ بڑے تایا کے دونوں بیٹے آرمی میں بھرتی ہو گئے۔۔۔ نادیہ باجی کی بھی تعلیم مکمل ہو گئی۔۔۔ تائی کو اٹھتے بیٹھتے انکی شادی کی فکر لگی تھی۔

ان سے چھوٹی سعدیہ کا ایم بی بی ایس میں داخلہ ہو گیا۔۔۔ اور سب سے چھوٹا بیٹا انٹر میڈیٹ میں تھا۔۔۔ میرے بابا کا خاندان شروع سے ہی اوپری منزل پہ رہتا تھا۔ انکا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا سب کچھ الگ تھلک ہی تھا۔۔۔ کبھی بکھار ہی ان لوگوں سے میرا آنا سامنا ہوتا۔۔۔ بابا پہ کبھی میری نظر پڑتی تو ان سے بات کرنے کو دل کرتا تھا۔۔۔ لیکن وہ ہر بار نظریں چرا کے وہاں سے چلے جاتے۔۔۔

انکا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں تھیں۔۔۔ ارباز سب سے بڑا تھا۔۔۔ انٹر میڈیٹ میں ہی پڑھائی چھوڑ دی۔۔۔ تائی کے حساب سے اس جیسا آوارہ لڑکا انھوں نے دنیا میں نہیں دیکھا۔۔۔ بڑی بیٹی راحیلہ ایم فل کر رہی تھی۔۔۔ اس سے چھوٹی نوشابہ بی ایس سی کر کے گھر میں بیٹھ گئی تھی۔ اور سب سے چھوٹی صوبیہ بی بی اے کی طالبہ تھی۔۔۔

چھوٹی تائی اور چچی کے جانے سے لوگ تو کم ہوئے لیکن گھر کے کام کا بوجھ اتنا ہی تھا۔ بڑی تائی بھی اب زیادہ ہاتھ پاؤں نہیں چلا سکتی تھیں اور انکی پڑھا کو بیٹیاں کام کاج سے دور ہی رہتی۔۔۔ دادی کو میری حالت پہ کبھی کبھی بہت ترس آتا تھا۔ اس لیے انھوں نے تایا سے ضد کر کے گھر میں ایک ملازمہ رکھوالی۔۔۔ رخسانہ عمر میں مجھ سے کچھ بڑی تھی۔۔۔ لیکن اس سے جلد ہی میری دوستی ہو گئی۔۔۔

دادی کے علاوہ پورے گھر میں وہی تھی جس سے میں کھل کے دل کی باتیں کر لیتی تھی۔ اور وہ نہ صرف میری ہم راز تھی بلکہ ایک ہمدرد دوست کی سبھی خوبیاں تھیں اس میں۔ وہ صبح آتی اور رات کے کھانے کے بعد جاتی تھی۔۔۔

"خیریت تو ہے نہ۔۔۔ آج چہرے پہ بڑی رونق ہے۔۔۔؟" برتن دھوتے دھوتے میں نے پوچھا

"ہاں۔۔۔ کیوں۔۔۔؟" وہ بولی

"لگتا ہے کوئی خاص بات ہے۔۔۔" میں اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی

"ہے تو سہی۔۔۔ پر تم نہ ہی پوچھو۔۔۔"

"ارے۔۔۔ کیوں۔۔۔ مجھے کیوں نہیں بتاؤ گی۔۔۔؟"

"ہو سکتا ہے سن کے تمہیں دکھ ہو۔۔۔"

"ہیں۔۔۔! ایسا کیا ہے جسے سن کے میں دکھی ہو جاؤں گی۔۔۔"

"شائد بہت جلد ہمارا ساتھ چھوٹ جائے۔۔۔"

اسکی یہ بات سن کے میں ٹھٹھکی۔۔۔

"ایسا کیوں بول رہی ہو۔۔۔؟" میں فوراً پریشان ہو گئی

"میری خالہ کے بیٹے کا رشتہ آیا ہے میرے لیے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔! یہ تو خوشی کی بات ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ خوشی کی بات تو ہے۔۔۔ لیکن شادی سے پہلے مجھے یہاں سے کام چھوڑنا پڑے گا۔۔۔"

اسکی یہ بات سن کے میرے چہرے پہ ادا سی اتر آئی۔۔۔

"رانی۔۔۔! تم نے اپنی زندگی کے بارے میں کچھ سوچا ہے۔۔۔؟" وہ میرے پاس آ کے بولی

"کیا۔۔۔؟ میں نے کیا سوچا ہے۔۔۔؟"

"شادی کا۔۔۔ ایک نئی زندگی جینے کا کچھ تو سوچا ہوگا۔۔۔"

اسکے اس سوال کا میرے پاس بالکل کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

"بتاؤ۔۔۔ نا۔۔۔ ترس نہیں آتا اپنے آپ پہ۔۔۔؟"

"کیسا۔۔۔ ترس۔۔۔ اب جو زندگی ملی ہے وہی جینی ہے نا۔۔۔"

"تمہارے گھر والے تمہاری شادی کی بات نہیں کرتے۔۔۔؟"

اسکی اس بات پہ میری ہنسی نکل گئی۔۔۔

"بتاؤ نا۔۔۔"

"کیا سننا چاہتی ہو تم مجھ سے۔۔۔؟ میری دادی کا کہنا ہے کہ جب تک وہ زندہ ہیں تب تک میری

شادی نہیں ہو سکتی۔۔۔ کیونکہ میری شادی ہوگئی تو ان کا خیال کون رکھے گا۔۔۔ بچپن میں میرا خیال

رکھ کے انھوں نے ایک قرض جو میرے سر پہ ڈالا ہے وہ تو اتنا نا پڑے گا "میرا قلمہ نکلا۔۔۔"

"کتنے بے درد لوگ ہیں یہ۔۔۔۔ کسی کو تمہاری پرواہ نہیں ہے۔۔۔ تمہیں دکھ نہیں ہوتا اپنے ساتھ

ایسی نا انصافی دیکھ کے۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

"دکھ کیسا۔۔۔۔؟ دکھ تو تب ہو جب میں نے ان لوگوں سے ایسی کوئی امیدیں لگائی ہوں۔۔۔۔"

میری اس بات پہ وہ خاموش ہوگئی۔۔۔

رخسانہ کے جانے بعد جب میں بستر پہ لیٹی تو بار بار ایک ہی بات میرے دماغ میں گونجتی رہی کہ کیا

میری پوری زندگی ایسے ہی کٹے گی۔۔۔۔؟ پہلی بار ایک عجیب سی بے چینی تھی۔۔۔ میرے پریشان

ہونے سے زندگی نہیں بدلنے والی۔۔ بہتر یہی ہے کہ بلاوجہ کے واسطے دل سے نکال کے جو چل رہا
اسی میں خوش رہوں۔۔۔

صبح کی نماز پڑھ کے فارغ ہوئی تو تانی سر پہ سوار ہو گئیں۔۔۔ نادیدہ باجی کی کسی اچھی جگہ رشتے کی بات
چلی تھی۔۔ وہ لوگ آج نادیدہ باجی کو دیکھنے گھر آ رہے تھے۔۔ تانی کے سر پہ ایک الگ ہی جنون سوار
تھا۔۔ رخسانہ کو بھی جلدی کام پہ بلایا تھا۔۔ پورے گھر کی اوپر نیچے خوب صفائی کرائی۔۔۔ دوپہر
تک تو میری کمر جواب دے گئی۔۔۔ ان لوگوں نے دوپہر کے کھانے پہ آنا تھا۔۔۔ کھانے پینے
کے سارے لوازمات وہ خود دیکھ رہی تھیں۔۔۔ رخسانہ ان کے ساتھ کچن میں لگی رہی اور میرے اوپر
ہمیشہ کی طرح کپڑے دھونے کے ذمہ داری ڈال دی گئی۔۔۔ میں پچھلے صحن میں آگئی اور کمر کس کے
اپنے روزمرہ کے کام پہ لگ گئی۔۔۔ میں اس بات سے قطعی بے خبر تھی کہ گھر میں کیا چل رہا
ہے۔۔۔ مہمان آئے یا نہیں۔۔۔ پہلے تو رخسانہ اپنے کام ختم کر کے میری طرف آ جایا کرتی تھی لیکن
کافی دیر سے اسکا بھی کوئی اتنا پتا نہیں تھا۔۔۔ رخسانہ اکثر مجھ پہ ہنستی تھی کہ میں جب بھی کپڑے دھوتی
ہوں ایسے لگتا ہے خود واشنگ مشین میں ڈبکیاں لگا رہی ہوں۔۔۔ کوشش کے باوجود بھی سر سے
پاؤں تک بھیگ جاتی تھی۔۔۔

"اے۔۔۔ رانی۔۔۔! سن۔۔۔۔ تیری تانی تجھے بلارہی ہے۔۔۔ جلدی آجا۔۔۔"

میں کپڑے دھونے میں اتنی لگن تھی کہ مجھے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ کب رخسانہ آئی۔۔۔ میں بامشکل اسکی
بات سن پائی۔۔۔ میں مڑی تو وہ آدھی ادھوری بات کہہ کے جا چکی تھی۔۔۔ میں نے اسے پیچھے سے

آواز بھی دی لیکن مشین کے شور میں اسے سنائی نہیں دیا۔۔۔ میں اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ تائی نے بلایا ہے۔۔۔

بھاگم بھاگ تائی کے کمرے میں پہنچی۔۔۔۔

انکے ہاتھوں میں نیلے رنگ کا سوٹ دیکھ کے میرے جسم پہ کپکپی طاری ہوئی۔۔۔۔

"خدا خیر۔۔۔ نادیدہ باجی کا یہ سوٹ تو میں نے کل رات اچھی طرح سے استری کر کے رکھا تھا۔۔۔۔ کہیں سے جل گیا۔۔۔ یا اب بھی سلوٹیں باقی ہیں۔۔۔؟"

آسمانی بجلی کی طرح کئی سوال میرے معصوم دماغ سے جا ٹکرائے۔۔۔

"سن۔۔۔! یہ پہن لے اور جلدی سے مہمانوں کے لیے چائے لے آ۔۔۔۔!" تائی نے سوٹ تھمایا اور کمرے سے نکل گئیں۔۔۔

"یہ نیا سوٹ میں کیسے پہن لوں۔۔۔؟ میرا جسم نئے لباس کا کہاں عادی ہے۔۔۔؟"

"رانی۔۔۔! رانی۔۔۔! جلدی آ۔۔۔۔"

رخسانہ کی آواز میرے کان میں پڑی۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ بند کر کے۔۔۔ میں نے جلدی سے اپنے بھیسگتے ہوئے کپڑے اتارے اپنے جسم

سے اٹھتی سرف اور صابن کی خوشبو کو نظر انداز کرتے ہوئے۔۔۔ نیلا سوٹ زیب تن کر کے سر پہ

دوپٹا جمائے۔۔۔ کچن میں پہنچی۔۔۔ رخسانہ پہلے ہی چائے کاڑھے لیے میرے انتظار میں کھڑی

تھی۔۔۔

"نگوڑی۔۔۔! منہ تو دھو لیتی۔۔۔۔!" اسکی نظریں میرے چہرے پہ جمی تھیں

میں خود کئی سوالوں میں الجھی تھی۔۔۔ اسے کیا جواب دیتی۔۔۔

جلدی سے چائے کا ٹرے ہاتھ میں پکڑا اور صحن کی طرف چل پڑی جہاں مہمان بیٹھے تھے۔۔۔

"سن۔۔۔! یہ لوگ تجھے دیکھنے آئے ہیں۔۔۔" رخسانہ نے سرگوشی کی۔۔۔

میرے قدم وہیں جم گئے۔۔۔ مڑکے میں اسکی آنکھیں پڑھنے لگی۔۔۔

"کیا اس بات کا وہی مطلب ہے جو ہر لڑکی کے لیے ہوتا ہے۔۔۔ یا ہمیشہ کی طرح مجھ پہ آ کے

سارے مطلب بدل گئے۔۔۔!!"

وقت کم تھا اس لیے میں صحن کی طرف چل پڑی۔۔۔ میرے دل و دماغ میں عجیب ہی طوفان چل

رہے تھے۔۔۔ رخسانہ کی بات کا اصل مقصد کیا تھا۔۔۔

ہمیشہ کی طرح صحن میں تین چار پائیاں آمنے سامنے پڑی تھیں ایک چارپائی پہ تایا اور تائی بیٹھے تھے

اسکے سامنے والی چارپائی پہ بابا اور انکی بیوی۔۔۔ دادی ہمیشہ کی طرح اپنے بوسیدہ تخت پہ براجمان

تھیں۔۔۔ انکے عین سامنے ایک اجنبی خاتون اور اور عمر رسیدہ آدمی تشریف فرما تھے۔۔۔ میں نے

سر جھکا کے سب کو سلام کیا۔۔۔ اور ایک ایک کر کے چائے کی پیالی سب کو پکڑائی۔۔۔ میری نظریں

ہمیشہ کی طرح جھکی ہوئی تھیں۔۔۔ چائے دے کے میں واپس مڑی تو خاتون نے مجھے آواز دی۔۔۔

"بیٹا۔۔۔! ہمارے پاس نہیں بیٹھو گی۔۔۔؟"

میرے دل کی دھڑکن ایک دم سے بڑھی۔۔۔ واپس پلٹنے کی ہمت بالکل جواب دے گئی تھی۔۔۔ میں

نے بلا ساختہ دادی کے چہرے پہ نظریں جمائیں۔۔۔ انھوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھے واپس

مڑنے کا اشارہ کیا۔۔۔

چارو ناچار میں خاتون سامنے جا کے کھڑی ہو گئی۔۔۔ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ بیٹھنے کی جگہ دی۔۔۔ باقی سب کے چہروں پہ بالکل خاموشی تھی۔۔۔

"میری بچی بہت سگھڑ ہے۔۔۔۔" دادی نے مسکراتے ہوئے زندگی میں پہلی بار میری تعریف کی۔۔۔ ایک پل کے لیے مجھے میرے کانوں پہ یقین نہیں آیا۔۔۔

خاتون نے انکی بات سن کے میرے چہرے کو بڑے دھیان سے دیکھا اور میرا ایک ہاتھ تھاما

نادیہ باجی کا نیلا جوڑا۔۔۔ میرے ہاتھ کی سگڑی ہوئی انگلیاں اور جسم سے اٹھتی خوشبو کو نہ چھپا سکا۔۔۔

خاتون میری حقیقت جان ہی گئی۔۔۔۔ پھر بھی انکے چہرے پہ ایک مسکان تھی۔۔۔

"ماشاء اللہ۔۔۔۔ واقعی بہت سگھڑ ہے۔۔۔۔"

میرے ہاتھ کو آہستگی سے دباتے ہوئے وہ بولیں۔۔۔

میرا جسم ٹھنڈا پڑنے لگا۔۔۔ میری بگڑتی حالت کو دادی بھانپ گئی تھی۔۔۔ اور مجھے اندر جانے کا بول دیا۔۔۔ میں اندھا دھند قدم اٹھاتی اندر جا گھسی۔۔۔ جانا کہیں تھا۔۔۔ جا کہیں اور گھسی۔۔۔

اے۔۔۔ بی بی۔۔۔ جلدی سے سوٹ اتار اور دھوکہ دے۔۔۔ اتنا ہی برداشت کر سکتی تھی۔۔۔ "میں

نادیہ باجی کی آواز پہ چونکی۔۔۔ نادیہ باجی کے چہرے پر غصے کے آثار تھے۔۔۔ میں اس وقت اس

حالت میں نا تھی کہ جواب دیتی چپ کر کے سر ہلاتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔ اور تانی کے کمرے میں آ کہ

نادیہ باجی کے کپڑے اتارے اور گیلیے کپڑے پہنے اور دوبارہ سے کپڑے دھونے لگی۔۔۔ یہ کیا

ہے۔۔۔ کیوں ہے۔۔۔ کئی سوال تھے جو میرے دماغ میں گھومنے لگے۔۔۔

رخسانہ نے میرے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو میں چونکی۔ کیا ہوا۔۔۔ ۹۹۹

وہ پوچھنے لگی۔ میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ ان لوگوں نے تجھے پسند کر لیا۔۔۔ ۹۹

وہ پوچھنے لگی۔ میری جواب دینے کی ساری قوتیں جواب دے چکی تھی۔ میں چپ سادھے کھڑی

رہی۔۔۔ "اے۔۔۔ رانی۔۔۔ کیا ہوا تجھے۔۔۔ ۹۹

اس نے اپنی ساری قوت سے کندھوں کو پکڑ کے جھنجھوڑا۔۔۔ میں اس کے کندھے پہ گر گئی۔ اور

بے موسم بارش کی طرح آنسو بہنے لگے۔ کیا ہو گیا ہے۔۔۔ ۹۹۹

پاگل لڑکی۔ وہ پریشاں ہو کہ بولی۔ میرے سسکیاں تھمیں تو اسکی آنکھوں میں دیکھ کے

بولی۔ "یہ کیا ہے۔۔۔ ۹۹۹ کیا کیا ہے۔۔۔ ۹۹۹ پگلی تمہارا رشتہ آیا ہے۔ اس نے میرے گال پہ

اپنا ہاتھ رکھا وہی تو میں پوچھ رہی ہوں۔ میرا رشتہ کیسے ۹۹ کیوں۔۔۔ ۹۹۹

مجھے بتایا کیوں نہیں کسی نے۔ اور لوگ تو نادیہ باجی کو دیکھنے آئے تھے۔ ان کے رشتے کا کیا بنا۔۔۔

میں عجیب ہی الجھن میں تھی۔ "میں زیادہ کچھ نہیں جانتی بس جو کان لگا لگا کر سنا ہے وہ بتاتی

ہوں۔" میں غور سے اس کی باتیں سننے لگی۔

جب وہ یہاں لے تھے تب تک تو سب ٹھیک تھا۔ تمہاری تانی بہت آگے پیچھے گھوم رہی تھی۔

نادیہ بھی بن ٹھن کے پیٹھی رہی۔ پھر اچانک ان کے چہروں کے رنگ فق ہو گئے۔

تمہاری تانی بار بار کمرے میں آتی جاتی۔ یہی حال تمہاری دادی کا تھا میں سمجھ گئی کے کچھ ن کچھ تو گڑ

بڑ ہے۔ پھر دادی نے مجھے تمہارے بابا کو بلانے کو کہا۔ میں اوپر سے انھیں بلا کہ لائی۔ پھر

کمرے سے بحث و تکرار کی آوازیں آنے لگی۔

میں بھی بچانے سے اندر گھس گئی۔ "میں دم سادھے سنے گئی وہ ایک سانس میں سارا و صہ بتا رہی تھی۔ اور میں اصل وجہ جاننے کے لئے بے تاب تھی۔ اور وہ بولی۔ "مجھے لگتا ہے جس لڑکے کے لئے نادیا کو تیار کیا گیا تھا۔ شاید اس کا نہیں کسی اور لڑکے کا رشتہ آیا ہے۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔ "لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ تائی اتنی بھی بے وقوف نہیں کہ انہیں اس بات کی خبر نا ہو۔"

"ہاں تم صحیح کہہ رہے ہو۔ لیکن کچھ تو گڑبڑ ضرور تھی کہ انہوں نے انا فانا نادیا جی جگہ تمہیں سامنے کھڑا کر دیا" رخسانہ کی یہ بات میرے گلے سے نہیں اتر رہی تھی۔ ایسی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ تم نے جو کچھ سننا مجھے سب بتاؤ۔ میں نے رخسانہ سے کہا۔"

پہلے تمہاری دادی اور تائی کے درمیان خوب تکرار ہوئی۔ پھر تمہارے بابا کے درمیان اور دادی کے درمیان بھی کافی بحث ہوئی۔ اب اصل بات تو اللہ ہی جانے۔ سب بہت پریشان تھے۔

جب تمہارے تائی نے تمہیں بلانے کے لیے بھیجا اور چائے کی ٹرے تیار کرنے کو کہا مجھے اندازہ تو تب ہی ہو گیا تھا۔ کہ یہ لوگ نادیا کی جگہ تمہیں پیش کریں گے۔ "رخسانہ جتنا جانتی تھی۔ اس نے سب بتا دیا۔ اس سے میری بے چینی اور بڑھ گئی۔"

تائی نے رخسانہ کو آواز دی اور وہ وہاں سے چلی گئی اور میں سر پکڑ کے بیٹھ گئی۔ اب نا تو میرا کپڑے دھونے کو دل کر رہا تھا نا ہی اندر جانے کو۔ میں یونہی کافی دیر بیٹھی رہی۔ شام ہونے کو آئی۔ موقع ملتے ہی رخسانہ پھر میرے پاس آئی۔

اور بتایا کہ مہمان چلے گئے ہیں۔ میں نے مزید پوچھنا چاہیے کہ اسے کچھ اور پتہ چلا۔ مگر اس کا جواب انکاری میں ہی تھا۔

میں نے جیسے تیسے کام ختم کیا اور اندر آ گئی۔ بھوک سے جان نکل رہی تھی۔ صبح سے مہمانوں کی وجہ سے صبح سے کچھ کھانا نصیب نہیں ہوا تھا۔ کمرے میں جا کر میں نے کپڑے بدلے اور کچن میں گھس گئی۔ وہاں تائی پہلے سے موجود تھی۔ مجھے دیکھ کے ان کے چہرے پہ غصے کے آثار آ گئے۔

میں فریج کی طرف بڑھی تو انہوں نے مجھے ٹوکا۔ "اے لڑکی۔ فریج میں سے کچھ مت نکالو۔ مہمانوں نے جو چھوڑا ہے وہ میں نے اپنی بیٹیوں کے لیے رکھا ہے۔ تم اپنے لیے کچھ اور بنا لو۔" میں فریج اے پیچھے ہٹ گئی۔ انکا رویہ مجھ سے شروع سے ہی روکھا تھا۔ پر!!۔ ایسی کڑواہٹ پہلے بار محسوس کی تھی۔ وہ پیر پختی کچن سے باہر نکل گئی۔ میری بھوک تو مرچکی تھی۔ میں بی کچن سے باہر آ کہ دادی کے کمرے کی طرف آ گئی۔

رخسانہ اوپر گئی ہوئی تھی کسی کام سے۔ دادی کے کمرے میں پہنچی تو بابا دادی کے ساتھ بیٹھے تھے۔ مجھے بابا سے بات کرنے یا ان کا سامنا کرنے کی اجازت بالکل نا تھی۔ میں چپ کر کے واپس پلٹی۔ تو دادی نے آواز دی آؤ بیٹی آؤ۔ اندر آؤ۔

میں سر جھکا کے اندر داخل ہوئی۔ بابا نے نظریں جھکا لیں۔ ہم نے تمہارا رشتہ طے کر دیا ہے۔ دادی نے مجھے اطلاع دی۔ میں چپ کر کے سنتی گئی۔ "ہو سکتا ہے۔ وہ جلدی شادی مانگ لیں۔ تو اپنے آپ کو ذہنی طور پہ تیار رکھ۔"

رشتے ایسے ہوتے ہیں۔ میں نے خود سے سوال کیا۔؟؟؟ "میری بات سمجھ رہی ہونا۔ یا بت بن کے کھڑی رہو گی۔" دادی کرخت آوازیں بولی۔ جی دادی میں نے جواب دیا۔۔۔ چلو اب میرے لیے قہوہ لے آؤ۔ انہوں نے مجھے کیا اور میں کنیزوں کی طرح کچن میں چلی آئی۔ اتنے میں رخسانہ بھی آگئی۔ "کچھ پتہ چلا۔" رخسانہ نے پوچھا "کس بات کا۔" میں نے پوچھا رشتے کا۔۔۔

اس نے پوچھا مجھے کس نے بتانا ہے۔ میں نے پوچھا "تم اپنی دادی سے پوچھو نا۔ گئی تھی کمرے میں۔ تو پھر کیا بات ہوئی کیا بات ہوئی۔ انہوں نے مجھے مطلع کیا کہ میرا رشتہ پکا کر دیا گیا ہے اور جلد ہی شادی بھی کر دی جائیگی۔

"تم پوچھتی تو سہی کہ اچانک ایسا کیوں۔" پوچھ کہ اپنی جان کیوں عذاب میں ڈالنی تھی۔ جو ہو رہا ہے کون سا میرے پوچھنے سے رک جانا ہے تو جو ہو رہا ہے ہونے دو۔" رانی۔۔۔ تم خوش نہیں ہو۔ تمہاری جان چھوٹ رہی اس جہنم سے۔۔۔ "خوش۔۔۔!! تم بتاؤ مجھے خوش ہونے

www.urdu novelsmania.com

چاہیے۔؟؟؟

میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کے پوچھا اس نے نظریں جھکا لیں۔ رخسانہ کچھ قیدی ایسے ہوتے ہیں جن کے لیے صرف کوٹھڑیاں بدلتی ہیں۔ قسمت نہیں۔ میری آنکھیں نم ہونے لگیں "سن۔۔۔ پگلی۔ اچھی امیدیں رکھے گی تو اچھا ہی ہوگا۔" اس نے مجھے تسلی دی۔ اچھی امیدیں لے کہ تو میں اس گھر میں بھی آئی تھی۔ جو ہوا تیرے سامنے ہے سب۔۔۔

اس کے آگے ہم دونوں کے پاس خاموشی کے سوا کچھ نہ تھا "میں نے بھی کیسے کیسے دل کو سمجھا کیا ہے جو ہونا ہے ہونے دو۔ کسی سے پوچھنے کا کوئی مطلب نہیں۔ میں اس بات کو دل سے تسلیم کر چکی ہوں کہ میں یہاں رہوں یا کہیں اور مجھے ایسے ہی رہنا ہے۔

اور شاید اس سے بہتر تسلی میں خود کو دے بھی نہیں سکتی "رات ہوئی تو میں جا کہ اپنے کمرے میں بستر پہ لیٹ گئی۔

دادی اپنے وظیفے میں مشغول تھے۔ پہلے تو دن بھر کے کام کی وجہ سے سر رکھتے ہی آنکھ لگ جاتی تھی پر آج نیند بھی کوسوں دور تھی۔ دائیں بائیں کروٹیں پلٹی جا رہی تھی۔

دادی وظیفے سے فارغ ہو کر آ کہ لیٹنے لگی تو نظر مجھ پہ پڑی۔ "تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔؟؟" دادی نے پوچھا جی ٹھیک ہے۔ پھر نیند کیوں نہیں آرہی۔ پتہ نہیں کیوں نہیں آرہی۔

بس ایسے ہی۔ اچھا ٹھیک ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ دادی۔ ایک بات پوچھوں؟؟؟ ہاں۔ پوچھو۔ دادی۔ آپ تو کہتی تھی میری شادی اتنی جلدی نہیں کریں گی۔

پھر اب کیا ہوا؟؟؟ میں تو اب بھی نہیں کرنا چاہ رہی یہ پتہ نہیں کیوں۔ تمہارے باپ کو جنون چڑھا ہوا ہے۔ وہ چاہتا ہے جلد سے جلد تمہاری شادی کر دی جائے۔ انکی آواز میں نیند کا خمار نمایاں تھا۔ دادی۔ نادیدہ باجی کے رشتے کا کیا بنا۔ کانپتی آواز سے میں نے پوچھ لیا۔ دادی کی طرف سے جواب تو آیا مگر خراٹوں کی صورت میں۔ میں نے بھی کروٹ بدل لی۔

"دادی۔۔۔ نادیہ باجی کے رشتے کا کیا ہوا۔۔۔؟" میں نے کانپتی آواز میں پوچھ ہی لیا

دادی کی طرف سے جواب تو آیا لیکن خراٹوں کی صورت میں۔۔۔

میں نے بھی کروٹ بدل لی۔۔۔

جیسے ہی بابا دادی کے کمرے سے نکلے دادی نے میرے نام کی صدا بلند کی۔۔۔ میں بھاگتی ہوئی انکے پاس پہنچی تو انھوں نے پلنگ کے نیچے پڑا صدیوں پرانا صندوق نکالنے کا حکم دیا۔۔۔ میں پلنگ کے نیچے گھسی اور وہاں سے بڑی مشکل سے صندوق باہر نکالا۔۔۔ انھوں نے کمرے کو اندر سے کنڈی لگائی جیسے بیش قیمت خزانہ باہر نکالنے والی تھیں۔۔۔ صندوق پہ سالوں کی گرد جمی تھی۔۔۔ میں نے گرد صاف کی دادی پاس آ کے بیٹھ گئیں۔۔۔

"چل۔۔۔! تو ادھر کھڑی ہو جا۔۔۔!" صندوق کھولتے ہوئے انھوں نے مجھے دور جانے کا اشارہ کیا کہیں ایسا نہ ہو کہ انکے قیمتی جواہرات پہ میری نظر پڑ جائے۔۔۔ خیر میں بھی دور جا کے کھڑی ہو گئی۔۔۔ کافی دیر انھوں نے صندوق کی جانچ پڑتال کی۔۔۔ اسکے بعد پیلے رنگ کا ایک سوٹ میری طرف اچھالا۔۔۔ میں انکی طرف حیرانی سے دیکھتی رہی۔۔۔ صندوق کو دوبارہ بند کر کے وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔ میں نے پھر سے جان لڑا کے وہ صندوق دوبارہ اسی جگہ رکھ دیا۔۔۔

میں پلنگ کے نیچے سے نکل کے کھڑی ہو گئی۔۔۔ دادی نے پیلے رنگ کا وہ سوٹ اپنی آنکھوں سے لگایا ہوا تھا۔۔۔ شاید انکی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

"کیا ہوا دادی۔۔۔!" میں نے پریشان ہو کے پوچھا

انھوں نے آنسو صاف کیے اور میری طرف دیکھ کے بولیں

"یہ جوڑا۔۔۔ میری زبیدہ کا ہے۔۔۔ کتنے چاؤ سے اس نے یہ جوڑا بنوایا تھا۔۔۔ بس ایک ہی بار پہن سکی۔۔۔" وہ پھر رونے لگیں

زبیدہ پھوپھو دادی کی اکھوتی بیٹی تھیں۔۔۔ عین جوانی میں انکی موت ہو گئی۔۔۔ دادی اکثر ہی انھیں یاد کر کے روتی تھیں۔۔۔ انکی حالت دیکھ کے میری آنکھیں بھی نم ہونے لگیں۔۔۔

"دادی۔۔۔! سنبھالیں خود کو۔۔۔" میں انکے پاس جا کے بیٹھ گئی

"اب میری بات دھیان سے سن۔۔۔!" انھوں نے دوپٹے سے آنسو اور ہستی ناک صاف کی میں سنجیدہ ہو کے پھر سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"ابھی تیرے بابا نے بتایا ہے کہ لڑکا اور اسکے باقی خاندان والے کل آرہے ہیں تمہیں دیکھنے۔۔۔ یہ جوڑا میں نے تیرے لیے نکالا ہے۔۔۔ تھوڑی بہت جو تراش خراش کرنی ہے وہ اپنے حساب سے کر لے۔۔۔ کل یہی جوڑا پہن کے ان کے سامنے آنا۔۔۔ نوکرانیوں کی طرح نہ پھرتی رہنا۔۔۔"

انھوں نے جوڑا میرے ہاتھ میں تھمایا

"دادی۔۔۔! وہ لوگ دیکھ تو گئے تھے۔۔۔ اور کیا دیکھنا ہے۔۔۔؟" میں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

"ہاں۔۔۔! میں نے بھی یہی کہا تمہارے باپ سے۔۔۔ لیکن وہ لوگ کہتے ہیں۔۔۔ لڑکا اور اسکی خالہ زاد بہینیں۔۔۔ بمع ایک دو اور رشتہ دار۔۔۔ یہاں آنا چاہتے ہیں۔۔۔ اللہ جانے کیا ہو گیا ہے لوگوں کو۔۔۔ شرم و حیا۔۔۔ لاج بجا تو رہ نہیں گئی۔۔۔ اب کیا کریں ہم لڑکی والے ہیں۔۔۔ اب انکی شرط تو ماننی پڑے گی۔۔۔" وہ گہری سوچ میں ڈوب گئیں۔۔۔

میں سر جھکائے باہر آگئی۔۔

سامنے ہی نادیاہ باجی کھڑی تھیں۔۔۔ مجھے دیکھتے ہی بولیں

"اوہ۔۔ مہارانی۔۔ زیادہ خوش نہ ہونا۔۔ جس سے تیری شادی ہو رہی اسکی کوئی زیادہ اوقات نہیں ہے۔۔۔ تم نے پھر بھی ایسے ہی جھاڑو پونچھے کا کام کرنا ہے۔۔۔"

نادیاہ باجی کو میں شروع سے ہی ناپسند تھی لیکن اس رشتے کے بعد تو انکی نفرت چار گنا بڑھ گئی تھی۔ آتے جاتے انکے تانے کو سننے سن کے میرا جی جلتا تھا۔ لیکن میں چپ چاپ انکی باتیں سن لیتی۔۔۔ رخصانہ میرے اس رویے پہ حل بھن جاتی کہ میں انھیں کرار جواب کیوں نہیں دیتی۔۔۔ لیکن میں اسے سمجھاتی کہ اگر میں نے ایک بھی جواب دیا تو جتنا برا اب ہو رہا ہے اس سے کہیں زیادہ برا ہونا شروع ہو جائے گا۔۔

نادیاہ باجی ابھی بھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھیں۔۔۔ لیکن دروازے پہ دستک ہونے لگی۔۔۔ مجھے فرار کا موقع مل گیا اور میں دروازہ کھولنے چلی گئی۔۔۔ سامنے سعدیہ باجی کھڑی تھی۔۔۔ وہ ابھی ابھی ہو سٹل سے گھر آئی تھیں۔۔۔

مجھے دیکھتے ہی انکے چہرے پہ مسکراہٹ سی پھیل گئی۔۔۔

"ارے۔۔ واہ۔۔۔! میرا استقبال تو ہماری پیاری سی دلہن نے کیا۔۔۔۔" انھوں نے اگے بڑھ کے میرا گال تھپتھپایا۔۔۔

سعدیہ باجی کی آواز سن کے تائی اپنی ڈاکٹر بیٹی کے استقبال میں بھاگتی ہوئی وہاں پہنچی۔۔۔ نادیہ باجی بھی آگئیں۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے سب انکے گرد جمع ہونے لگے۔۔۔ تائی کے حکم سے پہلے ہی میں انکے لیے چائے پانی کا انتظام کرنے کچن میں چلی گئی۔۔۔

تائی کے سبھی بچوں میں سے سبجھی ہوئی اور سمجھدار سعدیہ باجی تھیں۔۔۔ انکا دل سونے کا تھا۔۔۔ میری سب سے زیادہ اس گھر میں کسی کے ساتھ بنی ہے تو وہ سعدیہ باجی ہی ہیں۔۔۔ میرے ساتھ ہونے والی نا انصافیوں کے خلاف کئی بار انھوں نے آواز بلند کی۔۔۔ اپنی ماں اور بہن یہاں تک کے دادی سے بھی لڑ جاتیں۔۔۔ لیکن دوسرے شہر انکا میڈیکل کالج میں داخلہ ہوا۔۔۔ وہ وہاں ہوسٹل میں رہنے لگیں۔۔۔ اب تو بس کبھی بھار رات دوراتوں کے لیے آنا ہوتا ہے۔۔۔ لیکن جب بھی آتی ہیں خاص طور پہ میری خیر خیریت ضرور پوچھتی ہیں۔۔۔

اس بار سعدیہ باجی اطلاع کیے بنا ہی آئیں۔۔۔ ورنہ تو تائی نے دو دن پہلے ہی واویلہ ڈالا ہوتا کہ سعدیہ آرہی اسکے لیے یہ بناؤ۔۔۔ وہ بناؤ۔۔۔ میں بے حد خوش تھی کہ وہ آئیں۔۔۔

میں انکے لیے کچن میں لیموں پانی بنانے لگی۔۔۔ میری بغل میں اب بھی زبیدہ پھوپھو کا سوٹ موجود تھا۔۔۔ آج رخسانہ کو میری سوتیلی ماں نے بلایا ہوا تھا۔۔۔ انھوں نے اوپر والے پورشن میں پینٹ کا کام شروع کرایا تھا۔۔۔ رخسانہ تائی کی اجازت سے انکی مدد کر رہی تھی۔ صبح سے میری اس سے بات چیت نہیں ہو پائی تھی۔۔۔ میں نے سب کے لیے لیموں پانی تیار کیا۔۔۔ اور تائی کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ سعدیہ باجی سے ملنے میری بہنیں بھی نیچے آگئی تھیں۔۔۔ تائی کے کمرے میں ٹھیک ٹھاک بیٹھک لگی تھی۔۔۔

میں نے سعدیہ باجی کے آگے لیموں پانی کا گلاس پیش کیا تو انھوں نے مسکراتے ہوئے گلاس ہاتھ میں پکڑا۔۔

"ارے۔۔! تم لوگ ہماری دلہن کا خیال نہیں رکھ رہے ہو۔۔۔ دیکھو۔۔ نہ رنگ جل گیا ہے اسکا۔۔۔ اب تو کام سے چھٹی دے دو بیچاری کو۔۔۔" انھوں نے سب کے چہروں پہ نظر دوڑائی لیکن سبھی نے ان کی بات سنی ان سنی کر دی۔۔

میں واپس مڑنے لگی تو انھوں نے میری کلائی سے پکڑا۔۔

"رانی۔۔۔! یہ کیا بغل میں دبایا ہوا ہے۔۔۔؟" انکی نظر سوٹ پہ پڑی

میں نے دادی کی طرف دیکھا۔۔ تو وہ جھٹ سے بولیں

"کچھ نہیں۔۔۔ چھوڑو تم اسے۔۔۔" ساتھ ہی انھوں نے مجھے باہر جانے کا اشارہ کیا

لیکن سعدیہ باجی نے میری کلائی اور زیادہ مضبوطی سے پکڑ لی۔۔

"دیکھاؤ۔۔۔ دیکھاؤ۔۔۔ ضرور دادی کا کوئی نیا کھیل ہوگا۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولیں اور جھٹ سے

سوٹ میرے ہاتھ سے کھینچا۔۔۔

اس پرانے سوٹ پہ نظر پڑتے ہی انھوں نے دادی کو گھورا

"دادی۔۔۔! یہ زبیدہ پھوپھو کا سوٹ ہے نا۔۔۔؟" وہ دیکھتے ہی پہچان گئیں

دادی نے سر ہلایا۔۔۔

"آپ نے یہ رانی کو دیا ہے پنہنے کے لیے۔۔۔؟" وہ دادی کی رگ رگ سے واقف تھیں

"ہاں۔۔۔ تو کیا ہوا۔۔۔ صندوق میں پڑا پڑا سڑ جاتا۔۔۔ میں نے دے دیا اسے۔۔۔۔۔" دادی نے اصل بات گول کر دی

"اللہ سے ڈریں دادی۔۔۔۔۔! اب تو رحم کر لیں بیچاری پہ۔۔۔ اسکی شادی ہونے والی ہے۔۔۔ بجائے اسکے کے آپ اسکے لیے نئے سوٹ تیار کروا کے دیں۔۔۔ یا پرانے چیتھڑوں میں رخصت کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟" وہ سچ مچ غصے میں آگئیں۔۔۔

"اے ہائے۔۔۔۔۔ یہ سوٹ پرانا تھوڑی ہے۔۔۔ زبیدہ نے ایک ہی بار پہنا تھا۔۔۔" دادی بولیں "اف میرے خدایا۔۔۔۔۔ زبیدہ پھوپھو کی وفات کو کم سے کم تیس سال گزر چکے ہیں۔۔۔ ہماری پیدائش سے بھی پہلے۔۔۔ اور آج بھی آپکوانکا ایک بار پہنا ہوا سوٹ نیا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔" سعدیہ باجی نے سر پکڑ لیا۔۔۔

"تو اور کہاں سے لاؤں نئے جوڑے۔۔۔۔۔ کل وہ لوگ آرہے ہیں اسے دیکھنے۔۔۔ اس بڑھیا کے پاس ہے ہی کیا۔۔۔ تیری ماں کو بولا تھا کہ نادیہ کا کوئی نیا پرانا سوٹ دے دو بیچاری کے لیے۔۔۔ لیکن اس نے تو ہاتھ کھڑے کر دیے۔۔۔" دادی تانی کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں اس سے پہلے کے سعدیہ باجی تانی کو شروع ہوتیں۔۔۔ وہ بولنا شروع ہوئیں

"کیا سعدی۔۔۔! آتے ہی تو اس لڑکی کے راگ الاپنا شروع ہو گئی ہے۔۔۔ اسکا باپ زندہ سلامت ہے۔۔۔ کچھ نہ کچھ کر لے گا اپنی بیٹی کے لیے۔۔۔ ہم لوگوں کو فکر کرنے کے ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ چھوڑو تم یہ سب۔۔۔۔۔"

ساتی کی کہ باپ والی بات میری بہنوں کا ذرا بھی پسند نہ آئی اور وہ دونوں مجھے گھورتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

"امی۔۔۔! آپ تو خدا کا خوف کریں۔۔۔ بیٹیوں والی ہیں۔۔۔ اس لڑکی نے پوری زندگی آپ لوگوں کی خدمت کی ہے۔۔۔ آج جب اس کی نئی زندگی شروع ہو رہی تو یہ سب کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔ افسوس ہوتا ہے مجھے۔۔۔" سعدیہ باجی کھڑی ہو گئیں۔۔۔

دادی نے مجھے گھورا اور میں جلدی سے سوٹ اٹھا کے وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔
رخسانہ سڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔ مجھے کچن کی طرف جاتا دیکھ کے وہ بھی میرے پیچھے آگئی۔۔۔۔۔
"رانی۔۔۔! رک۔۔۔۔!"

میں اسکی آواز پہ پیچھے مڑی۔۔۔

اس نے جھٹ سے سوٹ میرے ہاتھ سے لیا۔۔۔

"یہ کس کا ہے۔۔۔؟" اس نے سوٹ پہ اوپر سے نیچے تک نظر دوڑائی

"ارے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ پہلے ہی اس سوٹ کے چکر میں سعدیہ باجی کا موڈ خراب ہے۔۔۔" میں نے سرگوشی کی

"سعدیہ آئی ہے۔۔۔۔!" وہ خوش ہو کے بولی

میں نے اثبات میں سر ہلایا

"اسکا مطلب تمہارا نصیب جاگ گیا۔۔۔ اب تو انصاف ہو کے ہی رہے گا۔۔۔" وہ بھی سعدیہ باجی

کے فطرت سے اچھی طرح سے واقف تھی۔۔۔

اوپر سے رخسانہ کے نام کی پکار آئی۔۔ وہ بیچاری پھر سے اوپر چلی گئی۔۔۔

شام تک میں سارے کاموں سے فارغ ہو چکی تھی۔۔ اچانک ہی دادی کی بات یاد آئی کے سوٹ کی فٹنگ اپنے حساب سے دیکھ لوں۔۔۔ رات کے دس بجے چکے تھے۔۔ تایا اور بابائی وی پہ خبریں دیکھنے میں مشغول تھے۔۔ دادی اپنے کمرے میں تھیں اور تائی بیٹیوں کے ساتھ تھیں۔۔ میں دادی کے کمرے سے اپنی سلائی مشین نکالنے لگی تو وہ کروٹ لے کے اٹھ بیٹھیں۔۔

"کیا شور ڈالا ہوا ہے۔۔۔؟"

"کچھ نہیں دادی۔۔ سلائی مشین نکال رہی تھی۔۔" میں نے آہستگی سے جواب دیا

"اے۔۔۔ ہائے۔۔۔ رات کے اس پہر تو سلائی مشین سے میری نیند خراب کرے گی۔۔۔؟" وہ جھلا کے بولیں

"نہیں۔۔ میں پچھلے صحن میں جا رہی ہوں۔۔ آپکو مشین کا شور نہیں سنائی دے گا۔۔" میں نے انہیں تسلی دی

"اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" وہ پھر سے لیٹ گئیں۔۔۔

میں نے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور مشین اٹھا کے باہر لے آئی۔۔۔ سعدیہ باجی صحن میں کسی سے فون پہ بات کر رہی تھیں۔۔ اس سوچ پہ میں چوروں کی طرح پاؤں پہ پاؤں رکھتے وہاں سے کھسنے لگی کہ اگر انہوں نے دیکھ لیا تو پھر سے نیا ہنگامہ شروع ہو جائے گا۔۔۔

پچھلے صحن میں ایک ہی لائٹ تھی۔۔۔ مدہم روشنی میں سوٹ کی کٹائی اور سلائی بہت مشکل تھی۔۔۔ لیکن میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔ میں نے اللہ کا نام لیا اور شروع ہو گئی۔۔۔ جانے کب سعدیہ باجی وہاں پہنچ گئیں۔۔۔

"یہ تم کیا کر رہی ہو اندھیرے میں۔۔۔۔" انکی آواز پہ میں نے سلائی مشین روک دی "وہ۔۔۔ سوٹ۔۔۔ کی فٹنگ کر رہی تھی۔۔۔" میری آواز لرزنے لگی۔۔۔

"اوہ خدایا۔۔۔۔!" انھوں نے میری کلائی سے پکڑا۔ اور کھینچتے ہوئے اندر لے آئیں "تایا اور بابا اب بھی خبر نامہ دیکھ رہے تھے۔۔۔ سعدیہ باجی غصے سے تلملاتی مجھے انکے سامنے لے گئیں۔۔۔ وہ دونوں ہمیں دیکھ کے چونکے

"اس لڑکی کو پچا ننتے ہیں۔۔۔؟ کون ہے یہ۔۔۔۔؟" وہ چلا تے ہوئے بولیں

ان دونوں کے چہرے کے تیور بدلے۔۔۔ تائی بھی صحن میں کہیں تھیں وہ بھی اندر آ گئیں "یہ کیا بد تمیزی ہے سعدیہ۔۔۔ باپ اور پچا سے ایسے کون بات کرتا ہے۔۔۔" وہ غرائیں

"امی۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے آپ اس معاملے سے دور رہیں۔۔۔" وہ شدید غصے میں تھیں

"پچا۔۔۔! یہ بیٹی ہے آپکی۔۔۔۔ آپکا خون۔۔۔۔ اس پہ ترس نہیں آتا۔۔۔۔؟" وہ بابا سے

مخاطب تھیں

انھوں نے سر جھکا لیا۔۔۔۔

"آپ نے سب سے چھپ کے دوسری شادی کی۔۔۔ اسے جنم دیا۔۔۔ یہاں لے۔۔۔ ایسی زندگی دینی تھی تو مارکیوں نہیں دیا۔۔۔ اسے بھی اسکی ماں کے ساتھ دفن کر آتے۔۔۔ کم از کم آج یہ یہاں اس حال میں تو نہ ہوتی۔۔۔"

"سعدیہ۔۔۔! اپنی بکواس بند کرو۔۔۔ چار جماعتیں پڑھ لیں تو بڑوں کی عزت کرنا بھول گئی ہو" تایا غصے میں کھڑے ہو گئے۔۔۔

"بابا۔۔۔! پلیز۔۔۔ بس کر دیں آپ۔۔۔ پوری زندگی آنکھوں پہ پٹی باندھ کے گزار دی آپ لوگوں نے۔۔۔ لیکن اب نہیں۔۔۔ انسان ہے یہ جانور نہیں ہے۔۔۔ اتنی سی تھی۔۔۔ جب یہاں آئی تھی۔۔۔ جب ہم ہیمنس پلنگ توڑتی ریہتی تھیں تو یہ ہمارے جوتے صاف کر رہی ہوتی۔۔۔ اب اسکی شادی ہونے والی ہے۔۔۔ اب تو تھوڑا رحم کریں۔۔۔"

سعدیہ باجی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

"چچا۔۔۔! آپ کی منشا سے یہ شادی ہو رہی ہے۔۔۔ خدا کے لیے اب اسے بیٹی کا حق دے دیں۔۔۔ چند دن کے لیے سہی۔۔۔ اتنا تو یاد رکھے گی کہ کوئی باپ تھا اسکا۔۔۔ آپ کے سینے میں جو پتھر ہے اب تک اسے پگھل جانا چاہیے تھا۔۔۔" وہ بولتی رہیں

"سعدی۔۔۔ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تم اپنی بکواس بند کرو ایسا نہ ہو میرا ہاتھ اٹھ جائے۔۔۔" تایا پھر سے جوش میں آ گئے

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں اپنی بکواس بند کرتی ہوں۔۔۔ امی۔۔۔ رخصانہ کتنی تنخواہ لیتی ہے آپ سے۔۔۔؟" وہ تائی کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں

تائی نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

"پانچ ہزار۔۔۔ چھ ہزار۔۔۔ اتنے تو آپ اسے دیتی ہوں گی نا۔۔۔؟"

وہ اب بھی خاموش تھیں

"یہ جب سے اس گھر میں آئی ہے۔۔۔ تب سے لے کے اب تک کا جو حساب بنتا ہے۔۔۔ وہ سارے پیسے آپ اسے دیں گی۔۔۔ اگر اسے اس گھر سے بیٹی کا حق نہیں مل سکتا تو نوکرانی کا حق اسے میں دلوا کے رہوں گی۔۔۔" وہ گرج کو بولیں

ان کی اس بات پہ بابا وہاں سے اٹھ کے چلے گئے۔۔۔ تایا بھی انکے پیچھے غصے سے تلملاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ تائی نے بیٹی کو گھورا۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے آج میں اپنی سسکیاں روک نہیں پائی۔۔۔ جس حقیقت کو میں آج تک نظر انداز کرتی آرہی تھی۔۔۔ سعدیہ باجی نے ایک آئینہ ناصر ف میرے سامنے بلکہ میرے باپ کے سامنے کھڑا کر دیا۔۔۔

انھوں نے مجھے گلے سے لگایا۔۔۔ اور میری حالت زار پہ پھوٹ پھوٹ کے روئیں۔۔۔

صبح میں کچن میں ناشتہ بنانے کے لیے پہنچی تو تائی پہلے سے وہاں موجود تھیں۔۔۔ آنکھوں کے اشارے سے انھوں نے مجھے بتا دیا کہ انھیں کچن میں میری ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں خاموشی سے باہر نکل آئی۔۔۔ میں ادھر ادھر بھاڑو ڈھونڈنے لگی کہ صحن کی صفائی کر لیتی ہوں۔۔۔ اتنے میں سعدیہ باجی برآمدے میں چلتی ہوئی میرے پاس آئیں۔۔۔

"رانی۔۔۔! یہ لو۔۔۔" انھوں نے ایک شاپر میری طرف بڑھایا

میں نے سوالیہ نظروں سے انکی طرف دیکھا۔۔۔

"کھول کے دیکھو کیا ہے۔۔۔؟" وہ مسکرائیں

میں نے شاپر کے اندر جھانکا تو اس میں ایک نیا سوٹ تھا۔۔۔

میری آنکھوں میں حیرانی اتر آئی۔۔۔ وہ میرا کندھا تھپتھپنا لگیں۔۔۔

اتنے میں رخسانہ بھی آگئی۔۔۔

"سنو۔۔۔! رخسانہ۔۔۔ آج رانی گھر کا کوئی کام نہیں کرے گی۔۔۔ اپنے اور اپنی سہیلی کے سارے

کام تم خود دیکھو گی اور مہمانوں کے آنے سے پہلے اسے تیار کرنے کی ذمہ داری بھی تمہاری

ہے۔۔۔" انھوں نے رخسانہ کو سمجھایا

"باجی۔۔۔! آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔" رخسانہ مسکراتے ہوئے بولی

ان لوگوں نے دوپہر کے کھانے پہ آنا تھا۔۔۔ اس بار تائی ان لوگوں کے آنے پہ زیادہ خوش نہیں

تھیں اس لیے کھانے پینے کے سارے لوازمات رخسانہ کے سر پہ تھے۔۔۔

دادی صبح سے ہی اپنی پرانی جاننے والی کے گھر گئی ہوئی تھیں۔۔۔ نادیاہ باجی ہمیشہ کی طرح اپنے کمرے

میں گھسی تھیں۔۔۔ البتہ سعدیہ باجی بار بار میرے پاس آ کے سمجھا رہی تھیں کہ میں ان لوگوں کے

سامنے کیسے اٹھوں کیسے بیٹھوں۔۔۔ رخسانہ نے مطلع کیا کہ مہمانوں کے آنے میں تھوڑا ہی وقت رہ

گیا ہے۔۔۔ اس لیے میں جلدی سے تیار ہو جاؤں۔۔۔

میں نہادھو کر دادی کے کمرے میں آئی اور سعدیہ باجی کا دیا ہوا سوٹ شاپر سے نکالا۔۔۔

گلابی رنگ کا فراک جس کے گلے ہلکی سے کڑاھی تھی۔۔۔ گلابی رنگ کی چمڑی اور سفید رنگ کا چوڑی دار
پاجامہ۔۔۔

میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میں ایسا ہی سوٹ پہنوں۔۔۔ میں نے جلدی نیا لباس پہنا اور سعدیہ
باجی کے کہنے کے مطابق کاجل آنکھوں میں لگایا۔۔۔ اور ہمیشہ کی طرح بال باندھ لیے۔۔۔ اتنے میں
سعدیہ باجی آگئیں۔۔۔ مجھے دیکھ کے مسکرائیں اور ایک جھٹکے سے میرے بال کھول دیے۔۔۔۔۔
"اب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" مجھے دیکھتے ہوئے بولیں

اتنے میں دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔ میں جانے لگی تو وہ بولیں تم مت جاؤ ہو سکتا ہے مہمان آئے
ہوں۔۔۔ لیکن میں نے انہیں تسلی دی کہ دادی آئی ہوں گی۔۔۔ رخسانہ کچن میں ہے اس لیے مجھے
جانے دیں۔۔۔

میں نے سر جھکا کے دروازہ کھولا۔۔۔ میری نظر چچھماتے مراد نہ جوتوں پہ پڑی۔۔۔ پھر جیسے جیسے نظر
اوپر اٹھتی گئی۔۔۔ میری دھڑکنیں بے قابو ہونے لگیں۔۔۔ ہاتھ پسینے سے بھیگنے لگے۔۔۔۔۔
دراز قد نوجوان کی چوڑی چھاتی تک پہنچ کے میری نظریں پھر سے جھک گئیں اور میں خوفزدہ ہو کے پیچھے
مڑی۔۔۔۔۔

میں نے سر جھکا کے دروازہ کھولا۔۔۔ میری نظر چچھماتے مراد نہ جوتوں پہ پڑی۔۔۔ پھر جیسے جیسے نظر
اوپر اٹھتی گئی۔۔۔ میری دھڑکنیں بے قابو ہونے لگیں۔۔۔ ہاتھ پسینے سے بھیگنے لگے۔۔۔۔۔

دراز قد نوجوان کی چوڑی چھاتی تک پہنچ کے میری نظریں پھر سے جھک گئیں اور میں خوفزدہ ہو کے پیچھے مڑی۔۔۔۔

رخسانہ نے مجھے کمرے کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا تو کچن سے باہر آ گئی۔۔۔

مہمان آچکے تھے۔ کھاتے پیتے لوگ تھے اس لیے تانی نے جھوٹے دل سے ہی سہی لیکن انکا استقبال کیا۔ میں دادی کے کمرے میں دبک کے بیٹھ گئی۔۔۔ سعدیہ باجی آئیں "ماشاء اللہ۔۔۔! ہماری رانی کا ہونیوالا دولہا کسی راجہ سے کم نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ آتے ہی شروع ہوئیں

میرے پاس انکی اس بات کا جواب نہیں تھا۔۔۔ بس چہرہ لال پیلا ہو رہا تھا۔۔۔ "کیا ہوا۔۔۔؟ رنگ کیوں اڑا ہوا ہے۔۔۔؟" وہ میرے پاس آ کے بیٹھ گئیں "وہ۔۔۔۔! وہ۔۔۔۔ آدمی۔۔۔۔" میں ہڑبڑانے لگی

"کون آدمی۔۔۔۔؟ کس کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔" وہ پریشان ہو کے بولیں

میری حالت ایسی تھی جیسے بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔۔

"بتاؤ نا۔۔۔۔!" وہ بولیں

"جب میں نے دروازہ کھولا تو وہ لمبا سا آدمی۔۔۔۔ سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔" میں آنکھیں پھاڑے انھیں بتانے لگی

"ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ رانی۔۔۔۔! تو بھی نہ کتنی پاگل ہے۔۔۔۔۔" سعدیہ باجی ہنس پڑیں

میں انکا چہرہ دیکھتی رہی

"بیوقوف لڑکی۔۔۔ وہ لمبا سا آدمی تمہارا ہونیوالا دولہا ہے۔۔۔ اور اسے دیکھ کے تم گھبرا کیوں گئی۔۔۔؟ پسند نہیں آیا تمہیں۔۔۔؟"

"سعدیہ باجی۔۔۔! میں نے اس کی شکل تو ابھی دیکھی نہیں تھی۔۔۔۔"

"واٹ۔۔۔! سامنے کھڑا تھا اور تم نے شکل نہیں دیکھی۔۔۔ ایسا کیسے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ وہ۔۔۔ میں۔۔۔ نے اس کے جوتے دیکھے۔۔۔ پھر۔۔۔ نظریں اوپر اٹھائیں۔۔۔"

لیکن۔۔۔ چہرے تک پہنچتے پہنچتے۔۔۔ میں گھبرا گئی۔۔۔ اور پھر وہاں سے بھاگ کے یہاں

آگئی۔۔۔" میں اپنے آپ بیتی انھیں سنارہی تھی

ہنس ہنس کے انھوں نے پیٹ پکڑ لیا۔۔۔

میری بے بسی چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔

"تمہیں پتا ہے۔۔۔ وہ بہت خوش شکل ہے۔۔۔ لمبا سا قد۔۔۔ چوڑی چھاتی۔۔۔ تیکھے نین نقش۔۔۔"

سچ میں تم بہت خوش قسمت ہو۔۔۔" انکی آنکھوں میں میرے لیے بے انتہا پیار اڑ آیا۔۔۔

www.urdu novels mania .com

وہ وہاں سے چلی گئیں۔۔۔ اور میں سوچ میں ڈوب گئی۔۔۔

"میرا نصیب ایک دم سے اتنا اچھا کیسے ہو گیا۔۔۔ اگر وہ لڑکا اتنا ہی اچھا ہے تو نادیدہ باجی کا رشتہ کیوں

نہیں کیا گیا۔۔۔ میں پچھلے کئی دن سے اسی ایک سوال کا جواب ڈھونڈ رہی تھی کہ آکر کیوں نادیدہ باجی کی

جگہ مجھے پیش کیا گیا۔۔۔ کاش کوئی تو ہوتا جو میری مشکل آسان کر دیتا۔۔۔ رخصانہ نے بھی پتا لگانے

کی بہت کوشش کی لیکن میری طرح وہ بھی ناکام رہی۔۔۔ میں نے جب بھی دادی کے سامنے اس

بات کا ذکر چھیڑا تو وہ بات گول کر جاتیں یا پھر مجھے ڈانٹ کے چپ کر دیتیں۔۔۔"

تھوڑی دیر میں رخسانہ میرے پاس آئی۔۔۔

"رانی۔۔۔! تیرا ہونیوالا دولہا تو بہت اچھا ہے۔۔۔ اتنا پڑھا لکھا سا۔۔۔ میرا منگیتر شفیق تو بس

اویں ای ہے۔۔۔ تم بہت نصیب والی ہو۔۔۔"

وہ بھی آتے ساتھ اس کے گن گانے لگی۔۔۔ میں نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

"تُو نے دروازے پہ جی بھر کے دیکھ لیا نا اسے۔۔۔" وہ شرارت کے انداز میں بولی

"نہیں۔۔۔! میں نے نہیں دیکھا۔۔۔" میں بولی

"حل جھوٹی۔۔۔!"

"سچی۔۔۔ میں نے اسکی شکل نہیں دیکھی۔۔۔"

اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ میں نے پھر سے وہی کہانی اسے سنائی جس پہ تھوڑی دیر پہلے سعدیہ باجی لوٹ

پوٹ ہو رہی تھیں۔۔۔ میری بات سن کے رخسانہ کی حالت بھی کچھ ویسی ہی تھی۔۔۔

میں نے رخسانہ کو خونخوار نظروں سے دیکھا تو وہ چپ ہو گئی۔۔۔

"سن رخسانہ۔۔۔! تجھے نہیں لگتا کچھ گڑبڑ ہے۔۔۔؟" میں بولی

"گڑ۔۔۔ بڑ۔۔۔؟ کیسی گڑبڑ۔۔۔؟" وہ ایک دم سے سنجیدہ ہو گئی

"اگر لڑکا اتنا اچھا ہے تو نادیدہ باجی سے اسکا رشتہ کیوں نہیں کیا گیا۔۔۔ اور لڑکے نے مجھے ابھی دیکھا ہی

نہیں تھا۔۔۔ تو پسند کیسے کر لیا۔۔۔؟"

اسکے ماتھے پہ بھی سوالوں کے شکن نمودار ہوئے۔۔۔

"تو اتنا نہ سوچ۔۔۔ دیکھ جو نصیب میں ہوتا ہے وہی ہو کے رہتا ہے۔۔۔ ان لوگوں نے سوچ سمجھ کے ہی ایسا قدم اٹھایا ہو گا نہ۔۔۔؟" وہ تسلی دینے لگی

"یہ بات میرے گلے سے نہیں اتر رہی۔۔۔" میری پریشانی اپنی جگہ قائم تھی
 "اچھا۔۔۔! تجھے کیا لگتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہو گا۔۔۔" وہ مجھ سے پوچھنے لگی
 "میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔"

"تجھے کیا لگتا ہے لڑکا نشی ہے۔۔۔ یا پھر بے روزگار اس لیے تجھے اسکے پلے باندھا جا رہا ہے
 رخصانہ کے وہم نے غریب طبقے کی سوچ کی عکاسی کی
 میں چپ ہو گئی۔۔۔"

"چھوڑ نہ تو۔۔۔ جو بھی ہو گا اچھا ہو گا۔۔۔ وہ اوپر والا ہے نا۔۔۔ اس پہ چھوڑ دے۔۔۔ مزید کوئی نا
 انصافی نہیں ہو گی تیرے ساتھ۔۔۔ تسلی رکھ۔۔۔" اس نے مجھے دلاسا دیا
 اتنے میں سعدیہ باجی اندر آئیں۔۔۔

"چلو۔۔۔ رانی۔۔۔! اب وقت آ گیا ہے تمہارے دوہما سے سامنا کر لیا جائے۔۔۔"
 میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

"اے۔۔۔! گھبرا کیوں رہ ہو۔۔۔؟" وہ پاس آ کے بولیں

"سعدیہ باجی۔۔۔! میرا جانا ضروری ہے کیا۔۔۔؟" میں بولی

"کیسی پاگل لڑکی ہو تم۔۔۔ وہ لوگ تمہیں دیکھنے ہیں۔۔۔ تمہارا جانا ضروری ہے۔۔۔ تم تو ایسے
 پریشان ہو رہی جیسے ابھی تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔۔۔" وہ سمجھانے لگیں۔۔۔

"باجی۔۔۔! آپکو تو پتا ہے نا۔۔۔ کتنی ڈرپوک ہے۔۔۔" رخسانہ نے بھی حصہ لیا

"چلو۔۔۔! چلو۔۔۔ جلدی سے۔۔۔" سعدیہ باجی نے میرا ہاتھ پکڑا

میں کھڑی ہو گئی۔۔۔

"میں ٹھیک تو لگ رہی ہوں نا۔۔۔؟" میں نے ان سے پوچھا

"ماشاء اللہ۔۔۔ تم بہت بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ مجھے تو ڈر ہے اسکی نظر ہی نہ لگ جائے

تمہیں۔۔۔ کیوں رخسانہ۔۔۔ صحیح کہہ رہی ہوں نہ میں۔۔۔؟" وہ بولیں

"ہاں۔۔۔ باجی۔۔۔ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔" رخسانہ نے بتیسی نکالی۔۔۔

میں سعدیہ باجی کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔

مہمانوں کو ٹی وی والے کمرے میں بٹھایا گیا تھا۔۔۔ وہ کمرہ ڈرائنگ روم کے طور پر بھی استعمال ہوتا تھا۔۔۔

"آپ سب اپنی دھڑکنیں تھام لیں۔۔۔ ہماری رانی۔۔۔ تشریف لا رہی ہیں۔۔۔" سعدیہ باجی

کمرے میں داخل ہوتے ہی بولیں۔۔۔ انکے اس انداز پر میں اور زیادہ گھبرا گئی۔۔۔

بامشکل میں نے اندر قدم رکھا۔۔۔ کمرے میں گہری خاموش چھا گئی۔۔۔ میری نظریں اب بھی نیچے

جھکی تھیں۔۔۔ میں نے آہستہ سے سلام کیا۔۔۔ سعدیہ باجی نے میرا ہاتھ پکڑ کے کرسی پر بٹھایا۔۔۔

مجھے اس بات کا بالکل اندازہ نہیں تھا کہ کمرے میں کون کون موجود ہے۔۔۔ میری نظریں کمرے

کے فرش پر یہاں سے وہاں گھوم رہی تھیں۔۔۔ کمرے میں بیٹھے لوگوں کے جوتوں تک گھوم کے پھر

واپس پلٹ آئیں۔۔۔ پر ایک جگہ جا کے رک گئیں۔۔۔ وہی چمچھاتے جوتے۔۔۔ میرے ہاتھ پھر پسینے سے بھیگنے لگے۔۔۔

"یہ بولتی نہیں ہیں کیا۔۔۔!" ایک لڑکی کی آواز میرے کانوں میں گونجی
میرے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔

"رانی۔۔۔!" سعدیہ باجی نے سرگوشی کی
چارو ناچار مجھے سر اٹھانا ہی پڑا۔۔۔

اس پورے کمرے میں سعدیہ باجی کے علاوہ سبھی انجان لوگ براجمان تھے۔۔۔

میرے سامنے دو نوعمر لڑکیاں بیٹھی تھیں۔۔۔ انکے ساتھ وہی خاتون تھیں جو مجھے پسند کر کے گئی
تھیں۔۔۔ ایک ادھیڑ عمر عورت جس کے ہاتھ میں چھوٹا بچہ تھا۔۔۔ انکے ساتھ ادھیڑ عمر کا ایک مرد بیٹھا
تھا اور میرے عین سامنے۔۔۔ وہی لمبا سا آدمی۔۔۔ میری نظر۔۔۔ اس تک پہنچتے پہنچتے پھر سے رک
گئی۔۔۔ دل ایسے دھڑک رہا تھا کہ بس ابھی باہر آیا۔۔۔ اب بھی میں چہرہ نہیں دیکھ پائی۔۔۔
ایک لڑکی اپنی جگہ سے اٹھ کے میرے پاس آئی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔! میرا نام سونیا ہے۔۔۔ میں ارسل بھائی کی سب سے پیاری اور چیمیتی بہن ہوں۔۔۔۔۔
اس لیے آپ کی اور میری دوستی ناگزیر ہے۔۔۔" اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا
میں نے پھیک سی مسکراہٹ چہرے پہ سجائی اور ہاتھ ملایا۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ
گئی۔۔۔

"بیٹا۔۔۔! آپ بھی کوئی بات کرو۔۔۔" خاتون بولیں

"دراصل۔۔۔! رانی بہت ہی شرمیلی سی ہے۔۔۔ گھر والوں سے کم بات کرتی ہے۔۔۔" سعدیہ باجی میری حالت سے واقف تھیں۔۔۔

چند منٹ سعدیہ باجی انکے ساتھ باتیں کرتی رہیں۔۔۔ اسکے بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔ میں بھی انکے ساتھ جھٹ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"رانی۔۔۔! تم یہیں بیٹھو۔۔۔ میں ان لوگوں کو گھر کی سیر کراتی ہوں۔۔۔" انھوں نے میرا بازو پکڑ کے پھر سے بٹھا دیا۔۔۔

آنے والے خطرے سے بے خبر میں کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔۔ سعدیہ باجی سے باتیں کرتے کرتے سبھی انکے پیچھے باہر چلے گئے۔۔۔ میں نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔ اب تک جو نظریں فرش پہ جمی تھیں۔۔۔ بلاآخر بے باکی سے اوپر اٹھیں۔۔۔ پر اگلے ہی پل پھر سے جھک گئیں۔۔۔

"اف خدا یا۔۔۔! یہ تو اب بھی یہیں ہے" میری سانس پھولیں۔۔۔

سعدیہ باجی باقی لوگوں کو بہانے سے وہاں سے لے گئی۔۔۔ تاکہ وہ مجھ سے بات کر پائے۔۔۔

میرا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ میں جوتے اتار کے بھاگ جاؤں یہاں سے۔۔۔

چند پل کی خاموشی کے بعد اس نے گلہ صاف کیا۔۔۔ میں جوں کی توں بیٹھی رہی۔۔۔

"رانی۔۔۔!" پہلی بار ایک انجان آدمی کے منہ سے میں نے اپنا نام سنا تھا۔۔۔

میں خاموش رہی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اسکے قدموں کی آہٹ مجھے اپنی طرف اتنی محسوس ہوئی۔۔۔ میں خوفزدہ ہو کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"ایزی۔۔۔ ایزی۔۔۔! میں کچھ نہیں کہتا آپکو۔۔۔" میری حالت دیکھ کے وہ بھی پریشان ہو گیا

میں نے اپنے آپکو سنبھالا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں بس آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔ بس۔۔۔ اور کچھ نہیں۔۔۔ آپ پلیز بیٹھ جائیں"

وہ دو قدم پیچھے ہٹ کے بولا

میں پھر سے کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔۔

وہ بھی بیٹھ گیا۔۔۔

"آپ میری خالہ کی پسند ہیں۔۔۔ اور مجھے انکی پسند پہ کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ انھوں

نے آپکو میرے لیے کچھ سوچ کے ہی پسند کیا ہوگا۔۔۔ لیکن میں ایک بار آپ سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

تاکہ آپ بھی مجھے دیکھ لیں۔۔۔ ہو سکتا ہے میں آپکو پسند نہ آؤں۔۔۔" وہ تمہید باندھتے ہوئے بولا

اسے کیا خبر کے وہ ایک پتھر سے باتیں کر رہا ہے۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔ اگر تو یہ رشتہ آپکی مرضی سے ہو رہا ہے۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔۔ ورنہ آپ انکار کر سکتی

ہیں۔۔۔ میں آپ پہ کوئی بات نہیں آنے دوں گا۔۔۔ اپنے طریقے سے اس رشتے کو یہیں ختم کر

دوں گا۔۔۔" وہ مزید بولا

میرے لب سلسے تھے۔۔۔ کیا بتائی کہ میں پسند ناپسند جیسے الفاظ سے بالکل ناواقف ہوں۔۔۔

"آپکی خاموشی مجھے پریشان کر رہی ہے۔۔۔ پلیز کچھ تو بولیں۔۔۔" وہ پھر سے بولا

"مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔" بلا آخر میں نے لب کشائی کی

"اتنی کھنکتی ہوئی آواز ہے آپکی۔۔۔ کیوں اسے اندر ہی قید کر رکھا ہے۔۔۔" اسکا لہجہ یکسر بدل گیا۔۔۔
میری نظریں غیر ارادی طور پر اوپر اٹھیں۔۔۔

اس بار میری نظریں اسکے گلابی سے ہونٹوں تک جا ہی پہنچی۔۔۔ جن پہ پھیلی۔۔۔ سحر انگیز مسکان
میرے جسم سے سرد لہریں گزار رہی تھی۔۔۔ میں نے پھر سے سر جھکا لیا۔۔۔

"آپ سب سے ہی اتنا گھبراتے ہیں یا پھر یہ خاص کرم میرے اوپر ہے۔۔۔؟" وہ بولا
یہ لہجہ اور یہ لفظ سب میرے لیے نیا تھا۔۔۔ ناواقف تھی میں ان جذبات سے جو میرا سینہ چیر رہے
تھے۔۔۔۔

وہ باتوں کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا اور میرے پاس صرف خاموشیوں تھیں۔۔۔ اور ان خاموشیوں کے
پیچھے درد کا ایسا طوفان جو آنکھوں کے دریچے پار کر کے باہر آنے کو تھا۔۔۔ میں پل بھر میں خاک سے اٹھ
کے ہواؤں میں اڑنے لگی۔۔۔

"لگتا ہے۔۔۔ آپ ایسے ہی خاموش رہیں گی۔۔۔" اسکی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

"کیا بولوں میں تم سے۔۔۔؟ جبے تم ایک خاموش طبیعت لڑکی سمجھ رہے ہو۔۔۔ وہ مٹی کی ایک دیوار
ہے۔۔۔۔ جس کے اندر جذبات نے کبھی جنم نہیں لیا۔۔۔ خشک پتے جیسی۔۔۔ جو وقت کے

طوفانوں کے رحم کرم پہ اڑتا ہوا تمہارے قدموں میں آگرا ہے۔۔۔ اس سے پہلے کے تمہارے
خوابوں سے اٹھتی لپٹیں۔۔۔ اس پتے کو جلا کے راکھ کر دیں۔۔۔ چپ ہو جاؤ۔۔۔ مت دھکیلو مجھے

امیدوں کے اس بھنور میں جہاں سے میں پھر نکل نہ پاؤں۔۔۔۔" میں چیخ چیخ کے یہ سب اس سے کہنا
چاہتی تھی۔۔۔ پر خاموشی کی دیوار اسکے اور میرے بیچ میں حائل تھی

"آپ اگر جانا چاہتی ہیں تو جا سکتی ہیں۔۔۔۔" اس نے بلاخر میری مشکل آسان کر ہی دی۔۔۔۔
 میں کھڑی ہو گئی۔۔۔۔ دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔۔
 ابھی تو ہونٹوں تک کا سفر طے کیا تھا۔۔۔۔ کیا ہوگا جو آنکھوں تک رسائی ہو۔۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔۔ تھوڑی
 ہمت اور کر لو۔۔۔۔ ان آنکھوں کا دیدار کر ہی لو۔۔۔۔ جواب تک میرا طواف کر رہی تھیں۔۔۔۔
 میرا ایک پاؤں دلمیز پہ تھا۔۔۔۔ تھوڑا سر گھمایا۔۔۔۔ آنکھوں کی لگام ڈھیلی کی۔۔۔۔۔۔ جو سیدھی اس
 اسکی گہری نظروں سے اٹھتی موجوں سے جا ٹکرائیں۔۔۔۔۔۔
 کون ہو تم۔۔۔۔؟ اجنبی ہو یا اپنے۔۔۔۔۔۔؟ پر جو بھی ہو۔۔۔۔ سفاک شکاری ہو۔۔۔۔ جسکی ضرب سینے
 میں پیوست ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔
 کسی کے قدموں کی آہٹ سے میرے حواس واپس لوٹے اور میں برق رفتاری سے باہر چلی
 آئی۔۔۔۔۔۔
 میں دادی کے کمرے میں آ گئی۔۔۔۔ خیالوں میں ڈوبے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔
 اتنے میں دادی بھی اپنی جاننے والی کے گھر سے آ گئیں۔۔۔۔
 "ملی ہو ان سے۔۔۔۔؟" آتے ہی انھوں نے سوال کیا
 میں نے اثبات میں سر ہلایا
 "میں نے سعدیہ سے کہا بھی تھا کہ جب تک میں نہ آؤں تمہیں انکے پاس نہ لے جائے۔۔۔۔ پر کہاں
 سنتی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔" انھوں نے تیوری چڑھائی
 "اچھا۔۔۔۔! میں ان کے پاس جا کے بیٹھتی ہوں۔۔۔۔" وہ کمرے سے جانے لگیں

جاتے جاتے نہ جانے کیا سوچ کے وہ رک گئیں

"اری۔۔۔! لڑکے نے اکیلے میں بات چیت تو نہیں کی تجھ سے۔۔۔" انکے ماتھے پہ بل تھے۔۔۔

میں گھبرا گئی۔۔۔ اسکا مطلب دادی اگر یہاں ہوتیں تو مجھے اس سے کبھی نہ ملنے دیتیں۔۔۔

"دادی۔۔۔! لڑکا کیوں ملے گا اکیلے میں۔۔۔؟ آپ نے جو حکم دیا تھا اسی پہ عمل ہوا ہے۔۔۔

سب کے سامنے ہی اس نے اسے دیکھا اور یہ واپس آگئی۔۔۔" سعدیہ باجی عین موقع پہ پہنچ گئیں

میری آنکھوں میں کئی سوال اتر آئے۔۔۔ انھوں نے مجھ چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔ لیکن میرے اندر تو

لرزہ طاری ہونے لگا۔۔۔ اگر دادی کو پتا چل گیا تو کیا ہوگا۔۔۔۔۔

وہ انہیں لے کر وہاں سے چلی گئیں۔۔۔ میں پہلے کم پریشان تھی جو سعدیہ باجی نے ایک اور امتحان میں

ڈال دیا تھا۔۔۔

مہمانوں نے کھانا کھایا۔۔۔ اور جانے کے لیے تیار ہوئے۔۔۔ سبھی خواتین جانے سے پہلے مجھ سے

ملنے آئیں۔۔۔ انکے باہر نکلتے ہی رخسانہ میرے سر پہ سوار ہو گئی اور بولی کہ جاتے جاتے میں ایک بار

اسے دیکھ لوں۔۔۔ میں نے سختی سے منع کر دیا لیکن وہ تھی کہ کوئی بات سننے کو تیار نہ تھی۔۔۔ بالآخر

اسکی بات مان کے میں دادی کے کمرے کی کھڑکی میں آگئی۔۔۔ ہلکا سا پردہ پیچھے کیا۔۔۔ وہاں سے باہر

کے دروازے کا منظر صاف نظر آتا تھا۔۔۔

وہ لوگ ایک ایک کر کے باہر نکل رہے تھے۔۔۔ تائی، سعدیہ باجی، اور دادی انھیں دروازے تک

چھوڑنے گئے۔۔۔

وہ سب کے پیچھے تھا۔۔۔ اسکی پشت میری جانب تھی۔۔۔ میں بے دھڑک اسکو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔ میں نے پردہ اور سر کا یا۔۔۔ گھر کی دہلیز پار کرتے نا جانے کیا سوچ کے وہ پلٹا۔۔۔ اسکی تیر کی طرح تیز نظریں میرے جسم سے آٹکرائیں۔۔۔ میں ہڑبڑگئی۔۔۔

اسے کیسے خبر ہوئی کہ میں اسے دور کھڑی جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکے ہونٹوں پہ وہی مسکراہٹ پھر سے پھیل گئی۔۔۔ جیسے اس نے میری چوری پکڑ لی ہو۔۔۔

میں نے پردہ کھینچا اور حسین خواب جیسا وہ منظر میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔ مجھے ڈر تھا۔۔۔ یہ دھڑکتا دل باہر ہی نہ آجائے۔۔۔ سینے پہ ہاتھ رکھ کے میں دل کو سمجھانے لگی۔۔۔

اسے کیسے خبر ہوئی کہ میں اسے دور سے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔ ہونٹوں پہ اسکی وہی مسکراہٹ پھر سے پھیل گئی۔۔۔ جیسے اس نے میری چوری پکڑ لی ہو۔۔۔

میں نے پردہ کھینچا اور حسین خواب جیسا وہ منظر میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔ مجھے ڈر تھا۔۔۔ یہ دھڑکتا دل باہر ہی نہ آجائے۔۔۔ سینے پہ ہاتھ رکھ کے میں دھڑکنیں بحال کرنے لگی۔۔۔

"اے۔۔۔ کیا ہوا تجھے۔۔۔؟" رخسانہ بولی

"کیا۔۔۔؟ کچھ نہیں۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں ہوا۔۔۔!" میں بوکھلا گئی

"آں ہاں۔۔۔ میں سمجھ گئی۔۔۔" اسکے ہونٹوں پہ معنی خیز مسکراہٹ تھی

اس انداز پہ میں جھلا گئی۔۔۔

"تمہیں وہ پسند ہے نا۔۔۔؟" اس نے پوچھا
"کون۔۔۔؟"

"اف۔۔۔۔ اب انجان میں مت بنو۔۔۔ تم جانتی ہو میں کس کی بات کر رہی ہوں۔۔۔"
میں نے اسکی بات نظر انداز کی اور وہاں سے جانے لگی۔۔۔

"اے۔۔۔۔ بتانہ۔۔۔!" اس نے میرا بازو پکڑا
"تنگ نہ کر۔۔۔۔ بہت کام ہیں مجھے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ اب تو بس ایک ہی کام رہ گیا تمہارا۔۔۔"
"کونسا کام۔۔۔؟"

"انکویا د کرنے کا۔۔۔۔ اور شادی کے دن گننے کا۔۔۔۔"

"رخسانہ۔۔۔۔! بہت خراب ہو تم۔۔۔۔" میں اپنی مسکراہٹ چھپا نہیں پائی
وہ بھی ہنس پڑی۔۔۔۔

"تم نے بتایا نہیں۔۔۔۔؟"
"کیا۔۔۔؟"

"وہ تمہیں پسند ہے نا۔۔۔؟"

"دوپل کی ملاقات میں پسند نہ پسند کا فیصلہ بہت مشکل ہوتا ہے۔۔۔۔ اور ویسے بھی اس بات سے کوئی
فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔"

"کیوں فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ بالکل پڑتا ہے۔۔۔۔ پسند کے چکر میں تو وہ لوگ یہاں آئے تھے۔۔۔۔"

"میری زندگی اور انکی زندگی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔۔ اس بات سے تم بہت اچھی طرح سے واقف ہو۔۔۔۔"

"ایک تو تم۔۔۔ ہر وقت اپنی سناٹا شروع ہو جاتی ہو۔۔۔ سیدھی بات کا سیدھا جواب نہیں دے سکتی؟"

"تم نہیں سمجھو گی۔۔۔۔"

"سب سمجھتی ہوں۔۔۔ اچھا اتنا تو بتا دو کیا باتیں ہوں۔۔۔۔؟"

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔؟"

"مجھے کیسے پتا ہو گا۔۔۔۔؟"

"پھر بھی کوئی اندازہ۔۔۔۔؟"

"نہیں مجھے کوئی اندازہ نہیں اس بارے میں۔۔۔۔"

"کیا تم مجھے نہیں جانتی۔۔۔۔؟"

"جانتی ہوں۔۔۔۔"

"تو۔۔۔۔؟"

"تو پھر بھی میں جاننا چاہتی ہوں کہ کیا ہوا۔۔۔۔؟"

"رخسانہ۔۔۔۔ بلا وجہ تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔ جاؤ کام کرو اپنا۔۔۔۔"

"ایسے تو نہیں جاؤں گی۔۔۔۔ پہلے بتا دو۔۔۔۔"

"چند منٹ میں سر جھکا کے بیٹھی رہی۔۔۔ وہ بات کے بہانے ڈھونڈتا رہا اور میں وہاں سے بھاگنے کے۔۔۔ بلا تراس نے مجھے رہائی دی اور میں یہاں آگئی۔۔۔۔"

"تم نے اسے جی بھر کے دیکھا تو ہوگا۔۔۔؟"

میں اسکی اس بات پہ ہنس پڑی۔۔

"یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ تم بتاؤ نہ۔۔۔ دیکھا اسے۔۔۔؟"

"ہاں دیکھا۔۔۔ پہلی بار جوتے۔۔۔ دوسری بار کیڑے۔۔۔ تیسری بار۔۔۔۔۔" میں چپ ہو گئی

"تیسری بار کیا۔۔۔؟"

"تیسری بار ہونٹ۔۔۔۔۔ جن پہ ٹھاٹھیں مارتی شرارتی سی مسکان۔۔۔۔۔" میں سوچ میں ڈوبی پتا

نہیں کیا کچھ بول رہی تھی

"اوہ۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔! تو یہ بات ہے۔۔۔۔۔ اور چوتھی بار۔۔۔۔۔؟"

"چوتھی بار۔۔۔ اسکی گہری آنکھیں۔۔۔ جن میں ایک عجیب سی کشش تھی۔۔۔ لمحہ بھر اور نظر نہ

بہتی تو میں ڈوب ہی جاتی ان میں۔۔۔۔۔"

میں ان پلوں میں کھونے لگی۔۔۔ وہ سامنے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔۔۔ اور میں ٹکٹی باندھے اسے دیکھ

رہی تھی۔۔۔۔

"اے۔۔۔۔۔!" رخسانہ نے چٹکی بجائی۔۔۔

میں چونکی

"بی بی۔۔۔! تو تو گئی کام سے۔۔۔" وہ مجھے گھورتے ہوئے بولی

مجھے اچانک ہی خیال آیا کہ میں کیا کچھ بول گئی۔۔۔ اس سے پہلے کے میں اسے کوئی صفائی دیتی دادی کمرے میں آگئیں۔۔۔

"بس۔۔۔! ہو گئی شروع تم دونوں۔۔۔۔۔" دادی رخسانہ کو میرے ساتھ دیکھتیں تو ایسے ہی چڑ جاتیں تھیں۔۔۔ انھیں لگتا تھا کہ رخسانہ جیسی تیز طرار لڑکی مجھے بھی اپنے جیسے بنادے گی۔۔۔ اس لیے ہم دادی سے چھپ کے ہی باتیں کرتے تھے۔۔۔۔

"اس لڑکی کو باتیں بھگرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے۔۔۔۔ اور تو۔۔۔ تو بھی اسکی دیکھا دیکھی کام چور ہوتی جا رہی ہے۔۔۔" دادی بھڑکیں

رخسانہ جان بچا کے وہاں سے نکل گئی۔۔۔ اور میں سر جھکائے انکی باتیں سنتی رہی

"اب یہ دلہن والا ڈرامہ بہت ہو گیا ہے۔۔۔ جلدی سے یہ کپڑے اتار اور گھر کے کاموں میں لگ جا۔۔۔" دادی کو میں ان کپڑوں میں ذرا بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

میں نے سر ہلایا۔۔۔ اور الماری سے اپنے وہی پرانے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔ دادی اپنے بستر پہ التی پالتی مار کے بیٹھ گئیں۔۔۔۔

"یہ جوڑا۔۔۔ اچھی طرح سے دھو کے سعدیہ کو واپس کر دے۔۔۔ اپنے لیے لے آئی تھی۔۔۔ لیکن تجھ پہ وار دیا میری بچی نے۔۔۔ کتنا بڑا دل ہے اسکا۔۔۔۔۔" وہ بولیں۔۔۔۔

میں حیرانی سے انکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ سچ کہہ رہی ہوں میں۔۔۔۔۔" وہ غرا کے بولیں

میرے دل میں ایک بھرم تھا کہ کل رات سعدیہ باجی نے جو کچھ بابا سے کہا اسکے بات شائد انکے کے اندر میرے لیے محبت جاگی ہو۔۔۔ شائد یہ جوڑا انھوں نے ہی بھجوا یا ہو۔۔۔ دادی کی بات سن کے وہ بھرم کپچیاں کپچیاں ہو گیا۔۔۔

میں کپڑے بدل کے صحن میں آگئی۔۔۔ مغرب کی اذانیں ہونے لگیں۔۔۔ رخسانہ تائی کے ساتھ کچن میں تھی۔۔۔ آج کل تائی مجھے قطعی نظر انداز کر رہی تھیں۔۔۔ نہ تو وہ اپنے منہ سے مجھے کوئی کام بتاتیں اور نہ ہی۔۔۔ مدد دیتی۔۔۔ گھر میں خاموشی تھی۔۔۔ سعدیہ باجی چھوٹے بھائی کے ساتھ مارکیٹ تک گئی تھیں۔۔۔ نادیدہ باجی صبح سے لاپتہ تھیں۔۔۔ ویسے تو میں نے بھی پورا دن کمرے میں بیٹھ کے گزرا تھا۔۔۔ پر انکی نہ تو مجھے آواز سنائی دی تھی اور نہ ہی وہ مہمانوں کے ساتھ موجود تھیں۔۔۔ اس رشتے کے بعد نادیدہ باجی کو لے کے عجیب طرح کے وہم میرے دل میں گھر کرنے لگے تھے۔۔۔ میں برآمدے میں چلتی ہوئی ٹی وی والے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔ اتنے میں میری نظر نادیدہ باجی پہ پڑی وہ سیر پھیاں اتر رہی تھیں۔۔۔ اسکا مطلب پورا دن انھوں نے بابا کے گھر میں گزرا تھا۔۔۔

کیوں کر رہی ہیں وہ ایسا۔۔۔ انکی نظر مجھ پہ پڑی تو بے رخی میں وہ میرے پاس سے گزر کے اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں۔۔۔ کبھی کبھی میرا دل کرتا تھا کہ میں ان سے پوچھوں۔۔۔ کہ آخر وہ کیوں اتنی خفا رہی ہیں مجھ سے۔۔۔ وہ جانتی ہیں یہ سب میری مرضی سے نہیں ہو رہا۔۔۔ میں تو بے بس ہوں۔۔۔۔۔

"رانی۔۔۔!" رخسانہ نے مجھے آواز دی

میں پیچھے مڑی

"میں گھر جا رہی ہوں۔۔۔" اس کے جانے کا وقت ہو گیا تھا

میں نے اسے خدا حافظ کہا۔۔۔

"سن۔۔۔! اسے زیادہ یاد نہ کرنا۔۔۔" جاتے جاتے اس نے ٹونٹ کیا۔۔۔

میں جھلا گئی۔۔۔ وہ ہنستی ہوئی گھر کے دروازے کی طرف بڑھی

"سعید باجی۔۔۔!" میں نے انھیں آواز دے کے روکا

وہ جاتے جاتے رکیں

"مجھے کچھ دینا ہے آپکو۔۔۔" میں بولی

"کیا۔۔۔؟" انھوں نے پوچھا

"آپ رکیں۔۔۔ میں بس ابھی آئی۔۔۔"

میں جلدی سے دادی کے کمرے میں گئی اور وہاں سے کل والا جوڑا اسی طرح پیک کر کے لے آئی اور

انکی طرف بڑھایا

"یہ کیا۔۔۔؟ پگلی یہ تمہارے لیے ہے۔۔۔ اب تم ہی پہنو گی اسے۔۔۔" وہ دیکھتے ہی بولیں

"نہیں۔۔۔ میں جانتی ہوں یہ آپ اپنے لیے لائی تھیں۔۔۔ میں نے اسے بہت اچھی طرح سے دھو

کے استری کر دیا ہے۔۔۔ آپکو لگے گا ہی نہیں کہ میں نے اسے پہنا تھا۔۔۔"

میرا سر جھکا ہوا تھا۔۔۔

"یہ سب تمہیں دادی نے کہا۔۔۔؟" انھوں نے میرے کندھے پہ ہاتھ رکھا

میں خاموش رہی

"چلو۔۔۔! میرے ساتھ آؤ۔۔۔" وہ ہمیشہ کی طرح غصے میں آگئیں

"سعیدہ باجی۔۔۔! مہربانی کر کے دادی سے اس بارے میں آپ بات نہ کریں۔۔۔" میں گھبرا کے

بولی

"میں کہہ رہی ہوں نہ۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔" انھوں نے مجھے گھورا

میں انکے پیچھے پیچھے دادی کے کمرے میں آگئی۔۔۔ دادی ظہر کی نماز سے فارغ ہو کے جائے نماز سمیٹ رہی تھیں۔۔۔

"اب کیا مقدمہ لے کے آئی ہو۔۔۔؟" ہم دونوں کو ساتھ دیکھ کے وہ بولیں

"یہ جوڑا واپس کرنے کا آپ نے بولا ہے اسے۔۔۔؟" سعیدہ باجی نے پوچھا

دادی بنا کوئی جواب دیے بستر پہ بیٹھ گئیں۔۔۔

"دادی۔۔۔! میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔" وہ انکے اس رویے پہ اور زیادہ چڑ گئیں

"ہاں۔۔۔ تو کیا ہوا۔۔۔؟ اس سے اتنے قیمتی کپڑے کہاں سنبھالے جائیں گے۔۔۔ تم رکھ لو اپنے

پاس۔۔۔" دادی نے بہت ٹھنڈے انداز میں جواب دیا

"اے خدا یا۔۔۔! سنگ دلی کی ساری حدیں پار کر چکے ہیں یہ لوگ۔۔۔" سعیدہ باجی زور زور سے

چلانے لگیں

دادی بنا کوئی جواب دیے تسبیح کے دانے گرانے لگیں

تائی سعدیہ باجی کی آواز پہ یہاں آگئیں

"سعدیہ۔۔۔ اب کیا مصیبت ہے۔۔۔ چین سے رہنے دو گی ہم لوگوں کو یا نہیں۔۔۔؟" وہ بھی چلانے لگیں

"آپ کا چین چین اور دوسرے جائیں بھاڑ میں۔۔۔ مجھے بس ان سے یہ پوچھ کے بتادیں آخر اس لڑکی کی شادی سے انھیں تکلیف کیا ہے۔۔۔؟" سعدیہ باجی کا اشارہ دادی کی طرف تھا

"بھواس بند کرو اپنی۔۔۔! دادی ہیں وہ تمہاری۔۔۔ مجھ سے بڑھ کے پیار کیا ہے انھوں نے تم لوگوں سے۔۔۔" تائی کو غصہ آگیا

"اچھا۔۔۔! میری دادی ہیں۔۔۔ نادیدہ کی دادی ہیں۔۔۔ سب کی دادی ہیں۔۔۔ سب سے پیار کرتی ہیں۔۔۔ اور یہ۔۔۔ یہ جو لڑکی انکے سامنے کھڑی ہے یہ کون ہے۔۔۔ کیا یہ اسکی کچھ نہیں لگتیں۔۔۔ انکا جتنا خون میری رگوں میں گردش کر رہا ہے اتنا ہی اسکی رگوں میں گردش کر رہا ہے۔۔۔"

"اف۔۔۔ ہو۔۔۔ اس لڑکی کی وجہ سے پھر سے ہنگامہ شروع ہو گیا۔۔۔ ایک پل کا سکون نہیں ہے۔۔۔" نادیدہ باجی اندر آتے ہوئے بولیں

سعدیہ باجی نے انکی بات کو نظر انداز کیا۔۔۔

"امی۔۔۔! بتائیں نا۔۔۔ کچھ پوچھ رہی ہوں آپ سے۔۔۔" وہ پھر سے تائی سے مخاطب ہوئیں

"سعدیہ۔۔۔! ہمدردی کیا تمہیں اس لڑکی سے۔۔۔؟ جب سے آئی ہوا اسکے کے چکر میں سب کا جینا حرام کیا ہوا ہے۔۔۔" نادیدہ باجی انکے سامنے آ کے کھڑی ہو گئی

"جینا تو اس بے چاری کا حرام ہوا ہے۔۔۔ ہم سب کی وجہ سے۔۔۔ اور کسی کو ایک ٹکے کا احساس نہیں ہے اس بات کا۔۔۔" انھوں نے جواب دیا

"اوہ۔۔۔ کم آن سعدیہ۔۔۔ یہ چھوٹی بچی نہیں ہے جو سب اس پہ ظلم ڈھاتے ہیں۔۔۔ اسکی معصوم شکل پہ مت جاؤ۔۔۔ کسی سے کم نہیں ہے یہ۔۔۔"

"نادیہ۔۔۔! تم تو چپ ہی رہو۔۔۔ بچپن سے تمہیں اس بے چاری سے بلا وجہ کی نفرت ہے۔۔۔ اللہ جانے بگاڑا کیا اس نے تمہارا۔۔۔؟"

"بتاؤ کیا بگاڑا۔۔۔؟ اسکی وجہ سے میرا رشتہ نہیں ہو پایا۔۔۔ اور یہ دلن بنی پھر رہی ہے۔۔۔" ایکسکوز می۔۔۔! تمہارا رشتہ نہ ہونے کے پیچھے اسکا کوئی ہاتھ نہیں۔۔۔ اس بارے میں دادی اور امی سے بات کرو۔۔۔"

"امی۔۔۔ سے کیا بات کروں۔۔۔ انھیں تو میری پراوہ ہی نہیں ہے۔۔۔" نادیہ باجی تائی کی طرف دیکھ کے بولیں۔۔۔

"واہ۔۔۔ مجھے گولی مار دو۔۔۔ میری وجہ سے یہ سب ہوا۔۔۔ ارے۔۔۔ ماں ہوں۔۔۔ کیسے اس لڑکے سے تمہارا رشتہ کروادیتی۔۔۔؟" تائی تپ کے بولیں

رشتے کی بات سن کے میرے بھی کان کھڑے ہوئے۔۔۔ جو بات اب تک ان لوگوں نے دبا کے رکھی تھی ابھی اسکا کچا چٹھانکھنے والا تھا۔۔۔ میں بے وقوفوں کی طرح کبھی اسکا منہ دیکھتی تو کبھی اسکا "امی۔۔۔ مسئلہ کیا ہے اس میں۔۔۔ اتنا اچھا لڑکا ہے۔۔۔ اچھی نوکری ہے۔۔۔" نادیہ باجی

بولیں

"ہاں۔۔۔ اچھی نوکری۔۔۔ اچھی شکل ہے۔۔۔ بس پوری زندگی اپنی خالہ کے ٹکڑوں پہ پلتا رہا۔۔۔ نہ آگے کا کچھ پتا نہ پیچھے کا۔۔۔ میں تو فاخرہ کی وجہ سے دھوکہ کھا گئی۔۔۔ وہ بولی کہ عارفہ اپنے بیٹے کا رشتہ لے کے آرہی ہے۔۔۔ یہ تو اسی دن پتا چلا کہ وہ اپنے یتیم بھانجے کے لیے آئی ہے۔۔۔ بس خدا نے بچا لیا تمہیں۔۔۔ وہ تو عین موقع پہ میں نے اس لڑکی کو آگے کر دیا۔۔۔ اور دیکھا۔۔۔ بنا کوئی جانچ پڑتال کیے عارفہ نے رشتہ بھی پکا کر دیا۔۔۔"

تائی زور و شور سے اپنی کارستانی بتا رہی تھیں۔۔۔۔

"یقین نہیں ہوتا یہ میرا خاندان۔۔۔ میرے لوگ ہیں،۔۔۔۔۔" سعدیہ باجی بولیں

تائی اور نادیہ باجی نے انکی بات کو یکسر نظر انداز کیا

"امی۔۔۔! بس کر دیں آپ۔۔۔ میں تھک گئی ہوں آپکے جھوٹے دلاسوں سے۔۔۔۔۔ اچھا بھلا

نصیب کھنے والا تھا۔۔۔ آپ نے بچ میں ٹانگ اڑادی۔۔۔ اور اس بی بی کے نصیب کھل گئے"

نادیہ باجی نے مجھے حقارت سے دیکھا

تائی پاؤں پٹختی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔ دادی سب کی بحث و تکرار کو ان سنا کر کے تسبیح میں مشغول

تھیں۔۔۔

"بہت خوش ہونہ میرا حق مار کے۔۔۔۔؟"

نادیہ باجی ایک دم سے میری طرف پلٹیں۔۔۔ میں خوفزدہ ہو گئی

"نادیہ پاگل ہو گئی۔۔۔ اس بے چاری کا کیا قصور ہے۔۔۔۔؟" سعدیہ باجی نے مجھے پیچھے کیا اور خود

انکے سامنے آ کے کھڑی ہو گئیں

"اپنی ماں پہ گئی ہے۔۔۔ اس نے بھی ایسے ہی چاچو کو پھنسیا ہوگا۔۔۔"

"شٹ اپ نادیدہ۔۔۔!" سعدیہ باجی نے ایک زوردار تھپڑ ان کے گال پہ رسید کیا
میرے جسم پہ لرزہ طاری ہونے لگا۔۔۔ پہلی بار کسی نے اس طرح سے میری ماں کا ذکر کیا تھا
یہ سب دیکھ کے دادی نے چلانا شروع کر دیا

"غضب خدا کا۔۔۔ اس گھر میں کیا ہو رہا۔۔۔ چھوٹی اب بڑی بہن پہ ہاتھ اٹھائے گی۔۔۔ یہ دن
دیکھنے سے پہلے میں مر کیوں نہیں گئی۔۔۔"

تائی پھر سے بھاگتی ہوئی اندر آئیں۔۔۔ تایا اور بابا بھی اسی وقت گھر میں داخل ہوئے۔۔۔ شور شرابا
سن کے وہ بھی آ گئے۔۔۔

نادیدہ باجی کا گال سرخ ہو گیا۔۔۔

"دیکھ۔۔۔ دیکھ اپنی بیٹی کے کروت۔۔۔ اس کرم جلی کی طرف داری میں بڑی بہن پہ ہاتھ اٹھا دیا
۔۔۔ آج ساری حدیں پار ہو گئیں۔۔۔" تایا کو دیکھتے ہی دادی پھر سے شروع ہوئی

"مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی جو اس لڑکی کو اتنا پڑھایا لکھایا۔۔۔ افسوس ہو رہا ہے کہ تم میری اولاد
ہو۔۔۔" تایا سعدیہ باجی کو کوسنے لگے

"کیوں ری۔۔۔! تو اتنی بڑی ہو گئی ہے۔۔۔ بہن پہ ہاتھ اٹھایا۔۔۔ اس۔۔۔ منحوس لڑکی کی وجہ
سے۔۔۔" تائی نے سعدیہ باجی کے بال پکڑ لیے

"ہاں اٹھایا ہاتھ میں نے۔۔۔ میری جگہ کوئی بھی ہوتا ایسے ہی کرتا۔۔۔ ٹھیک کیا میں نے۔۔۔"
انکی آنکھوں میں آنسو تھے

"کیوں۔۔۔ کیا ایسا کر دیا اس نے۔۔۔" تائی بھڑکیں

"پوچھیں۔۔۔ اپنی لاڈلی سے۔۔۔ ابھی ابھی کیا بجواس کی ہے اس نے۔۔۔"

"بتاؤ۔۔۔ ہمیں بھی تو پتا چلے۔۔۔" وہ بولیں

نادیہ باجی ٹسوے بہا رہی تھیں

"رانی کو ماں کی گالی دی ہے اس نے۔۔۔ کہہ رہی تھی اس کی ماں نے چاچو کو پھنسیا۔۔۔ میں

سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میری سگی بہن اتنی گر سکتی ہے۔۔۔"

سب نے چپ سادھ لی۔۔۔ میرے بابا کے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا۔۔۔

"ہائے۔۔۔ میرے اللہ۔۔۔ اس منحوس لڑکی کو کیوں بھیج دیا ہماری زندگی میں۔۔۔" دادی ہاتھ

اٹھا کے مجھے بدعائیں دینے لگیں

"سارے فساد کی جڑ یہی لڑکی ہے۔۔۔ زندگی تباہ ہو گئی ہماری۔۔۔" تائی نے مجھے خونخوار نظروں

سے دیکھا

"اس کے ایک جوڑے کی وجہ سے آج یہ حالت ہے سب کی۔۔۔ شادی تک تو ہم سب خود کشی

کر کے مرجائیں گے۔۔۔"

نیچے شور بڑھنے لگا۔۔۔ میری بہنیں اور سوتیلی ماں بھی آگئے۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ سب ٹھیک ہے نا۔۔۔" بابا کی بیوی بوکھلائی ہوئی بولیں

"کیا ٹھیک ہوگا۔۔۔ تیرے میاں کی ایک غلطی نے ہم سب کی زندگیاں تباہ کر دیں۔۔۔ نہ اس لڑکی کو اس گھر میں لاتا اور نہ اسکی وجہ سے میری بیٹیاں ایک دوسرے کی جان کی دشمن بنتیں۔۔۔۔۔" تانی نے سر پیٹنا شروع کر دیا

بابا کی بیوی نے ایک نظر مجھ پہ ڈالی اور پھر بولیں
"بتاؤ تو سہی۔۔۔ ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔؟"

"اس سے کیا پوچھتی ہو۔۔۔ میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔" دادی بولیں
سب انکی طرف دیکھنے لگے

"سعیدہ نے اسے پنہنے کے لیے کل اپنا نیا سوٹ نکال کے دیا تاکہ لڑکے والوں کے سامنے ناک رہ جائے۔۔۔ اس بد بخت نے بنا کسی کو پوچھے بتائے وہ سوٹ سعیدہ کو واپس کیا۔۔۔ اور سارا الزام میرے سر ڈال دیا کہ میں نے اسے ایسا کرنے کا کہا ہے۔۔۔۔۔" دادی ہاتھ میں تسبیح پکڑے صفائی سے جھوٹ بولی رہی تھیں۔۔۔

"دادی۔۔۔ پلیز۔۔۔ اینف۔۔۔۔۔" سعیدہ باجی کے براداشت جواب دے گئی
"اچھا۔۔۔! تجھے اس لڑکی کی بات پہ یقین ہے مجھ پہ نہیں۔۔۔" دادی جھوٹ موٹ کارو نے لگیں
"میں نے آپ سے جھوٹ بولا تھا کہ اپنا نیا سوٹ رانی کو دیا ہے۔۔۔۔۔ اور یہ جھوٹ صرف آپ سے بولا گیا تھا۔۔۔۔۔ رانی کو اس بات کیسے پتا چلا۔۔۔؟" سعیدہ باجی نے ایک نئی کہانی شروع کر دی۔۔۔۔۔

"ہوہائے۔۔۔! جھوٹ۔۔۔ جھوٹ کیوں بولا۔۔۔" دادی کے ماتھے کے شکن اور گہرے ہو گئے

"اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔ اپنے بیٹے سے پوچھیں۔۔۔" سعدیہ باجی کا اشارہ بابا کی طرف تھا

سب انکی طرف دیکھنے لگے۔۔۔

"چاچو۔۔۔! اب اصل بات آپ بتاتے ہیں یا میں بتا دوں سب کو۔۔۔؟" وہ انکے سامنے کھڑی ہو گئیں

بابا نے اپنا سر جھکا لیا

سعدیہ آپنی کو اس بات کا احساس ہوا کہ وہ کچھ نہیں بولیں گے تو وہ پھٹ پڑیں

"چاچو نے یہ سوٹ رانی کے لیے لیا تھا۔۔۔ لیکن وہ ڈر رہے تھے کہ اگر انکی بیوی اور بچوں کو اس بات کی خبر ہوئی تو زندگی اجیرن ہو جائے گی۔۔۔ اسی لیے مجھے جھوٹ بولنا پڑا کہیں دیکھا ہے ایسا باپ۔۔۔؟"

بابا کی بیوی کے طوطے اڑ گئے۔۔۔ ان کے چہرے پہ غم و غصے کے آثار نمایاں تھے۔۔۔

مجھے میرے کانوں پہ یقین ہیں آ رہا تھا۔۔۔

کسی کے لیے چاہے یہ بات کتنی تکلیف دہ کیوں نہ ہو پر میرے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑی تھی۔۔۔

چاہے ڈرتے ہوئے ہی سہی پر انکے دل میں اتنی سی جگہ تو ہے۔۔۔ میرے لیے یہی کافی ہے

مجھے میرے کانوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

کسی کے لیے چاہے یہ بات کتنی تکلیف دہ کیوں نہ ہو پر میرے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑی تھی۔۔۔

چاہے ڈرتے ہوئے ہی سہی پرانکے دل میں اتنی سی جگہ تو ہے۔۔۔۔ میرے لیے یہی کافی ہے حقیقت کھلنے کے بعد سب ایک ایک کر کے وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔ کمرے میں اب صرف دادی اور میں رہ گئے تھے۔۔۔۔ سب کے جانے کے بعد دادی نے مجھے گھورا۔۔۔۔ لیکن کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔ دادی کے سونے کے بعد میں بستر پہ جا لیٹی

ایک دن میں سب کچھ کیسے بدل گیا تھا۔ جہاں ایک طرف میں بابا کے ایک عمل سے بے حد خوش تھی۔ وہیں نادیدہ اور سعدیہ باجی کے درمیان کی سرد جنگ جسکی وجہ صرف میں ہوں۔۔۔۔ مجھے پریشان کر رہی تھی۔۔۔

اس سب میں ایک اور خیال میری دھڑکنیں بڑھا رہا تھا۔۔۔۔ وہ اجنبی۔۔۔۔ جو میری پوری زندگی پہ اثر انداز تھا۔۔۔۔ اسکا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔۔۔۔ میں اس چیز میں الجھی تھی کہ میں پریشان ہوں یا خوش۔۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ناشتے کے برتن دھو کے کچن سے نکلی تو سعدیہ باجی اپنا بیگ اٹھائے کمرے سے باہر نکل رہی تھیں۔۔۔۔ انکو جاتا دیکھ کے میری پریشانی بڑھ گئی۔۔۔

"سعدیہ باجی۔۔۔! آپ جارہی ہیں۔۔۔؟"

میں نے پاس جا کے پوچھا

ان کی سوچی ہوئی آنکھیں صاف پتادے رہی تھیں کہ وہ رات بھر روتی رہی ہیں۔

"ہاں۔۔۔ رانی میں جارہی ہوں۔۔۔ لیکن تمہاری شادی پہ ضرور آؤں گی۔۔۔" انھوں نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا

"لیکن۔۔۔ اتنی جلدی۔۔۔ دو دن ہی تو ہوئے ہیں آپکو آئے ہوئے۔۔۔ کچھ دن اور رک

جاتیں۔۔۔" میرے دل میں انکے جانے کا دکھ تھا

"سوچ کے تو یہی آئی تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔ اب جانا پڑے گا۔۔۔" وہ اداس ہو گئیں

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میری وجہ سے آپکو سب کا غصہ برداشت کرنا پڑا۔۔۔" میری آنکھیں نم

ہونے لگیں

"پگلی۔۔۔! روکیوں رہی ہو۔۔۔ تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔۔۔" انھوں نے آگے بڑھ کے مجھے

www.urdu novels mania.com

گلے لگایا

ایک وہی تو تھیں جن کو میری پرواہ تھی۔۔۔ میری زندگی اب جس موڑ پہ تھی۔۔۔ اس میں ایسے ہی شخص

کی مجھے ضرورت تھی۔۔۔ لیکن وہ بھی چھوڑ کے جارہی تھیں۔۔۔ میں ٹوٹنے لگی۔۔۔

"مت رو۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ بس دعا کرو جلدی سے تمہاری شادی ہو جائے اور اس

سب سے جان چھوٹ جائے۔۔۔ تم بہت ہمت والی ہو۔۔۔ تھوڑا سا اور صبر کر لو۔۔۔" وہ بھی

اپنے آنسو روک نہیں پائیں۔۔۔

تایا کی موٹر سائیکل کا ہارن بجا۔۔ میں نے انکا بیگ اٹھایا اور دروازے تک چھوڑنے آئی۔۔۔ ایسا پہلی بار ہو رہا تھا دادی، نادیدہ باجی اور تائی انھیں دروازے تک چھوڑنے نہیں آئے۔۔ ان سب کے رویے سے میں بہت دکھی تھی۔۔۔ سعدیہ باجی کو بھی یقیناً بہت برا لگ رہا ہوگا۔۔۔ لیکن ہم دونوں بے بس تھے۔۔۔ تایا کے پیچھے موٹر سائیکل پہ سوار ہوئیں۔۔۔ وہ انھیں بس سٹاپ تک چھوڑنے جارہے تھے۔ ایک سر د آہ میرے اندر سے نکلی۔۔۔ اور میں نے دروازہ بند کر دیا۔

دوپہر ہونے کو آئی تھی، رخسانہ کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔۔۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ بغیر اطلاع کیے غائب ہوئی ہو۔۔۔ تائی اٹھتے بیٹھتے اسے کوس رہی تھیں۔۔۔ میں پریشان تھی کہ سب خیر ہو۔۔۔

میں پوری کوشش کر رہی تھی کہ رخسانہ کے سارے کام میں خود سمیٹ لوں لیکن تائی کے تیور ایسے تھے کہ وہ مجھے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دے رہی تھیں۔۔۔

میں نے ڈر کے مارے ضد نہیں کی کہ رخسانہ کا سارا غصہ مجھے پہ ہی نہ نکال دیں۔۔۔۔

تیمور نے جیسے ہی اپنی سائیکل گھر کے اندر گھسائی تائی نے اسے آواز دی کہ پچھلے پاؤں واپس پلٹے اور رخسانہ کو بلالائے۔۔۔ رخسانہ ہمارے گھر سے زیادہ دور نہیں رہتی تھی۔۔۔ تیمور نے سائیکل واپس گھمائی۔۔۔ تائی نے دھمکی دی کہ اگر رخسانہ آج کام پہ نہیں آئی تو اسکی تنخواہ کاٹ لی جائے گی۔۔۔

ظہر کا وقت ہوا میں نے دادی کے لیے جانے نماز پچھائی۔۔۔ وہ نماز کے لیے کھڑی ہوئیں۔۔۔ گھر کا دروازہ بجنے لگا۔۔۔ میں نے جا کے دروازہ کھولا۔۔۔ سامنے ہی رخسانہ کھڑی تھی۔۔۔ اسکا چہرہ اترا ہوا تھا۔۔۔

"کہاں رہ گئی تھی تم۔۔۔؟ سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟" میں نے اس سے پوچھا

"ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔" وہ یہ کہہ کے اندر آگئی

"تو اتنی دیر کیوں لگا دی۔۔۔؟" میں نے پوچھا

وہ میری بات کا جواب دیے بنا ہی آگے بڑھ گئی

مجھے اسکے ایسے انداز پر حیرانی ہوئی۔۔۔ تانی سیڑھیاں اترتی نیچے آرہی تھیں۔۔۔ انکی نظر رخسانہ پر پڑی

تو وہیں سے گر جیں۔۔۔

"آہ گئی مہارانی۔۔۔۔؟"

رخسانہ رک گئی۔۔۔ اور میں برآمدے میں آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"چھٹی کرنی تھی تو کل بتا کے کیوں نہیں گئی۔۔۔ میں کچھ اور انتظام کر لیتی۔۔۔"

"باجی۔۔۔! گھر پر مہمان آئے ہوئے تھے۔۔۔" اس نے سر جھکا لیا

"مہمان آئے تھے یا جو بھی ہوا تھا۔۔۔ میں تمہیں کام کے پیسے دیتی ہوں۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

رخسانہ چپ ہو گئی

"میں نے زیادہ ہی تمہیں سر چڑھایا ہوا ہے۔۔۔ اگر ٹھیک طرح سے کام نہیں کرنا تو بتا دو میں کوئی اور

ڈھونڈ لیتی ہوں۔۔۔ ایسی خنزے والی نہیں چاہیے مجھے۔۔۔۔" تانی کا غصہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے

رہا تھا

رخسانہ ایسے چپ چاپ کھڑی تھی جیسے تائی کی آواز اسکے کانوں میں پڑ ہی نہ رہی ہو، میں اس کا چہرہ پڑھنے لگی۔۔۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی۔۔۔ کچھ تو ہوا ہے۔۔۔ ورنہ تو اس نے اب تک دس بہانے بنا کے تائی کا غصہ ٹھنڈا کر لیا ہوتا۔۔۔ لیکن وہ خاموش تھی۔

"چل۔۔۔ جا کے کپڑے دھو۔۔۔ دو دن سے ڈھیر لگا ہوا ہے" تائی نے اسے حکم دیا وہ پچھلے صحن کی طرف چلی گئی۔۔۔ میں تائی کے سامنے اسکے پیچھے نہیں جا سکتی تھی اس لیے انکے ادھر ادھر ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

سعیدہ باجی کے جانے کے بعد ایک وہی تورہ گئی تھی جس سے میں دل کی باتیں کر سکتی تھی۔ وہ سعیدہ باجی کے طرح سب سے میرے لیے لڑتو نہیں سکتی تھی لیکن اس سے بات کر کے دل کا بوجھ ضرور ہلکا ہو جاتا۔۔۔ آج تو وہ خود اتنی پریشان لگ رہی تھی۔

میں دادی کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ انھوں نے الماری کھولی ہوئی تھی۔۔۔ "سن بستر کی چادر اور تکیوں کے کور بدل دے۔۔۔ اتنے دن ہو گئے ہیں۔۔۔ تمہیں خود سے تو خیال آئے گا نہیں۔۔۔" وہ بولیں

"جی دادی کر دیتی ہوں۔۔۔" میں بھی الماری کی طرف بڑھی

"ساری چادریں میں نے پیٹی میں رکھوا دی تھیں۔۔۔" انھوں نے بتایا

"ہاں۔۔۔ یاد آیا۔۔۔ چادریں تو دھو کے میں نے پیٹی میں رکھ دی تھیں۔۔۔" میں نے سر کھجایا

"چل جا۔۔۔ تائی سے سٹور کی چابی لے اور لے آ۔۔۔" انھوں نے الماری بند کی

تائی کا نام سن کے میں دادی کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ وہ اس بات سے اچھی طرح سے واقف تھیں کہ تائی آجکل مجھ سے بات نہیں کر رہی تھیں۔۔۔

"اچھا۔۔۔! میں لے دیتی ہوں۔۔۔" وہ بولیں

میں دادی کے پیچھے پیچھے چل پڑی

دوپہر کے کھانے کے بعد تائی اکثر لیٹ جایا کرتی تھیں۔۔۔ اس وقت بھی وہ اپنے کمرے میں لیٹی تھیں۔۔۔ میں باہر برآمدے میں رک گئی اور دادی اندر چلی گئیں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد انھوں نے سٹور کی چابی مجھے پکڑائی۔۔۔ میں سٹور کی طرف چلی گئی اور وہ اپنے کمرے میں۔۔۔

بابا کے گھر کی سیڑھیوں کے عین نیچے سٹور تھا لیکن سٹور کا دروازہ پچھلی جانب تھا۔۔۔ اس طرف کم ہی لوگ جایا کرتے تھے۔۔۔ بس سٹور میں سے کچھ لینا ہوتا تو چکر لگتا۔۔۔

ہاتھ رکھتے ہی مجھے محسوس ہوا کہ دروازہ کھلا ہوا ہے۔ پہلے پہل تو میں یہی سمجھی کہ تائی دروازہ بند کرنا بھول گئی ہیں۔۔۔ لیکن مجھے اندر سے کھسر پھسر کی آواز آنے لگی۔۔۔ میں اندازے لگانے لگی کہ آخر

کون اندر ہوگا۔۔۔ ایسے جاننا مناسب ہے یا نہیں۔۔۔

دروازے سے کان لگا کے سننے کی بھی کوشش کی لیکن ٹھیک طرح سے کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔

میں اسی سوچ میں الجھی تھی اندر جاؤں یا کسی کو بلاؤں یہاں۔۔۔ ایک دم سے دروازہ کھلا۔۔۔

ہماری پڑوسن شاہدہ چاچی کا بیٹا نوید اندر سے برآمد ہوا۔۔۔ مجھ پہ نظر پڑتے ہی اسکے چھکے چھوٹ

گئے۔۔۔ اسکے پیچھے نادیہ باجی کھڑی تھیں۔۔۔ میں انھیں دیکھ کے ٹھٹکی اور مجھے دیکھ کے انکے

رنگ فق پڑ گئے۔۔۔

نوید تو انا فنا دیوار پھلانگ کے نکل گیا۔۔۔ نادیہ باجی اب بھی وہیں تھیں۔۔۔
 "اگر یہ بات تم نے کسی کو بتائی تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔" انھوں نے انگلی کے اشارے سے دھمکی لگائی۔۔۔ میں تو پہلے ہی یہ سب دیکھ کے کانپ رہی تھی۔۔۔ اور زیادہ خوفزدہ ہو گئی۔۔۔
 وہ مجھے گھورتی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔
 میرے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے۔۔۔
 پیٹی سے چادریں نکال کے میں نے سٹور بند کیا کمرے میں آ کے بستر کی چادریں اور تنکیوں کے کور بدل دیے۔۔۔

نادیہ باجی کی اتنی گرمی ہوئی حرکت اپنی آنکھوں سے دیکھ مجھے بہت افسوس تھا۔ ناتو میں کسی کو اس بارے میں بتا سکتی تھی اور نہ ہی خود کچھ کر سکتی تھی۔ میرے دل میں ہول اٹھ رہے تھے کہ اگر میری جگہ کسی اور نے انھیں دیکھ لیا ہوتا تو کیا ہوتا۔۔۔ پورے گھر پہ قیامت ٹوٹ پڑتی۔۔۔ دن دھاڑے۔۔۔ اس طرح ایک اجنبی لڑکا گھر میں گھس آیا۔۔۔ گھر کی پیٹی اپنے ہاتھوں سے ماں باپ کی عزت خاک میں ملاتی رہی۔۔۔ وہ خدا یا۔۔۔
 "یا اللہ اب سب تیرے ہاتھ میں ہے۔۔۔ تو ہی کوئی راستہ دکھا۔۔۔"

میں دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگی

"تجھے کیا سانپ سونگھ گیا۔۔۔؟ رنگ اڑا ہوا ہے۔۔۔" دادی نے میرا چہرہ پڑھا
 "کچھ نہیں۔۔۔ بس ایسے ہی۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔" میں اپنے حواس قابو میں کرنے لگی

"اچھا۔۔۔ یہ پرانی چادریں لے جا۔۔۔ اور ابھی دھو دے۔۔۔ شام تک سوکھ جائیں گی تو سٹور میں رکھ دینا۔۔۔"

میں نے چادریں سمیٹیں اور پچھلے صحن میں آگئی۔۔۔ واشنگ مشین کے شور سے پتا چل رہا تھا کہ رخسانہ نے کپڑے دھونا شروع کر دیے ہیں۔۔۔ میں مشین کے پاس آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔ ادھر ادھر دیکھا لیکن رخسانہ نظر نہیں آئی۔۔۔ میں سمجھی شاید تانی نے کسی اور کام کے لیے بلالیا ہوگا۔۔۔ چادریں بھگونے کے لیے میں ٹب ڈھونڈتے ڈھونڈتے کونے میں پہنچی۔۔۔ وہاں ایک اور ہی منظر تھا۔۔۔

رخسانہ گھٹنوں پہ سر رکھے سسکیاں لے رہی تھی۔۔۔۔۔
میں اسکی طرف لپکی اور اس کے کندھوں سے پکڑ کے بلالیا۔۔۔
"رخسانہ کیا ہوا۔۔۔؟"

اس نے سر اوپر اٹھایا۔۔۔ رورو کے حالت غیر ہو رہی تھی اسکی۔۔۔

"پاگل لڑکی۔۔۔ بتاؤ کیا ہوا۔۔۔؟" میں نے اسے پھر سے بلالیا

"رانی میرا رشتہ ٹوٹ گیا۔۔۔!!" وہ سسکی لے کے بولی

"کیا۔۔۔! کیسے۔۔۔؟" مجھے اسکی بات سن کے صدمہ لگا

وہ پھر سے سسکیاں لینے لگی۔۔۔

میں نے اسے گلے سے لگایا۔۔۔ کافی دیر وہ یونہی روتی رہی اور میں اسے چپ کراتی رہی۔

وہ چپ ہوئی تو میں نے رشتہ ٹوٹنے کی وجہ پوچھی۔۔۔

"سب کچھ اچھا بھلا چل رہا تھا۔۔۔ شفیق بھی خوش تھا۔۔۔ اللہ جانے اچانک کیا ہوا۔۔۔" وہ بتانے لگی۔۔۔

میں غور سے سنتی رہی

"آج صبح ہی میری خالہ آئیں اور کہنے لگیں کہ شفیق مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا اس لیے وہ رشتہ ختم کر رہی ہیں۔۔۔" وہ بولی

"ہیں۔۔۔! ایسے کیسے رشتہ ختم۔۔۔؟"

"ہمارے گھر میں صبح سے ہی قیامت برپا ہے۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔ میں نے تو آج کام پہ بھی نہیں آنا تھا۔۔۔ اتناں نے اس ڈر سے بھیج دیا کہیں تمہاری تائی کام سے نہ نکال دیں۔۔۔۔۔"

"رخسانہ۔۔۔! تم کہتی تھی شفیق اتنا اچھا ہے۔۔۔ تمہاری تو اس سے بات چیت بھی ہوتی تھی۔۔۔ ایک دم سے ایسا کیا ہوا۔۔۔؟"

"مجھے بھی خالہ کی بات پہ یقین نہیں آیا۔۔۔ لیکن جب میں نے شفیق کو فون کیا تو اس نے خالہ کی بات کی تصدیق کر دی۔۔۔" وہ پھر سے رونے لگی

"تم نے اس سے وجہ نہیں پوچھی۔۔۔ کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔۔۔؟"

"پوچھا۔۔۔ سب پوچھا۔۔۔ رونی گرگڑائی۔۔۔ لیکن وہ چپ رہا۔۔۔ کچھ نہیں بولا۔۔۔"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ ضرور کوئی تو وجہ ہوگی۔۔۔" میں سوچنے لگی

"ہاں۔۔۔ ہے وجہ بہت بڑی وجہ ہے۔۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔۔؟"

"اسے کسی اور لڑکی سے پیار ہو گیا ہے۔۔۔ کوئی اور پسند آگئی اسے۔۔۔"

مجھ پہ حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ محبت تو تاحیات رہنے والا جذبہ ہے۔ یہ کیسی محبت ہے آج ایک سے ہوئی تو کل دوسرے سے۔۔۔

"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے رخسانہ۔۔۔! ایسا نہیں ہو سکتا"

"کیسی غلطی فہمی۔۔۔؟ میں نے اسے جب ماں کی قسم دی تو اس نے خود اپنے منہ سے بتایا ہے مجھے۔۔۔۔"

وہ پھر سے رونا شروع ہوئی۔۔۔ میں کافی دیر اسے تسلیاں دیتی رہی۔۔۔

ہم دونوں کے سر پہ کام کا بہت بوجھ تھا۔۔۔ اس لیے اپنے اپنے دکھ بھول کے کام میں لگ گئے۔۔۔ رخسانہ کی حالت مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ ایک تو اتنے بڑے صدمے سے دوچار تھی بے چاری۔۔۔ اوپر سے کام۔۔۔

میں نے جلدی جلدی چادریں دھوئیں۔۔۔ عصر کا وقت ہونے والا تھا۔۔۔ عصر کی نماز کے بعد دادی کے لیے قہوہ بنانا تھا۔۔۔ ذرا سی بھی دیر ہوئی تو کوسنے کا ایک اور بہانا مل جائے گا انھیں۔۔۔

رخسانہ نے اب بھی کپڑوں کا ڈھیر لگایا ہوا تھا۔۔۔ لیکن میں نے اپنا کام ختم کر لیا۔۔۔ جاتے جاتے میں نے اسے گلے لگایا اور تسلی دی کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ مسجد سے اذان کی آواز میرے کان میں پڑی تو میں نے دوڑ لگا دی۔۔۔ چند قدم چل کے ایک دم میرے دماغ میں ایک بات آئی۔۔۔ میں نے رخسانہ کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ وہ پاس آئی

"سن۔۔۔! یہ جو بھی کچھ ہوا ہے اس بارے میں یہاں کسی سے ذکر مت کرنا۔۔۔ کوئی فائدہ نہیں ہے" میں نے اسے مشورہ دیا

"ہاں صحیح کہہ رہی ہوں۔۔۔ ان لوگوں کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔" اس نے میری ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

میں اس کا کندھا تھپتھپا کے مڑی تو سامنے ہی نادیاہ باجی کھڑی تھیں۔۔۔ میں انہیں دیکھ کے چونکی۔۔۔

انہوں نے میری کلانی سے دبوچا اور کونے میں لے گئیں۔۔۔ رخسانہ یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کہا تھا نہ تجھے کسی کے سامنے منہ نہ کھولنا۔۔۔ پر تم باز نہیں آئی۔۔۔ بتا دیا اپنی سہیلی کو۔۔۔" انکی آنکھوں سے آگ برس رہی تھی۔۔۔

"نادیہ باجی۔۔۔ خدا کی قسم میں نے رخسانہ کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔ آپ چاہے تو پوچھ لیں۔۔۔"

میری آواز کانپ رہی تھی

"میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے۔۔۔ بیوقوف سمجھا ہے مجھے۔۔۔؟" وہ چلانے لگی۔۔۔

رخسانہ دور کھڑی یہ سارا منظر تو دیکھ رہی تھی لیکن اصل بات اسے پتا نہیں تھی۔۔۔

"اب دیکھنا تمہارے ساتھ کیا ہوتا ہے۔۔۔" انہوں نے میرا بازو جھٹکا

میرے اوسان خطا ہوئے کہ وہ کرنے کیا والی ہیں۔۔۔

"میں اپنی ماں کی قسم کھا کے کہتی ہوں۔۔۔ میرا یقین کریں۔۔۔" میں گڑگڑائی۔۔۔

وہ جاتے جاتے مڑیں

"جو کچھ تم نے دیکھا ہے۔۔۔ یہ سب ابھی کے ابھی تمہارے سر پہ پڑنے والا ہے۔۔۔ میں جا کے سب کو یہی بتاؤں گی کہ نوید کے ساتھ سٹور میں تم تھی۔۔۔ اور نوید خود اس بات کی تصدیق کرے

گا۔۔۔ پھر میں دیکھتی ہوں۔۔۔ کیسے تمہاری شادی ہوتی ہے۔۔۔ یہاں سے بھی دھکے مار کے نکال دیں تمہیں۔۔۔"

ان سے کچھ بعید نہ تھا۔۔۔ میں ان کے پاؤں پڑ گئی۔۔۔

"خدا را ایسا ظلم نہ کریں۔۔۔ میری زندگی برباد ہو جائے گی۔۔۔"

"تمہیں میں نے وارننگ دی تھی لیکن میری بات تمہیں سمجھ نہیں آئی۔۔۔"

"میں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا آپ خود رخصانہ سے پوچھ لیں۔۔۔"

"اگر ایسی بات ہے تو پھر تم رخصانہ سے کس بات کو چھپانے کا بول رہی تھی۔۔۔؟"

وہ میری طرف دیکھ کے بولیں

"وہ یہ بات نہیں تھی۔۔۔ میرا یقین کریں۔۔۔" میں کھڑی ہو کے بولی

"تو کیا بات تھی۔۔۔؟"

"رخصانہ کا رشتہ ٹوٹ گیا ہے۔۔۔ میں بس اسی بارے میں اس سے کہہ رہی تھی کہ اس بات کا ذکر کسی

سے نہ کرے۔۔۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

"میں نہیں مانتی۔۔۔۔"

"آپ خود رخصانہ سے پوچھ لیں۔۔۔۔"

میں نے رخصانہ کو اشارہ کیا تو وہ ہمارے پاس آ کے کھڑی ہو گئی

"یہ تمہیں کیا بات چھپانے کا بول رہی تھی۔۔۔۔؟" نادیہ باجی اس سے مخاطب ہوئیں

"کچھ نہیں باجی۔۔۔! ایسی تو کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔" رخصانہ ہڑبڑاتے ہوئے بولی

"دیکھا تمہاری سسلی بھی تمہاری طرح جھوٹی ہے۔۔۔۔" نادیاہ باجی پھر سے غصے میں آگئیں

"نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔ رخسانہ صحیح بات بتاؤ۔۔۔ تم کیوں رو رہی تھی۔۔۔ کس لیے پریشان تھی۔۔۔ سب سچ بتا دو۔۔۔ خدارا۔۔۔" میں رخسانہ کے سامنے گڑگڑانے لگی

رخسانہ اس ساری صورت حال سے پریشان ہو گئی۔۔۔ وہ اس شش و پنج میں تھی کہ بتائے یا نہ بتائے۔۔۔ آنکھوں کے اشارے سے وہ مجھ سے سوال کر رہی تھی۔۔۔ میں نے سر بھی ہلایا کہ سب سچ بتا دے لیکن اسے میری بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔

"اب تم دونوں اپنا یہ ڈرامہ بند کرو۔۔۔ اشارے مجھے خوب سمجھ آتے ہیں۔۔۔"

"نادیاہ باجی۔۔۔! آپ کو اللہ کا واسطہ ہے مجھ پہ رحم کریں۔۔۔" میں نے ہاتھ جوڑ لیے

"ٹھیک ہے۔۔۔ اگر تم نے اسے بتایا بھی ہے تو اس بات کا وعدہ کرو تم دونوں یہ بات اپنی حد تک رکھو گی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں یہ بات کسی کو پتا نہیں چلے گی۔۔۔" میں اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"ایسے نہیں۔۔۔ تمہیں میری ایک اور بات بھی ماننی پڑے گی۔۔۔" وہ میری آنکھوں میں دیکھ کے بولیں

"کونسی بات۔۔۔؟ میں آپ کی ہر بات ماننے کو تیار ہوں۔۔۔" میں نے سنجیدہ ہو کے جواب دیا

"سوچ لو۔۔۔ میں کچھ بھی کہوں گی تو تم مان لو گی۔۔۔؟" وہ تصدیق کرنے لگی

"ہاں۔۔۔ میں تیار ہوں۔۔۔ آپ بتائیں کیا کرنا ہے۔۔۔؟" میں نے حامی بھری

"شادی سے انکار کر دو۔۔۔!"

انکی بات کسی تیر کی طرح میرے دل میں جا کے لگی۔۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ میں صحیح کہہ رہی ہوں۔۔۔ اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہوگی۔۔۔"

مجھے میرے کانوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا کہ سچ میں وہ میرا رشتہ ٹڑوانا چاہتی تھیں۔۔۔ اب مجھے اندازہ ہوا کہ وہ کس حد تک مجھ سے نفرت کرتی ہیں۔۔۔

"خدا کا خوف کریں آپ۔۔۔ کیا بگاڑا ہے اس معصوم نے آپکا۔۔۔" رخسانہ جواب تک یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہی تھی پھٹ پڑی

"او۔۔۔ بی بی۔۔۔! اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔ اس معاملے میں مت پڑو۔۔۔ ورنہ اتنی سے کہہ کے ابھی کام سے فارغ کروادوں گی تمہیں۔۔۔" انھوں نے رخسانہ کو بھی معاف نہیں کیا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ نکلوا دیں مجھے کام سے لیکن میں آپکو ایسا ظلم نہیں کرنے دوں گی۔۔۔" رخسانہ نے جواب دیا

"رخسانہ چپ رہو تم۔۔۔ خدا کے لیے۔۔۔" میں نے اسے چپ کرایا

"دیکھو رانی۔۔۔! یہ رشتہ ویسے بھی ٹوٹ جائے گا۔۔۔ جب میں تمہارا بھانڈا پھوڑوں گی تو کوئی بھی تم سے شادی کے لیے رضامند نہیں ہوگا۔۔۔ عین ممکن ہے دادی بھی تمہیں یہاں سے چلتا کر دیں۔۔۔"

اب یہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔ عزت کے ساتھ رشتہ ختم کرنا ہے یا پھر ذلیل ہو کے۔۔۔۔۔؟
انہوں نے پوری طرح مجھے اپنے جال میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

میں ایک ایسے اندھیرے کنوئیں میں جاگری تھی جس میں سے نکلنا ناممکن ہو چکا تھا

"دیکھو رانی۔۔۔! یہ رشتہ ویسے بھی ٹوٹ جائے گا۔۔۔ جب میں تمہارا بھانڈا پھوڑوں گی تو کوئی بھی تم سے شادی کے لیے رضامند نہیں ہوگا۔۔۔ عین ممکن ہے دادی بھی تمہیں یہاں سے چلتا کر دیں۔۔۔

اب یہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔ عزت کے ساتھ رشتہ ختم کرنا ہے یا پھر ذلیل ہو کے۔۔۔۔۔؟
انہوں نے پوری طرح مجھے اپنے جال میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

میں ایک ایسے اندھیرے کنوئیں میں جاگری تھی جس میں سے نکلنا ناممکن ہو چکا تھا
"میں آپکی بات ماننے کے لیے تیار ہوں۔۔۔

"گڈ۔۔۔! لیکن تم یہ کیسے کرو گی۔۔۔؟" نادیرہ باجی بولیں
"دادی سے بات کروں گی۔۔۔"

"دادی۔۔۔ مان جائیں گی؟"

"میں نہیں جانتی لیکن میں بات ضرور کروں گی"

"اگر انہوں نے ڈانٹ کے چپ کرادیا تو۔۔۔؟"

میں خود سوچ میں پڑ گئی۔۔۔ دادی بابا کی وجہ سے مجبور ہو کے میری شادی کروا رہی تھیں۔۔۔ وہ خود

کو نسا اس رشتے میں خوش ہیں۔۔۔ اب بابا تک میری رسائی ممکن نہیں تھی

"خیر۔۔۔! جو بھی کرو۔۔۔ مجھے بس اتنا پتا ہے کہ تم یہ شادی نہیں کر رہی ہو۔۔۔" وہ یہ کہہ کہ وہاں سے چلی گئی

خدایا کس چکر میں پھنسا دیا مجھے۔۔۔ میں اس مصیبت سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈنے لگی۔۔۔
 "رانی تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ کیوں اس لڑکی کی بات مان رہی ہو۔۔۔" نادیاہ باجی کے جاتے ہی
 رخسانہ میرے سر پہ سوار ہو گئی

"کیا کرتی پھر۔۔۔ اور کوئی راستہ نہیں ہے میرے پاس۔۔۔" میری آنکھوں میں بے بسی تھی
 "دیکھو۔۔۔! اس جہنم سے نکلنے کا یہی ایک آخری راستہ تھا تمہارے پاس۔۔۔ شادی ہو جاتی تو زندگی
 سکون میں آ جاتی تمہاری۔۔۔ بیوقوفی میں ایسا کوئی فیصلہ مت کرو جس کے لیے زندگی بھر پچھتا نا
 پڑے۔۔۔" وہ سمجھاتے ہوئے بولی

"رخسانہ۔۔۔! اگر میں نے نادیاہ باجی کی بات نہیں مانی تو اس سے کہیں زیادہ برا ہوگا میرے ساتھ۔۔۔
 میں جانتی ہوں۔۔۔ میں کہیں کی نہیں رہوں گی۔۔۔"
 "ایسی کیا مجبوری ہے تمہاری۔۔۔؟ کیوں اس کنوئیں میں چھلانگ لگا رہی ہو۔۔۔؟" اس نے پوچھا
 میں چپ ہو گئی

"بتاؤ۔۔۔!" اس نے مجھے جھنجھوڑا۔۔۔
 میں نے اسے پیچھے کیا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔
 "بہت غلط کر رہی ہو تم اپنے ساتھ۔۔۔۔۔"
 اسکی آواز میرے کانوں میں پڑی۔۔۔

کروٹیں بدلتے بدلتے رات گزر گئی۔۔۔ مسجدوں سے اذانیں بلند ہوئیں۔۔۔ پر میں ابھی تک اسی پھانسی کے پھندے پہ لٹکی تھی۔۔۔ جس میں نہ موت نصیب ہوتی ہے اور نہ حیات۔۔۔
 دادی نماز کے لیے اٹھ بیٹھیں۔۔۔ میں نے بھی بستر کی جان چھوڑی۔۔۔ اب وقت آگیا تھا کہ میں اس ذات پاک سے کچھ مانگوں۔۔۔

وضو کر کے میں دادی کے ساتھ نماز کے لیے کھڑی ہوئی۔۔۔ دل میں اٹھتے طوفان تھمنا شروع ہوئے۔۔۔ سجدوں میں سکون آنے لگا۔۔۔ امید تھی کہ اب کوئی توراہ نظر آئے گا۔

"اے ذات پاک۔۔۔! میں تیری خاکسار سی بندی ہوں۔۔۔۔۔ آج تک تیرے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے۔۔۔ ہر مصیبت برداشت کی۔۔۔ پر تیرے آگے نہیں گر گڑائی۔۔۔ پر اب ہمت ٹوٹ گئی۔۔۔ برداشت ختم ہو گئی۔۔۔ ریزہ ریزہ ہو کے میں بکھر رہی ہوں۔۔۔ اس کڑے امتحان میں میری مدد کر۔۔۔ تہمت کے گندے چھینٹوں سے میرا پاک دامن بچالے۔۔۔ مجھے راستہ دکھا۔۔۔ مجھ پہ رحم کر۔۔۔۔۔"

میں پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔

نماز سے فارغ ہوئی تو دادی اپنے بستر پہ بیٹھے۔۔۔ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔۔۔ میں سامنے جا کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

انہوں نے مجھے دیکھا تو آنکھ کے اشارے سے پوچھا۔۔۔

"دادی۔۔۔۔۔ مجھے بھی کوئی وظیفہ بتائیں۔۔۔۔۔"

"استغفار کرو۔۔۔ اس سے بہتر کوئی ورد نہیں ہے۔۔۔۔" انھوں نے لب ہلائے

میں پھر سے جائے نماز پہ بیٹھ گئی اور لگا تار ورد کرنے لگی۔۔۔

دن چڑھ چکا تھا اور میں قدرے مطمئن تھی۔۔۔ ابھی تک اس مصیبت سے جان چھڑنے کا کوئی خاطر

خواہ حل میں نے نہیں سوچا تھا لیکن دل کو سکون تھا۔۔۔

ناشتے سے فارغ ہو کے میں نے دادی کو صحن میں چارپائی ڈال دی۔۔۔ وہ وہاں بیٹھ کے حسب معمول

آنے جانے والوں پہ کمنٹری کرتی رہیں۔۔۔۔ رخصانہ بھی کام پہ آچکی تھی۔۔۔۔ لیکن وہ مجھ سے خفا تھی

اس لیے زیادہ بات چیت نہیں ہوئی۔۔۔۔ البتہ نادیاہ باجی دے اشاروں میں مجھ سے پوچھتی رہیں کہ میں

نے رشتہ ختم کرنے کا کیا حل نکالا ہے۔۔۔۔ میں انھیں یکسر نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔

کمرے میں جھاڑو پونچھا لگانے کے بعد میں فرنیچر جھاڑنے لگی۔۔۔ نادیاہ باجی بھی اندر آگئیں

"لگتا ہے تم پہ میری باتوں کا اثر نہیں ہوا۔۔۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا

"تمہارا بھانڈہ پھوڑنا پڑے گا۔۔۔۔" انھوں نے پھر سے دھمکی لگائی۔۔۔

"آپ ایک کام کیوں نہیں کرتیں۔۔۔" میں انکی طرف مڑ کے بولی

"کیا۔۔۔!" میرے انداز پہ وہ چونک سی گئیں

"خود ہی دادی اور بابا سے بات کر لیں۔۔۔ میرے حساب سے آپکی بات کا زیادہ مول ہوگا۔۔۔"

"میں۔۔۔! میں کیوں بات کروں۔۔۔؟"

"تو مجھے بتائیں میں ایسا کیا کروں جو یہ رشتہ ٹوٹ جائے۔۔۔؟"

"یہ میں نہیں جانتی۔۔۔۔!"

"ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔؟"

"کیا۔۔۔؟"

"آپ ایسا کیوں چاہتی ہیں؟"

"مجھے حیرانی ہے کہ تم یہ سوال کر رہی ہو۔۔۔ تمہیں نہیں پتا میں تم سے کتنی نفرت کرتی ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں سمجھ گئی۔۔۔ آپ مجھ سے نفرت کرتی ہیں۔۔۔ تو اس شادی سے آپ کی ہمیشہ

ہمیشہ کے لیے مجھ سے جان چھوٹ جائے گی۔۔۔۔"

"ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔ کافی سمجھدار ہو گئی ہو رانی۔۔۔۔!"

انکے اس انداز پر میں چپ ہو گئی

"نفرت تو میں تم سے بچپن سے کرتی ہوں۔۔۔ لیکن اب وہ نفرت سو گنا بڑھ گئی ہے۔۔۔ کیونکہ جو

رشتہ میرے لیے آیا تھا۔۔۔ وہ تمہاری جھولی میں ڈال دیا گیا۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ تم سکھ کی زندگی

جیو۔۔۔" اپنے سفاک عزائم بتاتے ہوئے انکی آواز تک نہیں کانپی۔۔۔

اس بات کے جواب میں میرے پاس صرف خاموشی تھی اور دل میں ترس۔۔۔ کوئی اتنا سنگ دل

کسیے ہو سکتا ہے۔۔۔

"اب بتاؤ کیا کرنا ہے۔۔۔؟ نوید والا قصہ سب کو سنا دوں؟" انکے لہجے میں ایک شیطانیت تھی

"نادیہ باجی۔۔۔! آپ اگر نوید کو پسند کرتی ہیں تو گھر والوں سے اسکے بارے میں بات کریں۔۔۔ ہو

سکتا ہے اس سے آپ کی شادی ہو جائے۔۔۔"

میری اس بات پہ انکے چہرے کے تیور بدلے۔۔

"تمہارا یہ معصوم سا چہرہ اور پیاری سی آواز ایسی باتوں کے لیے نہیں بنے۔۔۔!!" انھوں نے اپنی انگلیوں سے میرے ٹھوڑی ہلائی۔۔۔

میں پیچھے ہٹی

"میری فکر چھوڑو، اپنے بارے میں سوچو۔۔۔ میں زیادہ وقت نہیں دوں گی تمہیں۔۔۔۔۔" وہ کمرے سے چلی گئیں

انھوں نے غصے میں سہی لیکن ایک راستہ ضرور دکھا دیا تھا۔۔۔

"اس کھنکھتی آواز کو کیوں پردوں میں چھپا رکھا ہے۔۔۔"

میرے خیالوں میں کسی کا ایک جملہ گردش کرنے لگا

رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ دادی کے خراٹے صاف بتا رہے تھے کہ وہ گہری نیند میں ہیں۔۔۔

میں بنا شور کیے کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔ نادیہ باجی کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔ مجھے یقین

تھا کہ وہ جاگ رہی ہوں گی۔۔۔ اور ویسا ہی ہوا۔۔۔ انھوں نے دروازہ کھولا۔۔۔ مجھے سامنے پا کر

چونکیں۔۔۔

"مجھے آپ کی مدد چاہیے۔۔۔!" میں فوراً بولی

"کیسی مدد۔۔۔؟" انھوں نے تیوری چڑھائی

"مجھے اندر آنے دیں۔۔۔ پھر بتاتی ہوں۔۔۔" میں نے کہا

"ہاں اب بولو۔۔۔ اس وقت کیوں میرے سر پہ سوار ہو گئی ہو۔۔۔؟" اندر داخل ہوتے ہی وہ بولیں

"سعدیہ باجی سے میری بات کروائیں۔۔۔ میں نے آنے کا مدعا بیان کیا
"واٹ۔۔۔!! تم سعدیہ کو یہ سب بتانا چاہتی ہو؟" انکی آنکھیں پھیل گئیں

"آپ بے فکر رہیں۔۔ میں سعدیہ باجی کو اس پورے معاملے کی بھنک نہیں پڑنے دوں گی۔۔۔"
دیکھو اگر تم اصل بات نہیں بتاؤ گی تو میں بھی بات نہیں کراؤں گی۔۔۔" انھوں نے بھنوائیں
چڑھائیں

"اس دن مجھ سے ارسل نے پوچھا تھا کہ اگر مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض ہے تو بتا دوں۔۔ وہ
اپنے طور سے یہ رشتہ ختم کر دے گا۔۔۔" میں نے اپنی ملاقات کا بتایا
"اوہ۔۔۔ تو سعدیہ نے تمہیں اس سے ملوایا تھا۔۔۔" صاف لگ رہا تھا کہ یہ بات انھیں کتنی ناگوار
گزری

"جی ملوایا تھا۔۔۔ عین ممکن ہے کہ سعدیہ باجی کے پاس انکا یا انکے خاندان والوں میں سے کسی کا
نمبر ہو۔۔۔"

"بہت تیز ہو تم۔۔۔ خود کو اس چکر سے نکلانے کے لیے تم اسے بیچ میں لا رہی ہو۔۔۔"
"میں کسی کو بیچ میں نہیں لا رہی۔۔۔ انھوں نے یہ رشتہ اپنی خالہ کی وجہ سے قبول کیا تھا۔۔ اگر میں منع
کردوں گی تو مجھے یقین ہے وہ یہیں پہ یہ بات ختم کر دیں گے۔۔۔" مجھے تسلی تھی
"اور اگر سعدیہ نے تمہیں نمبر نہیں دیا تو۔۔۔؟"

"آپ بے فکر ہیں وہ ضرور دے دیں گی۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ میں اس سے تمہاری بات کرادیتی ہوں لیکن تم نے اگر اسے میرے بارے میں کچھ بھی بتایا تو یاد رکھنا اچھا نہیں ہوگا"

میں نے سر ہلایا۔۔۔

انھوں نے سعدیہ باجی کا نمبر ڈائل کیا اور فون کا لاؤڈ سپیکر آن کر دیا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔!" سعدیہ باجی نے کال انڈکٹی

"سعدیہ باجی۔۔۔۔! میں رانی۔۔۔۔"

"اوہ۔۔۔۔ میری جان کیسی ہو۔۔۔۔؟ سب خیریت ہے نا۔۔۔۔؟" وہ خوش ہو کے بولیں

"ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔۔۔؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔ اس وقت کیسے یاد کیا۔۔۔۔ وہ بھی نادیہ کے فون سے۔۔۔۔؟" انکے دل میں یہ بات کھٹکی

"بس آپ کی یاد آرہی تھی۔۔۔۔ نادیہ باجی نے بات کرادی۔۔۔۔"

"سب سمجھتی ہوں۔۔۔۔ اصل بات بتاؤ۔۔۔۔ چکر کیا ہے۔۔۔۔؟" وہ میری باتوں کے جال میں پھنسنے والی نہیں تھیں

"مجھے آپ سے ایک کام ہے چھوٹا سا۔۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔ ہاں بتاؤ۔۔۔۔"

"آپ کے پاس انکا نمبر ہے۔۔۔۔۔؟"

"انکا۔۔۔؟ کن کا۔۔۔؟"

"ارسل۔۔۔۔" میری آواز کا نپنے لگی

"او۔۔۔۔ او۔۔۔۔ اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ ہماری رانی تو اب بڑی ہو گئی ہے۔۔۔" وہ چھپرے لگیں
میں چپ ہو گئی

"خیر تو ہے نا۔۔۔؟"

"جی۔۔۔! بس ایسے ہی۔۔۔ میں ایک بار ان سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔"

"کیا بات کرنی ہے پہلے مجھے بتاؤ۔۔۔"

میں پھر سے چپ ہو گئی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ اچھا مت بتاؤ۔۔۔ لیکن میرے پاس اسکا نمبر نہیں ہے۔۔۔" وہ بولیں

میری امید ٹوٹ گئی۔۔۔ نادیدہ باجی نے بھی تیوری چڑھالی

"ہاں۔۔۔ یاد آیا۔۔۔ اسکی خالہ زاد سونیا کا نمبر ہوگا شاید۔۔۔ مجھے فون میں چیک کرنے دو۔۔۔"

میری جان میں جان آئی۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

"مل گیا نمبر۔۔۔ لیکن ابھی تو رات کے بارہ بج رہے اس وقت بات کرنا مناسب نہیں ہے۔۔۔ میں

کل اس سے بات کر کے نمبر لے دوں گی۔۔۔"

میں اور نادیدہ باجی خوش ہو گئے۔۔۔ چلو کل تک نمبر تو آجائے گا

"ٹھیک ہے میں کل دوبارہ آپ سے بات کر لوں گی۔۔۔" میں نے کہا

"میں نادیدہ کے نمبر پہ میسج کر دوں گی تم اس سے نمبر لے لینا۔۔۔" وہ بولیں

"جی۔۔۔!"

"نادیہ سے میری بات کراؤ۔۔۔" وہ بولیں

لیکن نادیہ باجی ان سے بات نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

"وہ تو شائد سو گئی ہیں۔۔۔" میں نے بہانہ کیا

"اچھا۔۔۔! چلو میں کل بات کروں گی۔۔۔" وہ بولیں

میں نے فون بند کیا

"بڑی شاطر ہو تم یار۔۔۔ میں تو سمجھتی تھی اویں پاگل سی ہو۔۔۔" نادیہ باجی نے ٹوٹ کیا۔۔۔

میں بنا کوئی جواب دیے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔

ایک اور رات بھی جیسے کیسے کٹ گئی۔۔۔ صبح ہوتے ہی میرے دل میں بار بار ایک ہی بات آرہی تھی

سعیدہ باجی سے جھوٹ بول کے میں نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ لیکن میرے پاس اور کوئی راستہ بھی نہیں

تھا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

رخسانہ کا رویہ میرے ساتھ جوں کا توں تھا۔۔۔ لاکھ کوشش کے باوجود وہ میری بات سننے کو راضی

نہیں تھی۔ میں اسکی جگہ ہوتی تو ایسے ہی کرتی۔۔۔ لیکن اسے میں اپنی مجبوری بھی تو نہیں بتا سکتی کہ کونسی

تلوار میرے سر پہ لٹک رہی ہے۔۔۔

عصر کے بعد رخسانہ پچھلے صحن کی صفائی میں لگی تھی۔۔۔ میں اپنے کام ختم کر کے اسکے پاس پہنچی۔۔۔

اس نے مجھے نظر انداز کیا۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔ مان جاؤ نا۔۔۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا
میں نے اسکے ہاتھ سے جھاڑو کھینچا اور زبردستی اسکے گلے لگ گئی۔۔۔

وہ مجھ پیچھے کرتی رہی لیکن میں نے بھی ٹھان لی کہ اسے منا کے ہی رہوں گی۔۔۔ کافی دیر کی تگ دو کے بعد بلاخر وہ بات کرنے لگی۔۔۔

"رانی۔۔۔! ایک میں ہوں رشتہ ٹوٹنے پہ مر رہی ہوں اور ایک تم ہو خدا خدا کر کے قسمت کھلنے والی تھی لیکن تم اتنی بڑی بے وقوفی کر رہی ہو۔۔۔"

"میں سمجھتی ہوں۔۔۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔ لیکن تمہیں میری حالت کا بالکل اندازہ نہیں ہے کہ میں کن حالات سے گزر رہی ہوں۔۔۔ میرے لیکن یہ سب آسان نہیں ہے۔۔۔ لیکن اور کوئی راستہ نہیں بچا۔۔۔"

"چل۔۔۔! اگر تو مجھے کچھ سمجھتی ہے تو بتا۔۔۔ آخر ایسی کیا وجہ ہے جو تم نادیہ کے کہنے پہ رشتہ ختم کرنے پہ تل گئی ہو۔۔۔" اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

"میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔۔۔ کیوں کہ اگر وہ بات نکلی تو پھر میری بربادی پکی ہے۔۔۔۔۔"

"کیوں پریشان کر رہی ہو مجھے۔۔۔ میں کسی اور کو نہیں بتاؤں گی۔۔۔ ایک بار اعتبار کر کے تو دیکھو۔۔۔"

"مجھے اعتبار ہے تم پہ۔۔۔ لیکن اپنی قسمت پہ اعتبار نہیں ہے۔۔۔ اس لیے جو چیز میں نے اپنے اندر دفن کی ہے اسے دفن رہنے دو۔۔۔"

وہ میری آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

میں نے نظریں جھکا لیں،۔۔۔

"کاش۔۔۔! سعدیہ یہاں ہوتی۔۔۔ وہ ضرور تمہیں اس مسئلے سے نکال لیتی۔۔۔" وہ بولی

"کل رات میری بات ہوئی تھی ان سے۔۔۔" میں نے اسے بتایا

"ہیں۔۔۔! سچی۔۔۔ تو تم نے بتایا انہیں نادیہ کے بارے میں۔۔۔" وہ خوش ہو کے بولی

"نہیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ پاگل۔۔۔ وہ کچھ نہ کچھ ضرور کرتی تمہارے لیے۔۔۔"

"اس وقت کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔"

"تم بتاتی تو سہی۔۔۔"

"کیسے بتاتی۔۔۔ نادیہ باجی پاس بیٹھی تھیں۔۔۔ انہی کے فون سے تو میں نے بات کی ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔ نادیہ نے تمہاری بات کروائی۔۔۔" اسکے ماتھے پہ سوالیہ نشان بن گیا

"ہاں۔۔۔ میں نے ہی کہا تھا انہیں۔۔۔"

اسے اپنے کانوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"اب میری پریشانی بڑھ رہی ہے۔۔۔ نادیہ کیوں یہ سب کر رہی ہے۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔" وہ سچ مچ

بہت پریشان ہو گئی

"رانی۔۔۔! نادیہ باجی کی آواز میرے کان میں پڑی

خدا یا خیر۔۔۔ اب پھر سے انھوں نے اگر مجھے رخسانہ کے ساتھ دیکھ لیا تو ایک نئی مصیبت گلے پڑ جائے گی۔۔۔ میں نے رخسانہ کو وہیں چھوڑا اور خود بھاگتی ہوئی انکے پاس جانے لگی۔۔۔ تب تک وہ پچھلے صحن میں داخل ہو چکی تھیں۔۔۔

"جی۔۔۔!" میں پاس جا کے بولی

"سعدیہ نے نمبر بھیج دیا ہے۔۔۔" ان نظریں موبائل کی سکرین پہ تھیں
میں نے سر ہلایا

"ابھی بات کرو گی۔۔۔؟" وہ پوچھنے لگیں

"جیسے آپ کہیں۔۔۔۔" میں نے انکی طرف دیکھا

"ابھی کر لو۔۔۔ تاکہ جلدی سے جان چھوٹے تمہاری۔۔۔" وہ میری آنکھوں میں دیکھ کے بولیں
میں نے سر جھکا لیا۔۔۔

میں نے حامی تو بھر لی تھی کہ اس سے بات کروں گی۔۔۔ لیکن میرے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے۔۔۔ کیا بات کروں گی۔۔۔ کہاں سے شروع کروں گی۔۔۔ میں اپنے آپ میں الجھ سی گئی۔۔۔

"میں نمبر ڈائل کر رہی ہوں۔۔۔ تیار ہو جاؤ۔۔۔"

میری سانسیں رکنے لگیں۔۔۔

"آپ فون سپیکر پہ مت کجیے گا" میں نے درخواست کی

"کیوں۔۔۔"

"میں نہیں چاہتی رخسانہ کو پتا چلے۔۔۔"

رخسانہ کچھ ہی فاصلے پہ صفائی کر رہی تھی۔ لیکن اسکا پورا دھیان ہماری طرف تھا
نادیہ باجی کو میری بات میں دم نظر آیا۔۔ اس لیے انھوں نے سپیکر بند کر دیا۔۔۔
کال اٹنڈ ہوئی۔۔ میں نے فون کان سے لگایا

"ہیلو۔۔۔!" ایک بھاری بھر کم آواز میرے کان میں پڑی۔۔۔

میرے اندر جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ نادیہ باجی اشارے کر رہی تھیں کہ میں بات کروں
"ہیلو۔۔۔! کون بات کر رہا ہے۔۔۔" وہ پھر سے بولا

میں بدستور خاموش رہی

"بات نہیں کرنی تو میں بند کر رہا ہوں۔۔۔۔" وہ اکتا کے بولا

"میں۔۔۔ میں بات کر رہی ہوں۔۔۔۔" میں نے بامشکل لب کھولے۔۔۔

"میں کون۔۔۔۔!" وہ میری آواز پہچاننے لگا۔۔۔

میں خاموش ہو گئی

"آپ۔۔۔ رانی۔۔۔! بات کر رہی ہیں۔۔۔۔" www.urdu novels mania.com

اس نے مجھے کیسے پہچان لیا۔۔۔ میری دھڑکنیں تیز ہوئیں۔۔۔

"بتائیں،۔۔۔ نا۔۔۔ ایسی کھنکھتی آواز تو صرف انھی کی ہے۔۔۔" شائد اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ میں

ہوں

"جی۔۔۔!" میں نے جواب دیا

"زہے نصیب۔۔۔ آپ نے مجھے کیسے یاد کیا" اس نے ایک گہری سانس لی۔۔۔

اسکی سانس میری روح کے اندر تک سرایت کرنے لگی
 "آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔۔" میرا پورا جسم لرز رہا تھا
 "جی۔۔ حکم کریں آپ۔۔۔" وہ بولا
 میں پھر سے گونگی ہو گئی۔۔۔

کیسے کہوں۔۔۔ مجھے تم سے نجات چاہیے۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔ تمہارا ساتھ میرے نصیب میں ہے
 ہی نہیں۔۔۔ کیسے کہوں میں کس مشکل میں ہوں۔۔۔ اس مشکل کی وجہ بھی تم ہو اور نجات بھی تم سے
 ممکن ہے۔۔۔

"زہے نصیب۔۔۔ آپ نے مجھے کیسے یاد کیا" اس نے ایک گہری سانس لی۔۔۔
 اسکی سانس میری روح کے اندر تک سرایت کرنے لگی
 "آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔۔" میرا پورا جسم لرز رہا تھا
 "جی۔۔ حکم کریں آپ۔۔۔" وہ بولا
 میں پھر سے گونگی ہو گئی۔۔۔

کیسے کہوں۔۔۔ مجھے تم سے نجات چاہیے۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔ تمہارا ساتھ میرے نصیب میں ہے
 ہی نہیں۔۔۔ کیسے کہوں میں کس مشکل میں ہوں۔۔۔ اس مشکل کی وجہ بھی تم ہو اور نجات بھی تم سے
 ممکن ہے۔۔۔

میری مسلسل خاموشی پہ وہ بولا

"آپ بتائیں۔۔۔ کیا بات کرنی ہے۔۔۔؟"

نادیہ باجی میرے سر پہ سوار کھڑی اشارے کر رہی تھیں

"میں۔۔۔!۔۔۔"

پھر سے الفاظ نے ساتھ چھوڑ دیا

"جی۔۔۔ جی۔۔۔! میں سن رہا ہوں"

"میں آپ سے کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

میں رک گئی۔۔۔

"اب بول بھی دیں۔۔۔۔ کتنا بڑپانا ہے اور۔۔۔؟"

"میں یہ شادی نہیں کر سکتی۔۔۔۔!"

ایک سسکی گلے میں اٹک سی گئی۔۔۔۔ سانسیں پل بھر کے لیں تھم سی گئیں

"رانی۔۔۔! یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔ تم پاگل ہو گئی۔۔۔ اوہ میرے خدایا۔۔۔۔"

نادیہ باجی ایک دم سے چلانا شروع ہوئیں۔۔۔ اور میرے ہاتھ سے فون پکڑ لیا۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔! آپ اسکی بات بالکل نہ سنیں۔۔۔ یہ تو پاگل ہے۔۔۔ شادی سے پہلے سب کسی نہ

کسی کو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔ یہ بھی کرتی ہے۔۔۔۔ پر اب تو رشتہ پکا ہو گیا ہے۔۔۔۔"

نادیہ باجی جھوٹ موٹ کا روتے ہوئے۔۔۔ واویلہ مچا رہی تھیں۔۔۔ اور اس کو پتا نہیں کون کون سی

جھوٹی کہانیاں سن رہی تھیں۔۔۔ میری سمجھ سے باہر تھا کہ اس طرح کا ڈرامہ کر کے وہ کیا ثابت کرنا

چاہ رہی ہیں۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا کہ اس نے آگے سے کیا جواب دیا۔۔۔ لیکن نادیاہ باجی لگا تار بولتی جا رہی تھیں
 "خدارا۔۔۔! آپ اسکی نادانی پہ رشتہ مت ختم کیجئے گا۔۔۔ میں ابھی اپنے گھر والوں سے بات کرتی
 ہوں۔۔۔ ہم لوگ اسے سمجھائیں گے۔۔۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔"

انھوں نے فون کاٹ دیا
 "رانی۔۔۔! یہ تم نے کیا کر دیا۔۔۔ دادی۔۔۔!۔۔۔ امی۔۔۔ یہ دیکھیں۔۔۔ آپکی لاڈلی نے کیا
 کر دیا۔۔۔"

وہ شور مچاتی وہاں سے چلی گئیں
 میرے تو حواس بے قابو ہونے لگے۔۔۔ یہ سارا ڈرامہ کیا ہے۔
 "کیا۔۔۔ ہے یہ سب۔۔۔ یہ اتنا چلا کیوں رہی ہے۔۔۔؟" رخسانہ پاس آگئی۔۔۔
 میں بس اسکا چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔ کوئی جواب نہیں تھا میرے پاس۔۔۔ لیکن ایک بات کا مجھے یقین تھا
 کہ نادیاہ باجی بہت بڑا بم پھوڑنے والی ہیں۔۔۔
 "رخسانہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" www.urdu novels mania.com

میں خوفزدہ ہو کے بولی
 "ہوا کیا ہے۔۔۔ مجھے بتاؤ تو سہی۔۔۔"
 اسکی آنکھوں میں حیرانی اور پریشانی کے آثار تھے
 اس سے پہلے کہ میں کچھ کہہ پاتی۔۔۔ دادی کی اونچی اونچی آوازیں میرے کان میں پڑیں۔۔۔ اور دیکھتے
 ہی دیکھتے وہ پچھلے صحن میں آگئیں

"بد ذات۔۔۔۔ کیسینی۔۔۔۔ تجھے ذرا شرم نہیں آئی۔۔۔ کیا کیا یہ تو نے۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھوں سے مجھے پیٹنے لگیں۔۔۔

"ہائے۔۔۔ ہائے۔۔۔ میں تو اسے معصوم سمجھتی تھی۔۔۔ کیا کانڈھ کر دیا۔۔۔ تو بہ تو بہ۔۔۔"

بتائی بھی آگئیں

دادی بنادیکھے مجھ پہ تھپڑوں کی بارش کر رہی تھیں۔۔۔ انکے منہ سے گالیاں اور بد دعائیں نکلتی رہیں "خاندان کی عزت خاک میں ملا دی۔۔۔ ہم نے یتیم سمجھ کے اس کا خیال رکھا اس نے ننگا کر دیا ہمیں۔۔۔"

محلے بھر میں انکی آوازیں گونجنے لگیں۔۔۔

دادی نے بال نوچنا شروع کر دیا۔۔۔ میں خود کو سنبھال نہیں پائی وہیں فرش پہ بیٹھ گئی۔۔۔ میری نظر نادیدہ باجی پہ پڑی۔۔۔ جو دور کھڑی اس سارے منظر کا مزہ لے رہی تھیں۔۔۔ شیطانی مسکراہٹ ان کے چہرے پہ تھی۔۔۔

دادی کا جوش اور غصہ تھمے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔ رخصانہ نے چھڑانے کی کوشش کی تو وہ اسے بھی شروع ہو گئیں

"نادیہ۔۔۔ پہلے تو اس لڑکی کو نکال یہاں سے۔۔۔ ابھی کے ابھی۔۔۔ ساری بربادی کی جڑیسی لڑکی ہے۔۔۔ اس کی نقش قدم پہ چل کے آج اس نے یہ بربادی کی ہے۔۔۔۔۔"

ننادیہ باجی رخسانہ کو بازو سے پکڑ کے وہاں سے لے گئی۔۔۔

دادی نے میر کلائی سے پکڑا اور سامنے والے صحن میں لے آئیں۔۔۔۔۔ آس پاس کی عورتیں بھی گھر میں جمع ہونے لگیں۔۔۔ میری سوتیلی ماں اور بہنیں بھی یہ سار تماشہ دیکھنے کے لیے آ گئے۔۔۔۔۔ "یہ سب تو پہلے سے جانتی تھی تو بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔۔؟"

دادی نے نادیدہ باجی سے پوچھا

"دادی۔۔۔۔۔! میں تو اسے کئی دن سے سمجھا رہی تھی کہ نوید اچھا لڑکا نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ کبھی تم سے شادی نہیں کرے گا۔۔۔ لیکن اسے اس پہ یقین تھا۔۔۔۔۔ کل تو حد ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ میں نے جو منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔۔۔ دل کر رہا تھا زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں۔۔۔۔۔ میرا تو ہاتھ بھی اٹھ گیا تھا اس پہ۔۔۔۔۔"

ایک اور جھوٹی کہانی وہ رورو کے سب کو سنارہی تھیں۔۔۔۔۔ جس مصیبت سے بچنے کے لیے میں نے یہ سب کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ میرے سر پہ پڑ ہی گئی۔۔۔۔۔ میرے چہرے پہ موت کی زردی تھی۔۔۔۔۔ "بد بخت۔۔۔۔۔ ناک کے نیچے تو یہ سب کر رہی تھی۔۔۔۔۔"

دادی چلاتی رہیں

"نادیدہ۔۔۔۔۔! کاش تو پہلے بتا دیتی اس لڑکی کے کروتوت تو ان شریفوں کو ہم ایسے ذلیل تو نہ کرتے۔۔۔۔۔"

تھک کے دادی چار پائی پہ بیٹھ گئیں

"ارے دادی۔۔۔ کیا بتاؤں۔۔۔ میں اسکی عزت آپ سب کے سامنے اچھانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے کونے کھدروں میں اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔ کل کی بات ہے آدھی رات تک میں اسے اپنے کمرے میں سمجھاتی رہی ہوں کہ اب رشتہ پکا ہو گیا ہے غلط حرکتیں چھوڑ دو۔۔۔ اس نے وعدہ بھی کیا تھا کہ نوید کے ساتھ مزید تعلق نہیں رکھے گی۔۔۔"

اللہ جانے کہاں سے وہ اتنے جھوٹے قصے بنا رہی تھیں
 "آپکو میری بات کا یقین نہیں ہے تو سعدیہ کو ابھی فون کریں۔۔۔ اس نے کل رات ارسل کا نمبر مانگا اس سے۔۔۔ میں تو اس بات پہ چپ ہو گئی کہ چلو ارسل سے بات کر کے گی تو نوید جیسے گھٹیا لڑکے کو بھول جائے گی۔۔۔"

"ہائے۔۔۔! میرا خدا۔۔۔ مجھے موت دے دے۔۔۔ مر جانا چاہتی ہوں میں۔۔۔ ایسی ذلت کی زندگی نہیں جی سکتی"

دادی اپنا دوپٹا پھیلا کے دعائیں مانگنے لگیں
 "تو نے بات ہی کیوں کرائی اسکی۔۔۔؟ مجھے تو بتایا ہوتا۔۔۔"

تانی محلے کی عورتوں اور بچوں کو باہر نکال کے نادیہ باجی سے بولیں
 "امی۔۔۔ مجھے کیا پتا تھا اس نے اس بیچارے سے ایسی بات کرنی ہے۔۔۔ سعدیہ نے جیسے نمبر بھیجا تو میں اسکے پاس آئی۔۔۔ نمبر ڈائل کر کے دیا۔۔۔ پاس کھڑے ہو کے بات کر رہی تھی۔۔۔ ایکدم سے یہ اس سے کہنا شروع ہوئی کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔۔۔ آپ سے شادی نہیں کرنا

چاہتی۔۔۔ یہ رشتہ ختم سمجھیں۔۔ اسکی ایسی باتیں سن کے میرے تو پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔۔۔"

جھوٹی کہانی اور جھوٹا رونا

"میری بچی،۔۔! تو کیوں رو رہی ایسی بد ذات کے لیے۔۔۔ تو تو اسکا بھلا کرنا چاہتی تھی۔۔۔"

تانی نے بیٹی کو سینے سے لگایا

میں جوں کی توں دیوار سے ٹیک لگائے یہ سب دیکھتی رہی۔۔۔ کیا بولوں میں۔۔۔ کیا صفائی پیش کروں۔۔۔ اس وقت میرا ہر سچ جھوٹ ہو جائے گا۔۔۔ کوئی میری بات پہ یقین نہیں کرے گا۔۔۔ میں تہمت کے جس داغ سے بچنا چاہتی تھی وہ ویسے ہی میرے دامن پہ لگ چکا تھا۔۔۔

میں حیران تھی کہ دادی، تانی، اور نادیاہ باجی کے اس ڈرامے میں نہ تو میری بہنوں نے ساتھ دیا اور نہ ہی میری سوتیلی ماں کچھ بولیں۔۔۔ وہ بس سیڑھیوں میں کھڑی یہ سب دیکھتی رہیں۔۔۔

یہ ڈرامہ شام ہونے تک ایسے ہی زور شور سے چلتا رہا۔۔۔ اور جیسے ہی تایا اور بابا کے گھر آنے کا وقت ہوا۔۔۔ اس میں اور زیادہ شدت آگئی۔۔۔

اور تبھی میری سوتیلی ماں نیچے آئی اور دادی سے بولی

"ماں جی۔۔۔ اس لڑکی نے کچھ کیا ہے یا نہیں۔۔۔ اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتی لیکن آپ کا یہ رونا دھونا لوگوں کے کانوں تک ضرور پہنچ رہا ہے۔۔۔ آپ کیوں اپنے ہاتھوں سے رہی سہی عزت اتار رہی ہیں۔۔۔ یہ بات جتنا آپ دبا نہیں گی اتنا ہی سب کا بھلا ہے۔۔۔"

دادی کے دل کو انکی بات لگی۔۔۔ انھوں نے تانی اور نادیاہ باجی کو خاموش کرایا

سب کے نظریں مجھ پہ تھیں اور میں ملزم کے کٹہرے میں سر جھکانے کھڑی تھی
 "نادیہ جو کچھ کہہ رہی یہ سچ ہے۔۔۔۔۔؟"

تایا نے پوچھا
 میں نے نفی میں سر ہلایا
 "اف۔۔۔! توبہ۔۔۔ کتنی جھوٹی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔۔"

نادیہ باجی کھڑی ہو کے بولیں
 "نادیہ۔۔۔ تم نے جو بولنا تھا بول چکی ہو،۔۔۔ اب اسکی باری ہے۔۔۔ بنا اسکی بات سننے کوئی فیصلہ
 نہیں لیا جاسکتا۔۔۔"

تایا نے اسے گھورا
 بابا بھی وہاں سر جھکانے بیٹھے تھے۔۔۔ ضرور پچھتا رہے ہوں کہ خدا نے کیسی بیٹی انکے نصیب میں لکھ
 دی ہے

"دیکھو۔۔۔! میں خود بیٹیوں والا ہوں۔۔۔۔۔ تم سے ایسے سوال پوچھتے ہوئے میرا ضمیر مجھے ملامت
 کر رہا ہے۔ لیکن صورت حال ایسی ہے کہ یہ سب پوچھنا میری مجبوری بن گئی ہے۔ تمہارا نوید کے
 ساتھ کوئی تعلق ہے یا نہیں۔۔۔۔۔؟"

تایا سے ایسا سوال سننے سے پہلے میں مریوں نہیں گئی
 میں نے ایک بار پھر نفی میں سر ہلایا

"نادیہ نے تمہیں اور اس لڑکے کو سٹور میں دیکھا ہے۔۔ کیا سچ نہیں ہے۔۔۔"

میرا سر پچھ سے نفی میں ہلا۔۔۔

"تم نے سعدیہ سے ارسل کا نمبر مانگا تھا۔۔۔؟"

اس بار میں نے اثبات میں سر ہلایا

"کیوں۔۔۔؟"

میں چپ رہی۔۔۔

"بابا۔۔! آپکو بتایا تو ہے اس نے سعدیہ سے دھوکے سے نمبر لیا اور میرے فون سے اس بیچارے

سے بات کی اور بولی کہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

نادیہ باجی پھر سے بولیں

"کیا نادیہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔؟"

تایا نے پوچھا

میں نے پھر سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"لو بھائی صاحب۔۔! اب بچتا کیا ہے۔۔۔ میری بیٹی کی ساری باتیں سچ ثابت ہو رہی ہیں۔۔۔ مزید

کچھ کہنے اور سننے کو باقی نہیں ہے۔۔۔۔"

تایا بابا سے مخاطب تھے۔۔

"ہائے۔۔، اب ہم عارفہ کو کیا جواب دیں گے۔۔۔ میں تو سوچ سوچ کے مر رہی ہوں۔۔۔"

تائی کی کمنٹری شروع ہوئی

"میں نے کہا تھا۔۔۔ کہا تھا کہ مت شادی کراؤ اسکی۔۔۔ لیکن کون سنتا ہے میری۔۔۔"

دادی تسبیح ہلاتے ہوئے بولیں

"بھائی صاحب۔۔۔! جو بھی کرنا ہے۔۔۔ سوچ سمجھ کے کریں۔۔۔ کہیں جلد بازی میں غلط قدم نہ اٹھ جائے۔۔۔"

سوتیلی امی تایا سے بولیں

بابا کی حالت مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ دور کھڑے میں انکا درد محسوس کر رہی تھی۔۔۔ کیا کرتی کچھ نہ کر کے بھی میں آج اس حالت میں تھی۔۔۔ پوری زندگی سر جھکا کے گزار رہی۔۔۔ لیکن آج یہ صلہ مل رہا ہے۔

"بھائی۔۔۔ اس طرح سر جھکا کے بیٹھنے سے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ کوئی نہ کوئی فیصلہ تو کرنا پڑے گا"

تایا پھر سے بولے

بابا میرے سامنے آ کے کھڑے ہو گئے۔۔۔ میں نے سر اٹھا کے انکے چہرے پہ نظر دوڑائی۔ میں ایسی بے بس بیٹی تھی جسے یقین تھا کہ اور کوئی میرے بے گنہائی تسلیم کرے نہ کرے لیکن میرا باپ ضرور کر کے گا۔۔۔ انکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔ اور ان آنکھوں میں پیار تھا یا نفرت میں سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔ پل بھر کے لیے میں سب بھول گئی۔۔۔ انکے چہرے میں اپنے لیے احساس اور محبت ڈھونڈنے لگی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔ اس آخری امید نے بھی دم توڑا۔۔ ایک زوردار چانٹا مجھے یہ بات سمجھا گیا کہ جھوٹ کہتے ہیں دنیا والے۔۔ کہ ماں باپ چہرہ دیکھ کے اولاد کی سچائی پڑھ لیتے ہیں۔۔۔ وہ چانٹا نہیں۔۔ ایک بیٹی کی موت تھی۔۔۔ میں سیدھی فرش پہ جاگری۔۔۔

ان سے مجھے زیادہ امیدیں نہیں تھیں لیکن پھر بھی ہمیشہ ایک باپ ضرور نظر آتا تھا۔۔ اور آج وہ اس باپ کا گلا گھونٹ کے وہاں سے چلے گئے۔۔۔ جب سے نادیاہ باجی کا ڈرامہ شروع ہوا میں ایک پل کے لیے نہیں روئی۔۔ نہ جانے کونسا بھرم تھا۔۔ جس نے مجھے ٹوٹنے نہیں دیا تھا۔۔ پر اب سب ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

ایک درد بھری آہ میرا گلا چیرتی ہوئی چیخ کی صورت میں باہر آئی۔۔ ایک ایسی چیخ جو بچپن سے میرے اندر قید تھی۔۔ جسے میں نے کبھی باہر نہیں نکلنے دیا۔۔ پر آج وہ سارے بند توڑ کے باہر آگئی تھی۔۔۔

ناجانے رات کا کونسا پہر تھا۔۔ میں برآمدے کے فرش پہ ٹانگیں پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔ سب کچھ لٹوا کے ہر امید مار کے۔۔ کیوں میں اب بھی زندہ تھی۔۔ موت کیوں نہیں آئی۔۔۔ سانسیں کیوں چل رہی ہیں۔۔۔ میں خود سے سوال پوچھنے لگی۔۔۔

"کیسا لگ رہا ہے؟"

نادیاہ باجی کی آواز میرے کانوں میں پڑی

"کیا ملا یہ سب کر کے۔۔۔؟"

میں نے بنا دیکھے سوال کیا

"سکون۔۔۔ تسلی۔۔۔ آرام۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولیں

"سکون آرام تو آپ کو مل گیا۔۔۔ لیکن میری اس بربادی کے پیچھے آپ کا مقصد کیا تھا؟"

"ہا ہا ہا۔۔۔ بہت بھولی ہو تم۔۔۔"

میں خاموش رہی

"ابھی تو میں نے صرف ایک تیر چھوڑا ہے۔۔۔ اب دیکھنا یہ ہے کتنا نشانے پہ بیٹھتا ہے۔۔۔"

وہ سرگوشی کرتے ہوئے بولیں

"بتا دیں۔۔۔ آپ جانتی ہیں۔۔۔ میں اب بھی کچھ نہیں کر پاؤں گی۔۔۔"

میں نے سر اوپر اٹھایا

"صبر۔۔۔ صبر میری جان۔۔۔ جلد ہی پتا چل جائے گا۔۔۔"

وہ پھر سے ہنس پڑیں۔۔۔

"اب تک صبر ہی تو کیا ہے۔۔۔ یہ اور بات ہے کبھی پھل نہیں ملا۔۔۔"

میں نے نظریں جھکا لیں

"مجھے سچ میں تم پہ ترس آ رہا ہے۔۔۔ لیکن میں بے بس تھی۔۔۔ میرا مقصد پورا ہونے کے لیے تمہیں

اس حالت میں پہنچانا ضروری تھا"

یہ کہہ کے وہ واپس اپنے کمرے میں چلی گئیں۔۔۔

فجر کی اذان ہونے لگی۔۔۔ میں صحن میں آئی اور آسمان کی طرف دیکھا

"کیا میں تیری مخلوق نہیں ہوں۔۔۔؟"

میں نے سوال کیا۔۔۔ پر کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔ آتا بھی کیسے۔۔۔ سب کی طرح اسے بھی میری پرواہ نہیں تھی۔۔۔

دن چڑھا۔۔۔ سب بیتی رات بھول کے اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔

"کب تک سوگ منانا ہے اپنے کارناموں کا۔۔۔؟"

دادی اپنے کمرے سے باہر نکلتے ہی بولیں

"چل اٹھ۔۔۔ کمرے کی صفائی کر اور تائی کا ہاتھ بٹا۔۔۔"

وہ ایسے بول رہی تھیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہوا۔۔۔ میں انکے رویے پہ حیران تھی

رخسانہ کو کام سے نکالنے کے بعد اتنی جلدی کوئی اور ملازمہ تو ملنے سے رہی۔۔۔ اس لیے اب تائی نے

بھی بات چیت شروع کر دی۔۔۔

"کیسے۔۔۔ لوگ ہیں یہ۔۔۔ میرے اوپر قیامت برپا کر کے سب کچھ اتنی جلدی بھول بھی گئے۔۔۔"

میں اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ کمر کسی۔۔۔ سب بھلا کے پھر سے اسی دلدل میں پاؤں رکھ دیے۔۔۔ جس سے

نکلنے کا آخری موقع میں اپنے ہاتھوں سے گنوا چکی تھی۔۔۔

شام میں ایک نیا انکشاف ہوا۔۔۔ ارسل اپنی خالہ اور خالو کے ہمراہ رات کے کھانے پہ مدعو تھا۔

ان لوگوں کے آنے سے پہلے دادی نے مجھے اپنے کمرے میں بٹھا دیا۔۔۔ اور سختی سے منع کیا کہ میں

انے کے سامنے نہ آؤں۔۔۔

مجھے ناکردہ جرم کی ایسی سزا مل رہی تھی جس نے میری روح تک کو جھنجھوڑ دیا تھا۔۔

مجھے ناکردہ جرم کی ایسی سزا مل رہی تھی جس نے میری روح تک کو جھنجھوڑ دیا تھا۔۔

بار بار میرے دل میں یہ بات آرہی تھی کہ آخر نادیہ باجی کا ایسا کونسا مقصد ہے جس کا وہ کل رات ذکر کر رہی تھیں۔ میرے ساتھ تو جو ہوا سو ہوا لیکن یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ وہ کونسا گندا کھیل کھیل رہی ہیں۔

کافی دیر بعد دادی کمرے میں آئیں

انکا موڈ قدرے خوش گوار تھا۔۔ آتے ہی وہ الماری کی طرف بڑھیں۔۔

"اس دن تو ٹھیک طرح سے لڑکے سے ملاقات ہو نہیں پائی۔۔ ماشاء اللہ کافی اچھا ہے"

وہ اپنے آپ سے بول رہی تھیں یا مجھ سے اس بات کا مجھے اندازہ نہیں ہوا پایا۔ لیکن میں حیران ضرور ہو رہی تھی کہ اس تبدیلی کے پیچھے آخر از کیا ہے۔

جہاں میں یہ سوچ رہی تھی کہ میری بیوقوفی کی وجہ سے ان لوگوں کو باتیں سننی پڑی ہوں گی۔۔ پورا گھر اداس ہو گا۔۔ لیکن سب کچھ اسکے برعکس ہی ہو رہا تھا۔ بلاخر میں نے ہمت کر کے دادی سے پوچھ

ہی لیا

"دادی۔۔! وہ لوگ خفا ہوں گے۔۔؟"

"ہاں۔۔ خفا تو بہت تھے۔۔ تم نے کیا کم کی ان لوگوں کے ساتھ۔۔ بے چارے"

وہ مجھے گھورتے ہوئے بولیں

میں چپ ہو گئی

"لیکن بڑی مشکل سے بات کو سنبھالا ہے۔۔۔۔"

انہوں نے الماری بند کی۔۔ مٹھی میں کچھ نوٹ تھے۔ جنہیں وہ مجھ سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

میں نے بغور انکا جائزہ لیا۔۔

"تم جسے اپنی سب سے بڑی دشمن سمجھتی ہو۔۔ اسی نے قربانی دی ہے۔۔۔"

میں انکی بات سمجھ نہیں پائی

"نادیہ کا رشتہ کر دیا ہے اس لڑکے کے ساتھ۔۔ تم نے تو ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔ اچھے

شریف لوگ ہیں۔ ہم نے یہی سوچا کہ چلو تم نے جو منہ کالا کیا سو کیا۔۔ اس میں ان لوگوں کی کیا

غلطی۔۔۔ ویسے بھی یہ رشتہ نادیہ کے لیے آیا تھا۔۔۔ پر تمہاری تائی اس وقت راضی نہیں تھیں۔۔

مل بیٹھ کے ابھی اسے بھی راضی کر لیا ہے"

ساری تفصیل بتاتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئیں

"اوہ میرے خدایا۔۔۔۔! تو یہ تھا انکا مقصد۔۔۔۔"

میرے سچ مچ رونگٹے کھڑے ہوئے۔۔ اتنی دور کی منصوبہ بندی کی تھی انہوں نے۔۔۔ ایک سوچی

سمجھی سازش کے تحت اس سارے کھیل میں انہوں نے مجھے پھنسایا۔۔۔۔

مجھے دکھ ضرور تھا لیکن منہ سے انکے لیکن ابھی تک بدعا نہیں نکلی تھی۔ پر یہ سب جاننے کے بعد اتنا

میرے دل میں ضرور آیا کہ۔۔۔ "وہ ذات منصف ہے۔۔۔ آج نہیں تو کل میرا انصاف ضرور ہوگا"

اب مجھے نا تو شادی میں دلچسپی تھی اور نہ اپن زندگی بدلنے کی۔۔۔ بس دل رو رہا تھا تو اس بات پہ کہ میرے کرادر پہ جو دھبہ لگا ہے اب وہ کبھی نہیں مٹ سکتا۔۔۔ میرے اشکوں پہ ایک نہ ایک دن تو اللہ پاک کو رحم آئے گا۔

پھر سے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔۔۔ میں نے آنسو صاف کیے۔۔۔
"کب تک روتی رہو گی۔۔۔۔۔ بس کرو اب۔۔۔۔۔"

نادیہ باجی تھیں۔۔۔

انکی حقیقت جان لینے کے بعد میرا دل نہیں کر رہا تھا کہ انکی شکل دیکھوں
"سنو! میری بات۔۔۔۔۔"

وہ میرے پاس آ کے بیٹھ گئیں

"میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔ میں نے تمہارے ساتھ نا انصافی کی ہے۔۔۔۔۔ دکھ ہے مجھے اس بات کا۔۔۔۔۔"

وہ میرا ہاتھ پکڑنے لگیں۔۔۔۔۔ میں پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔

"آئے۔۔۔۔۔ ہائے۔۔۔۔۔ ایک تو یہ لڑکی سمجھتی نہیں بات کو۔۔۔۔۔"

وہ سیدھی ہو کے بیٹھ گئیں

"صرف یہ رشتہ پانا کے لیے کتنی آسانی سے آپ نے میری زندگی تباہ کر دی۔۔۔۔۔"

میں انھیں دیکھ کے بولی

"تمہارا غصہ بجا ہے۔۔۔۔۔ لیکن مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ میرے پاس راستہ تھا کوئی۔۔۔۔۔"

"آپ تائی کو مناسکتی تھیں۔۔۔ دادی سے بات کر سکتی تھیں۔۔۔ تھوڑی سی کوشش کرتیں تو آپ کا رشتہ ہو جاتا۔۔۔ لیکن میرے دامن پہ جھوٹا داغ لگا کے آپ نے یہ سب کیا۔۔۔۔"

"وہی تو۔۔۔! یہ کرنا ضروری تھا۔۔۔۔"

میں نے حقارت سے انہیں دیکھا

"دیکھو۔۔۔ میں نے یہی سوچا تھا کہ نوید والا قصہ میں کبھی کسی کے سامنے نہیں لاؤں گی۔۔۔ اور مجھے لگ رہا تھا کہ تم دادی سے منت تر لے کر کے کسی طرح انہیں منالو گی کہ وہ تمہاری شادی روک لیں۔۔۔۔ پر تم نے کوشش ہی نہیں کی۔۔۔ میں پھر بھی تم پہ تہمت نہیں لگانا چاہتی تھی۔۔۔۔ پر پرسوں رات تم نے ارسل سے بات کرنے والا پلان بتایا تو میرے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔۔"

میں دھیان سے انکے شیطانی پلے بنی ارادے سنتی رہی

"ہاں۔۔۔۔ توجب میں نے ان سے بات کر لی تھی۔۔۔ اس کے بعد نوید والا الزام لگانے کی کیا ضرورت تھی"

www.urdu novels mania

میں انکی سوچ کی تہ تک جاننا چاہتی تھی

"ضرورت تھی۔۔۔ بالکل ضرورت تھی۔۔۔ میں کوئی چانس نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم نے اسے کہہ دیا تم شادی نہیں کرنا چاہتی اور وہ چپ کر کے مان جاتا۔۔۔؟ نہیں کبھی نہیں۔۔۔۔ وہ تم سے سوال پوچھتا۔۔۔ اور تم رو دیتی۔۔۔ تمہارا رونا اس کے دل میں شک ڈال دیتا۔۔۔ ضرور وہ وجہ جاننے کے لیے سعدیہ سے پوچھتا۔۔۔ اور سعدیہ تک یہ بات جاتی تو۔۔۔ میری پوری پلاننگ کا بیڑا غرق ہو جاتا۔۔۔۔۔"

انکی بات سن کے میں نے گہری آہ بھری۔۔۔ بات ابھی جاری تھی

"اس سے پہلے کے وہ تم سے وجہ پوچھتا اور تم کوئی بونگی مار دیتی۔۔۔ اس کے لیے ایک بڑے سے ڈرامے کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔ بس میں نے وہی کیا۔۔۔۔۔"

"چلو۔۔۔! آپ نے اسکے سامنے جھوٹ بولا کہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں لیکن گھر والوں کے سامنے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔؟"

"پگلی۔۔۔! اسے بتا کے زیادہ سے زیادہ یہی ہوتا کہ وہ اس رشتے سے انکار کر دیتا۔۔۔۔۔ لیکن اس سے میرا مقصد پورا ہونے کے امکانات کم تھے۔۔۔۔۔ بہت کم۔۔۔۔۔ گھر والوں کے سامنے یہ ڈرامہ کرنا اس لیے ضروری تھا کہ ایک تو تمہارے دل میں انکے لیے نفرت پیدا ہو۔۔۔ دوسرا انھیں افسوس ہو کہ تمہارے اس عمل کی وجہ سے ہم سب ناصر بن نام ہوں گے بلکہ ان لوگوں کے ساتھ تعلقات بھی خراب ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ بس میرے اسی چکر میں داوی اور بابا آ گئے۔۔۔ اب صورت حال ایسی بن گئی تھی امی بھی چاہ کہ یہ رشتہ نہیں روک سکتی تھیں۔۔۔۔۔"

یہ سب بتا کے انھوں نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کیا۔۔۔ اور داوی کے بستر پر آڑی ترچھی لیٹ گئیں۔۔۔

مجھے اس لڑکی پہ ترس آ رہا تھا۔۔۔ جس نے اپنی انا اور ناجائز خواہش کے لیے ناصر صرف میری زندگی تباہ کہ بلکہ ایک اور زندگی کے ساتھ جڑ کے اسے بھی تباہ کرنے پہ تلی تھیں۔۔۔۔۔

"اب آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہیں۔۔۔۔۔؟"

میں نے اپنے اندر کی آگ کو قابو میں لاتے ہوئے پوچھا

"اس لیے کہ تم میری مجبوری سمجھ سکو۔۔۔"

وہ اٹھ بیٹھیں۔۔۔

میرا اندر جل رہا تھا

"میں نے تم سے نفرت ضرور کی ہے۔۔۔ لیکن اس حد تک کبھی نہیں کی کہ تم اس حال میں پہنچ جاؤ۔۔۔

اب میرے دل میں تمہارے لیے ہمدردی ہے۔۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔"

وہ میرا چہرہ پڑھتے ہوئے بولیں

"مجھے اب آپ کی ہمدردی سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔ جس کنوئیں میں آپ نے مجھے دھکیلا ہے اب میں

اس میں سے کبھی نہیں نکل پاؤں گی۔۔۔"

میں نے منہ دوسری جانب موڑا

"اچھا مجھے بات بتاؤ۔۔۔ صبح سے دادی اور امی کا بدلا ہوا برتاؤ تمہیں نظر نہیں آ رہا۔۔۔؟"

ان کے اس سوال پہ میں پھر اس انکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔ اب یہ کیا ڈرامہ ہے

"یقین مانو یہ سب میری وجہ سے ہے۔۔۔ یہ لوگ تو شاید تمہیں گھر سے نکال بھی دیتے۔۔۔ لیکن

میں نے نا صرف امی اور دادی کو سمجھایا بلکہ بابا کو بھی یہ بات کی کہ تم کمسن ہو۔۔۔ غلطی ہو گئی ہے تم

سے۔۔۔ لیکن اس گھر میں رہ کے جتنا تم نے سب کا خیال رکھا۔۔۔ اس کے لیے تمہیں ایک اور

موقع ضرور ملنا چاہیے۔۔۔ اگر سب نے تم سے موڑ لیا تو تم اور زیادہ تباہ ہو جاؤ گی۔۔۔ اب جو بھی

ہو۔۔۔ دنیا جانتی ہے تم ہمارا خون ہو۔۔۔ بس یہ بات انہیں سمجھ آئی کہ تم پہ سختی کرنا مناسب نہیں

ہے۔۔۔ تبھی تو سب تم سے اچھے موڈ میں بات کر رہے ہیں۔۔۔۔"

واہ میری بھلائی کرنے میں بھی وہ خود ہیر و بنیں۔۔۔ داد دیتی ہوں میں ایسے سوچ کو۔۔۔
میرے لب سل گئے

"رانی۔۔۔! تمہیں یہ رشتہ ٹوٹنے کا دکھ ہے؟ یا بدنامی کا۔۔۔؟"

یہ سوال میرے دل میں اٹھتی آگ پہ تیل کا کام کر رہا تھا۔۔۔ میرے بدلتے تیور دیکھ کے وہ خود ہی
صفائی دینے لگیں

"دیکھو۔۔۔ یہ رشتہ ویسے بھی تمہارے لیے موزوں نہیں تھا۔۔۔ تم سیدھی سادی سے ایک لڑکی
ہو۔۔۔ وہ پڑھا لکھا ہے۔۔۔ اچھے لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا ہوگا۔۔۔ شادی ہو جاتی تو تمہیں ہی مسئلہ ہونا
تھا۔۔۔"

یہ بات حقیقت تھی یا صرف انکی سوچ اسکا تو تبھی پتا چلتا جب ایسا کچھ ہوتا۔۔۔
"نادیہ باجی۔۔۔!"

میں کچھ سوچتے ہوئے بولی
"ہاں۔۔۔۔ بولو!"

وہ کھڑی ہوئیں

"ابھی جو کچھ آپ نے مجھے بتایا یہ سب میں دادی کو بتا دوں تو۔۔۔ یا پھر سعدیہ باجی کو۔۔۔؟"
میں انکے چہرہ پڑھنے لگی

"ہاہاہا۔۔۔ کوشش کر لو۔۔۔ اس وقت تم جس حال میں ہو۔۔۔ تم پہ کوئی یقین نہیں کرے گا۔۔۔
اور رہی بات سعدیہ کی۔۔۔ جو کچھ تم کر چکی ہو اسکے بعد شاید وہ تمہیں کبھی منہ نا لگائے۔۔۔"

میرا منہ بند کرا کے وہ بے فکر وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

میری زندگی میں دو ہمدرد لوگ تھے۔۔۔ دونوں کو میں نے دکھی کیا

سعیدہ باجی کو جب پتا چلا ہوگا کہ میں نے اتنی بڑی حرکت کی ہے دل ٹوٹ گیا ہوگا انکا۔۔۔ سب سے

لڑتی تھیں میرے لیے۔۔۔ اور رخسانہ۔۔۔ وہ بے چاری خود دکھ سے دوچار تھی۔۔۔ پر مجھے سہارا

دے رہی تھی۔۔۔ سمجھا رہی تھی کہ میں ایسا کچھ نہ کروں۔۔۔۔۔ پر میں نے اسکی ایک نہ سنی۔۔۔۔۔ کاش

میں اسے یہ سب بتا دیتی۔۔۔ اسے تو کام سے بھی نکال دیا گیا۔۔۔۔۔ کتنی بد نصیب ہوں

میں۔۔۔۔۔

رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ لیکن مہمان جوں کے توں گھر میں موجود تھے۔۔۔ کمرے میں بیٹھ بیٹھ

کے میں تھک چکی تھی۔۔۔ مجھے پیاس لگی تھی لیکن پانی کمرے میں نہیں تھا۔ دو تین بار کمرے سے باہر

جانے کا سوچا تھا لیکن دادی کے دھمکی یاد آئی

"جتنی دیر مہمان گھر پہ ہیں خبردار تم یہاں سے نکلی۔۔۔"

پر اب تو حد ہی ہو گئی تھی۔ گلہ خشک ہونے لگا تھا۔ جو بھی ہو تھوڑی احتیاط برت کے میں نے باہر قدم

رکھنے ٹھان ہی لی۔ تاکہ کچن سے ایک جگ پانی ہی لے آؤں۔۔۔ میں برآمدے آئی۔۔۔ اور ادھر ادھر

دیکھنے لگی۔۔۔ آس پاس کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ میں چوروں کی طرح پاؤں پہ پاؤں رکھتی آگے بڑھ رہی

تھی اور بار بار سر گھما کے پیچھے دیکھ رہی تھی۔ اس چکر میں پتا نہیں کہاں جا ٹکرائی۔۔۔

پہلے پہل تو لگا کے سر دیوار سے ٹکرایا ہے لیکن جس بھی چیز سے ٹکرایا۔۔۔ وہ مضبوط ضرور تھی لیکن دیوار کی طرح سخت نہیں تھی۔۔۔ لیکن مجھے ٹھیک ٹھاک جھٹکا لگا۔۔۔ خود کو سنبھالتے ہوئے میں نے سر اوپر اٹھایا۔۔۔

اگلے ہی لمحے مجھے احساس ہوا کہ سر اٹھا کے غلطی ہی کی ہے۔ اچھا تھا دیوار سے ہی ٹکرا جاتی۔۔۔ سامنے ارسل کھڑا تھا۔۔۔
"ٹھیک ہیں آپ۔۔۔؟"

اس نے پوچھا۔۔۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا
میں احساسِ ندامت سے اتنی چور تھی کہ یہ بھی بھول گئی کہ میں اسکا راستہ روک کے کھڑی ہوں
"رانی۔۔۔!"

وہ پھر سے بولا
میں نے نظریں اٹھائیں۔۔۔
میں سوچ رہی تھی کہ اسکی آنکھوں میں میرے لیے نفرت ہوگی۔۔۔ وہ میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہے گا۔۔۔ پر اسکی آنکھیں کچھ اور ہی بتا رہی تھیں۔۔۔ ان میں دردِ ضرور تھا۔۔۔ پر نفرت نہیں تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔ اب تک مجھے اس نے اپنی نظروں سے نہیں گرایا۔۔۔؟"
جو چیز میں خون کے رشتوں میں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ وہ مجھے اس اجنبی میں دیکھائی دی۔۔۔
میری بھی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔

کیسا پل تھا وہ۔۔۔؟ جس میں ہر چیز خاموش تھی بس آنکھیں بول رہی تھیں۔۔۔
 نہ گلہ تھا۔۔۔ نہ شکایت۔۔۔ بس درد کی ایک لہر تھی۔۔۔ جو ایک دل سے نکل کے دوسرے دل میں
 پیوست ہو رہی تھی۔۔۔

دور سے آتی ایک آہٹ نے وہ پردرد خواب توڑا۔۔۔ میں واپس کمرے میں پلٹی۔۔۔
 اندر آتے ہی مجھے احساس ہوا کہ اس سے معافی مانگنے کا ایک آخری موقع ملا تھا وہ بھی گنوا دیا۔۔۔

دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔ میں کچن میں کام کر رہی تھی۔۔۔ بھاگتی بھاگتی دروازے تک پہنچی
 سامنے رخسانہ کھڑی تھی۔۔۔ اسے دیکھ کر میں خوشی سے اچھل پڑی۔۔۔ اس کے چہرے پہ بھی
 مسکراہٹ تھی۔۔۔

"کون ہے دروازے پہ۔۔۔؟"

دادی نے پوچھا

مجھے یقین تھا کہ رخسانہ کو دیکھتے ہی وہ غصے میں آجائیں گی۔۔۔ میں دیدے پھاڑے رخسانہ کا چہرہ
 دیکھنے لگی

لیکن وہ بڑے اطمینان سے اندر داخل ہوئی۔۔۔

"تو۔۔۔ تو یہاں کیا لینے آئی ہے۔۔۔؟"

دادی برآمدے سے نکل کے صحن میں آگئیں

"اماں جی۔۔۔! میں نے بلایا ہے اسے۔۔۔۔"

سیڑھیوں سے سوتیلی امی کی آواز آئی

رخسانہ انکی طرف چل پڑی

"تجھے پتا نہیں ہم نے اسے کام سے نکال دیا ہے۔۔۔؟"

دادی تنک کے بولیں

"جانتی ہوں۔۔۔ اب یہ آپا کے پاس کام نہیں کرتی۔۔۔ اس لیے تو میں نے اسے اپنے پاس رکھ

لیا۔۔۔"

وہ بھی سیڑھیاں اتر کے نیچے آگئیں۔۔۔

"لو بھلا۔۔۔ اس لڑکی کی کالی کرتوتیں جانتے ہوئے بھی تم نے اسے کام پر رکھ لیا۔۔۔؟"

دادی رخسانہ کا چہرہ دیکھنے لگیں

"اماں جی۔۔۔ اپنی کرتوتوں کا ہر انسان خود ذمہ دار ہے۔۔۔ مجھے کام والی کی اشد ضرورت ہے۔ جب

تک کوئی اور نہیں ملتی اسے کام پر رکھنا میری مجبوری ہے۔۔۔"

وہ بھی پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھیں۔۔۔

"اپنی دیوارانی کا حال دیکھو۔۔۔ اس لڑکی کو کام پر رکھ لیا۔۔۔"

تائی صحن میں داخل ہوئیں تو دادی ان سے شروع ہو گئیں

تائی کو بھی انکا یہ عمل پسند نہیں آیا

"بھائی صاحب سے پوچھا ہے۔۔۔ یا اپنی مرضی چلا رہی ہو؟"

وہ تنک کو بولیں

"ہاں۔۔۔ آپا۔۔۔ آپ تو جانتی ہیں انکی مرضی کے بنا میں کب کچھ کرتی ہوں۔۔۔۔؟"

"پھر کیسے اجازت دے دی۔۔۔ اس نے؟"

دادی نے پوچھا

"ارے اماں جی۔۔۔ انکو بھلا کیا اعتراض ہوگا۔۔۔ وہ تو خود کئی دن سے کہہ رہے تھے کہ کام والی رکھ

لو۔۔۔ دو دن اس لڑکی نے میرے گھر پہ کام کیا ہے۔۔۔ میں مطمئن تھی اس لیے بلوا بھیجا۔۔۔"

انکے پاس ہر بات کا جواب تھا۔۔۔

"اچھا بابا۔۔۔! اس گھر میں جسکا جو دل کرتا ہے وہ وہی کرے۔۔۔ ہماری کیا اوقات ہے۔۔۔"

دادی نے اپنا مشہور زمانہ ڈانٹاگ دہرایا

"سنو۔۔۔! لڑکی۔۔۔ ایک بات سمجھ لو۔۔۔ اب تمہارا صرف اوپر کام ہے۔۔۔ میرے گھر کے

چکر کاٹنے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

تائی نے رخسانہ کو دھمکی دی

"ہاں۔۔۔ تو بھی سن لے۔۔۔ جو اگر میں نے تجھے اس لڑکی کے ساتھ دیکھ لیا تو ٹانگیں توڑ دوں گی

تیری"

دادی مجھ پہ برس پڑیں

ڈر کے مارے میں رخسانہ سے چھ قدم دور جا کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

سو تیلی امی رخسانہ کو لے کے اوپر چلی گئیں۔۔۔ ہم دونوں چور نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے

تھے۔۔۔

میں خوش تھی کہ اب وہ اس گھر میں آگئی ہے تو بات کرنے کا موقع بھی مل ہی جائے گا۔۔۔ اور موقع ملنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔۔۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حسب معمول تائی اپنے کمرے میں لیٹ گئیں اور دادی اپنی دنیان میں مگن۔۔۔ نادیہ باجی صبح سے ہی اپنی کسی سہیلی کی طرف گئی تھیں۔۔۔ میری نظریں بار بار پھت کی طرف اٹھ رہی تھیں۔۔۔ بلاآخر خسانہ نیچے جھانکی۔۔۔ میں نے اسے سٹور کی طرف آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ موقع پاکہ وہ وہاں پہنچی میں اس سے لپٹ گئی۔۔۔ وہی تو تھی جس سے میں دل کی بات کر سکتی تھی۔ اس نے مجھے تسلی دی اور چپ کرایا

"مجھے معاف کر دو۔۔۔ میری وجہ سے تمہیں کام سے نکال دیا گیا۔۔۔"

میں آنسو صاف کر کے بولی

"دفع کرو ایسی نوکری کو۔۔۔ مجھے رتی برابر بھی افسوس نہیں ہے، لیکن میں تم سے ناراض ہوں"

"کیوں۔۔۔!" میں نے پوچھا

"میں تمہارے ترے کرتی رہی کہ اصل بات بتا دو۔۔۔ پر تم نہیں پھوٹی۔۔۔"

"نادیہ باجی نے بڑے برے جال میں پھنسا لیا تھا مجھے۔۔۔ بے بس ہو گئی تھی"

"ارے بتا سکتی تھی۔۔۔ خیر چھوڑو اب کیا صورت حال ہے۔۔۔"

"صورت حال کیا ہونی ہے۔۔۔ وہ اپنی چال میں کامیاب ہو گئیں"

"کیسی چال۔۔۔؟"

"وہ میرا رشتہ ٹڑوانا چاہتی تھیں۔۔۔ سوٹوٹ گیا رشتہ؟"

"پر ایسا کیوں۔۔۔؟"

"کیونکہ وہ خود وہاں شادی کرنا چاہتی ہیں۔۔۔ اور دیکھو میرا رشتہ تڑوا کے انھوں نے اپنا رشتہ پکا کروا دیا۔۔۔"

"ہوہائے۔۔۔ کتنی کمینہ لڑکی ہے یہ۔۔۔ پر تم اسکی باتوں میں کیسے آگئی۔۔۔؟"

اب میرے پاس رخسانہ سے بات اصل بتا چھپانے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔۔۔۔ اس لیے میں نے سٹور والی کہانی سے لے کے کل رات تک سارا قصہ اسکے گوش گزار کر دیا وہ سر پھڑکے بیٹھ گئی۔۔۔۔

"کاش تم نے یہ سب مجھے پہلے بتایا ہوتا۔۔۔ میں کبھی ایسا نہیں ہونے دیتی"

"میں ڈر گئی تھی۔۔۔ بدنامی سے۔۔۔۔"

"پر کیا فائدہ ہوا۔۔۔ بدنامی تو ویسے ہی لگ گئی۔۔۔"

"اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

میں مایوس ہو گئی

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔؟ تم نادیدہ کہ اصلیت سب کو بتا دو۔۔۔"

"پاگل ہو تم۔۔۔ میری بات کا یقین کون کرے گا۔۔۔"

وہ بھی چپ ہو گئی

"سن۔۔۔! تو سعدیہ سے بات کر۔۔۔"

"اس سب کے بعد کس منہ سے ان سے بات کروں۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے انہیں بھی مجھ سے نفرت ہو گئی ہوگی۔۔۔"

میں سوچ میں پڑ گئی

"لیکن ایک دفعہ کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ تمہاری بات سن لے۔۔۔۔۔"

"اب کیا فائدہ ہوگا کڑے مردے اکھاڑنے کا۔۔۔۔؟"

میں نے کہا

"رانی۔۔۔! مانا کہ وہ رشتہ دوبارہ نہیں جڑ سکتا لیکن یہ جو بدنامی کا داغ لگا اسے تو مٹایا جاسکتا ہے"

"پر کیسے۔۔۔؟"

"تم سعدیہ سے بات کر کے دیکھو۔۔۔ ساری صورت حال بتاؤ"

"کیسے بات کروں؟ میرے پاس نہ تو فون ہے اور نہ ہی انکا نمبر۔۔۔۔۔"

"وہ تم مجھ پی چھوڑ دو۔۔۔ تمہاری بہنوں کے پاس ضرور سعدیہ کا نمبر ہوگا۔۔۔ میں کوشش کرتی ہوں نمبر ڈھونڈنے کی۔۔۔۔۔ پھر اپنے موبائل سے تمہاری بات کرا دوں گی۔۔۔"

رخسانہ کی بات سن کے مجھے حوصلہ ہوا۔۔۔ اس نے میرے دل میں امید کی ایک چنگاری جلائی۔۔۔

بدنامی کے اس داغ کو مٹانے کے لیے مجھے ضرور کوشش کرنی چاہیے۔۔۔۔۔

رخسانہ مجھے تسلی دے کے اوپر چلی گئی اور میں کچن کی طرف بڑھی۔۔۔

اب دیکھتے ہیں نصیب اور کیا رنگ دکھاتا ہے

رخسانہ کی بات سن کے مجھے حوصلہ ہوا۔۔۔ دل میں امید کی ایک چنگاری جلی۔۔۔
 بدنامی کے اس داغ کو مٹانے کے لیے مجھے ضرور کوشش کرنی چاہیے۔۔۔۔۔
 رخسانہ مجھے تسلی دے کے اوپر چلی گئی اور میں کچن کی طرف بڑھی۔۔۔
 اب دیکھتے ہیں نصیب اور کیا رنگ لاتا ہے

ایک نوک دار چیز سیدھی میرے بازو سے آ کے لگی۔۔۔ خوف کے مارے میری چیخ نکل گئی۔ ہاتھ میں
 دادی کے دھلے ہوئے سفید کپڑے تھے۔۔۔ وہ نیچے جا گرے۔۔۔ میرا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔
 "رائی۔۔۔!"

کسی کی سرگوشی میرے کانوں میں پڑی
 میں نے گردن گھما کے اوپر کی طرف دیکھا۔۔۔ چھت سے رخسانہ جھانک رہی تھی۔
 میں نے وجہ پوچھی تو اس نے فرش پہ دیکھنے کا اشارہ کیا۔ دراصل جو نوک دار چیز مجھے آ کے لگی تھی وہ
 کنکری پہ لپٹی رخسانہ کی چٹھی تھی۔۔۔ جو میرے پاؤں میں پڑی تھی۔
 میں نے وہ چٹھی اٹھا کی دیکھی تو اس میں درج تھا۔۔۔
 "سادہ کانبر مل ہے، ساٹور کے پاس آجاؤ 2 بج۔۔۔"
 جوڑ توڑ کر کے میں نے حساب لگا لیا کہ اسے سعدیہ باجی کا نمبر مل گیا ہے۔ دو بجے سٹور کے پاس جانا
 ہے۔۔۔

میں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بتایا کہ میں آجاؤں گی۔۔۔

کتنی جھوٹی ہے رخصانہ کہتی ہے میں نے چھ کلاسیں پڑھی ہیں۔۔ اسکی لکھائی سے تو ایسے لگتا ہے کہ سکول کا منہ بھی نہیں دیکھا ہوگا۔۔۔ بے شک میں میرٹک فیل تھی پر اتنی سمجھ تو رکھتی ہوں۔۔۔ میں نے چار بار اسکی چٹھی پڑھی۔۔۔

جہاں ایک طرف اسکے اس انداز پر مجھے ہنسی آرہی تھی وہیں پیار پہ آ رہا تھا کہ دودن کی جدوجہد کے بعد اس بے چاری نمبر ڈھونڈ نکالا تھا۔

دادی ظہر کی نماز کے بعد کمر سیدھی کرنے کے لیے لیٹ گئیں اور میں موقع پا کر صحن کے چکر کاٹنے لگی۔ دو کے ڈھائی بج گئے تھے لیکن رخصانہ کی کوئی خبر نہیں آئی۔۔۔ بلآخر میں نے بھی آس چھوڑ دی۔ دادی اور تانی کے باہر آنے کا وقت ہو چکا تھا۔۔۔ مایوس ہے کے میں برآمدے میں آ کے بیٹھ گئی۔۔۔ رخصانہ نے سیڑھیوں سے سرگوشی کی۔۔۔ میں جلدی سے سٹور کی طرف آ گئی۔۔۔

”کہاں رہ گئی تھی تم۔۔۔؟“

میں چڑکے بولی

”کیا کرتی۔۔۔ کام ہی اتنا تھا۔۔۔ اوپر سے تمہاری سوتیلی ماں سر پہ سوار کھڑی تھی۔۔۔ بڑی مشکل سے موقع ملا۔۔۔“

وہ بتانے لگی

”اچھا جلدی سے نمبر ڈائل کرو۔۔۔ دادی ابھی اٹھتی ہوں گی۔۔۔ انہیں بھنک بھی پڑی کے میں سٹور کے پاس ہو قیامت برپا کر دیں گی۔۔۔“

میری سانسیں پھول رہی تھیں۔۔۔

رخسانہ نے اپنے ٹوٹے پھوٹے موبائل سے نمبر ڈائل کیا۔۔۔ بیل جانے لگی۔۔

"سعدیہ باجی۔۔۔ جلدی فون اٹھائیں۔۔۔"

میں بے تاب ہو رہی تھی۔۔۔ بیل بند ہو گئی پر انھوں نے فون نہیں اٹھایا۔۔

"یہ نمبر ٹھیک تو ہے نا۔۔؟"

میں نے پوچھا

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ سو فیصد۔۔"

"اچھا ایک بار پھر کوشش کرو۔۔۔"

دوبارہ بیل جانے لگی۔ لیکن اس بار بھی فون نہیں اٹھایا گیا

"مجھے لگتا ہے تم غلط نمبر لے آئی ہو۔۔۔"

"نہیں بابا۔۔۔ بالکل صحیح نمبر ہے۔۔۔"

"اچھا تمہیں کیسے پتا صحیح نمبر ہے۔۔۔؟"

"میں نے خود تمہاری بہن کے موبائل سے یہ نمبر نکالا ہے۔۔۔"

"تم انگلش پڑھ لیتی ہو۔۔۔؟"

"ہاں تو اور کیا۔۔۔ میں چھٹی تک سکول جاتی تھی۔۔۔ پڑھائی میں بھی اچھی تھی"

"خدا کا خوف کرو رخسانہ۔۔۔ تمہاری لکھائی دیکھی میں نے۔۔۔ اردو تو ٹھیک طرح سے لکھ نہیں

سکتی ہو۔۔۔ انگلش کہاں سے پڑھ لی۔۔۔"

مجھے اس پہ بالکل یقین نہیں تھا

"ہوہائے۔۔۔ وہ تو میں نے جلدی میں لکھا۔۔۔"

"جو بھی ہو۔۔۔ مجھے لگتا ہے یہ غلط نمبر ہے"

"میرا یقین کرو یہ نمبر بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"

"تم کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔؟"

"آئے ہائے۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں نا۔۔۔ نمبر نکالنے کے بعد میں نے تمہاری بہن سے بھی پوچھا

تھا۔۔۔ اس نے کہا یہی سعدیہ کا نمبر ہے۔۔۔"

میں غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔ صاف لگ رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔ سچ سچ بتا۔۔۔ چکر کیا ہے۔۔۔ میں اپنی بہنوں کو بہت اچھی طرح سے جانتی ہوں اتنی

آسانی سے وہ تمہیں نمبر نہیں دیں گی"

میرا شک بڑھتا جا رہا تھا

"مت مانو۔۔۔! میں کہہ رہی ہوں کہ یہی سعدیہ کا نمبر ہے۔۔۔ جو اگر میں غلط ثابت ہوئی تو تیری جوتی

www.urdu novelsmania.com

میرا سر۔۔۔"

اس کی اس درجہ یقین دہانی پہ مجھے مزید تشویش ہوئی

"تم نے کہا کہ یہ نمبر تم نے چوری نکالا ہے۔۔۔ پھر کیسے میری بہن نے نمبر کی تصدیق کی۔۔۔؟"

میں اسکی باتوں میں آنے والی نہیں تھی

"اف۔۔۔! تم بس فضول چیزوں میں وقت برباد کر لو۔۔۔ نہیں کرنی بات تو میں جا رہی ہوں"

وہ سیر ڈھیوں کی طرف بڑھی

"رخسانہ۔۔۔ مجھے سب سچ بتاؤ۔۔۔ اسکے بعد میں بات کروں گی۔۔۔"

میں نے اسے کلانی سے پکڑا

"اچھا میں سچ سچ بتا دیتی ہوں۔۔۔"

وہ گہری سانس لے کے بولی

میں بغور اسکے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

"دراصل میں نے تمہاری سوتیلی ماں سے بات کی تھی کہ تمہاری تائی کے پاس میری پچھلے مہینے کی

تنخواہ ہے وہ منگوادیں۔۔۔ تو وہ بولیں کہ میں اس میں تمہاری مدد نہیں کر سکتی۔۔۔ بس میرے لیے

موقع غنیمت تھا۔۔۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر وہ میری مدد نہیں کر سکتی تو سعدیہ کا نمبر دے دیں میں

اس سے مدد لیتی ہوں۔۔۔ بس انھوں نے نمبر دے دیا۔۔۔"

اس بار اس کا بہانہ حقیقت سے قریب تر تھا۔۔۔ لیکن میرے شک کا کیڑا ابھی بھی اپنی جگہ قائم تھا۔ اگر

یہی بات تھی تو وہ مجھے پہلے ہی بلا جھجک بتا سکتی تھی۔۔۔ خیر۔۔۔ ایک بات تو سمجھ گئی کہ وہ اصل بات

مجھے بتانا نہیں چاہتی۔۔۔ اس لیے مزید بحث فضول ہے۔

"اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے مجھے یقین ہے تم پہ۔۔۔ اب ایک آخری بار کوشش کرتے ہیں۔۔۔"

میں نے اسے کہا

تیسری بار بیل جانے لگی۔۔۔ امید تھی کہ اب تو وہ فون اٹھالیں گی۔۔۔ پر عین اسی وقت رخسانہ کا

موبائل دوبار ٹوٹ ٹوٹ کر کے بند ہو گیا۔۔۔

"بیڑا غرق۔۔۔ اسکی بیڑی پھر سے گئی۔۔۔ پوری رات چار جنگ پہ لگا کے رکھتی ہوں۔۔۔ آدھا دن نہیں نکالتا۔۔۔"

لو بھلا۔۔۔ اب تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ میں بھی مایوس ہو گئی

"شفیق سے کہا بھی تھا کہ بیڑی بدلوادے۔۔۔ پروہ کہتا ہے نیا موبائل لے دوں گا"

"شفیق۔۔۔! شفیق سے تو تمہارا رشتہ ٹوٹ چکا تھا۔۔۔؟"

میں حیرانی سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ شفیق نہیں۔۔۔ وہ اناں۔۔۔ اناں سے کہا تھا۔۔۔ میں بھی کتنی پاگل ہوں۔۔۔ ہر وقت

وہی دماغ میں چلتا رہتا ہے۔۔۔"

وہ مجھے وہیں چھوڑ کے ایسے سیڑھیوں کی طرف بھاگی جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔

اللہ جانے رخسانہ کو ہوا کیا ہے۔۔۔ عجیب و غریب حرکتیں کر رہی ہے۔۔۔ ضرور کوئی نے کوئی چکر

ہے۔ اس وقت تو وہ جان چھڑا کے بھاگ گئی لیکن اس سے پوچھنا پڑے گا کہ چل کیا رہا ہے۔۔۔

میرے دل میں اسکے لیے پہلے کبھی ایسے شکوک و شبہات نہیں آئے تھے۔۔۔

تین دن گزر گئے۔۔۔ میں نے کئی بار کوشش کی کہ رخسانہ سے بات چیت ہو پائے۔۔۔ لیکن ایسا

نہیں ہوا۔۔۔ میں بار بار یہی سوچ رہی تھی کہ ہو سکتا ہے رخسانہ کی سعدیہ باجی سے بعد میں بات ہوئی

ہو۔۔۔ لیکن پھر یہ سوچ کہ چپ ہو جاتی کہ اگر سعدیہ باجی کو اصل معاملے کی خبر ہوئی ہوتی اب تک وہ گھر

والوں کو فون تو ضرور کر لیتیں۔۔۔ پھر یہ بھی خیال آتا کہ انھیں میری بات پہ یقین ہی نہ ہو۔۔۔ اس

لیے اس معاملے سے خود کو دور رکھ رہی ہوں۔۔۔

ان سارے سوالوں کے جواب رخسانہ کے پاس تھے جو میرے ہاتھ نہیں لگ رہی تھی۔ دو ایک بار آنکھوں کے اشاروں سے بات کرنی کہ کوشش بھی کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کئی بار تو لگتا کہ جان کے نظر انداز کر رہی ہے۔۔۔

تائی تین مہینوں سے تایا کے پیچھے پڑی تھیں کہ صحن کا فرش مرمت کرا دیں۔۔۔ صحن کے بیچوں بیچ اینٹیں ٹوٹ گئیں تھیں اور ایک گڑھا سا بن گیا تھا۔ تایا ہر بار پیسوں کی کمی کا بہانہ کر کے بات کو ٹال دیتے تھے۔۔۔ اب تو تائی بھی چپ ہو گئی تھیں۔۔۔

ایک دن اچانک سے دروازے پہ دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو سامنے گرد و غبار سے اٹی شکل والا آدمی کھڑا تھا۔۔۔ جس نے گدھا گاڑی پہ کچھ اینٹیں لا رکھی تھیں۔۔۔ پتا چلا کہ تایا نے فرش کی مرمت کے لیے یہ اینٹیں منگوائی ہیں۔۔۔

ہمارے گھر کا دروازہ چھوٹا تھا اور دہلیز کافی اونچی۔۔۔ گدھا گاڑی اندر نہیں آ سکتی تھی۔۔۔ میں نے تائی کو بتایا تو بھاگی بھاگی آئیں۔۔۔ گدھا گاڑی والے سے منت سماجت کہ اینٹیں اندر صحن میں رکھ دے۔۔۔ لیکن اس نے تائی کی ایک نہ سنی۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اینٹوں سے لدی گاڑی گلی میں الٹائی اور چلتا بنا۔۔۔

اب اتنی ساری اینٹیں۔۔۔۔۔ گلی سے اٹھا کے صحن تک کون لے جائے گا۔۔۔۔؟

تائی اور دادی کی نظریں مجھ پہ جم گئیں۔۔۔۔۔ تیمور تین دن سے اپنی خالہ کی طرف گیا ہوا تھا۔ جب سے رشتہ پکا ہوا تھا نادیدہ باجی صبح گھر سے نکلتیں اور دوپہر میں واپس آتی تھیں۔۔۔۔۔ کبھی سہیلی کا بہانہ تو

کبھی کسی کام کا۔۔۔ دادی کی عمر ایسی تھی کہ یہ کام ان سے ہونے نہیں پاتا۔۔۔ تائی نے پہلے ہی کمر پکڑ لی۔۔۔ تایا اور بابا دیر رات گھر واپس آتے تھے

"حل رانی۔۔۔! یہی تیرا نصیب ہے۔۔۔"

میں نے کمر کس لی۔۔۔ لیکن اتنی ساری اینٹیں اٹھانا میرے بس میں نہیں تھا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں ہمت جواب دے گئی۔۔۔ اب تو چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تو نہ کر پاؤں گی۔۔۔ میں فرش پہ جا کے لیٹ گئی۔۔۔

تائی کو مجھ پہ ترس آگیا اور بولیں کہ کسی آدمی کو چند پیسے دے اینٹیں اندر ڈلوا لیتے ہیں۔۔۔ لیکن دادی ایک ٹکا خرچنے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔ پیسے بچانے کی ایک صحیح ترکیب ان کے دماغ میں آئی۔۔۔

"اپنی دیواریں کو کہہ کے رخسانہ کو بلوالے۔۔۔ وہ اسکے ساتھ مل کے اینٹیں اندر رکھوا دے گی"

دادی نے تائی کو مشورہ دیا۔۔۔

"نا اماں جی۔۔۔ میں تو نہ کہوں گی۔۔۔ دیکھا نہیں اس دن کیسے تیار تھے اسکے۔۔۔ ایسی شرمندگی میں تو نہیں اٹھا سکتی۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

تائی نے ہاتھ کھڑے کیے۔۔۔

میں تو خود دعائیں کر رہی تھی کہ کسی طرح رخسانہ سے میری بات چیت ہو۔۔۔ اور اس بار تو سب کے سامنے ہی میں اسے مل سکتی تھی۔۔۔ پر تائی اپنی ضد پہ اڑی رہیں۔۔۔ دادی نے تھوڑا سا دماغ لڑایا۔۔۔ اور ایک اچھا سا منصوبہ تیار کیا۔۔۔ جس سے ان لوگوں کی ناک بھی نیچی نہ ہو اور کام بھی ہو جائے۔۔۔

پلان کے مطابق میں فرش پہ نیم بے ہوشی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے لیٹ گئی۔۔۔ دادی نے واویلہ مچایا "ہائے۔۔۔۔۔ مر گئی۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ ارے لوگو۔۔۔ دیکھو کیا ہوا اس لڑکی کو۔۔۔"

تائی دور کھڑی یہ تماشہ دیکھتی رہیں۔۔۔ دادی کا شور سن کے رخسانہ سمیت سبھی نیچے آ گئے۔۔۔ دادی میرے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارنے لگیں۔۔۔ میں نے بھی کمال کی ایکٹنگ کی۔۔۔ مجھے فرش پہ ایسی حالت میں پڑا دیکھ کے سب کے چھکے چھوٹے گئے۔۔۔ رخسانہ کسی کی پرواہ کیے بنا میرے پاس آئی اور مجھے ہلانے لگی

"کیا ہوا۔۔۔ اناں جی۔۔۔!"

سو تیلی امی نے پوچھا

"ہونا کیا ہے۔۔۔ فرش کی مرمت کے لیے اینٹیں منگوائی تھیں۔۔۔ نگوڑا گدھا گاڑی والا گلی میں ڈال کے چلا گیا۔۔۔ اب گھر میں کوئی مرد تو موجود نہیں ہے۔۔۔ کیا کرتے۔۔۔ ہم تینوں عورتیں ہی اینٹیں اٹھا اٹھا کے اندر لاتے رہے۔۔۔ اب کیا میری عمر ہے اینٹیں اٹھانے کی۔۔۔ اور اپنی آپا کو دیکھو بے چاری چارون سے کمر کے درد میں مبتلا ہے پھر بھی لگی رہی۔۔۔ ہماری ہمت ٹوٹی تو سارا بوجھ اس بچی پہ آ گیا۔۔۔ اب یہ اکیلی بھی کیا کر سکتی تھی۔۔۔ بے ہوش ہو گئی۔۔۔ دیکھو ذرا اسکی

حالت۔۔۔ مر مر جاتی تو سارا زمانہ ہمیں تانے دیتا کہ کام کرا کر کے یتیم کی جان لے لی۔۔۔۔۔" دادی کتنی شاطر دماغ ہیں۔۔۔ میں آنکھیں بند کیے انھیں داد دے رہی تھی۔۔۔

"اے۔۔۔۔۔ ہائے۔۔۔ ایک تو آپا ہمیشہ مجھے پرایا سمجھتی ہیں۔۔۔ مجھ سے کہا ہوتا۔۔۔ میں رخسانہ کو بھیج

دیتی۔۔۔۔۔"

سو تیلی امی بولیں

رخسانہ لگا تار مجھے ہلاتی رہی۔۔۔ میرے منہ میں پانی ڈالا۔۔۔

"تمہیں کیسے کہتی۔۔۔ اپنے اتنے کام ہوتے ہیں تمہارے۔۔۔"

تائی بولیں

"لو بھلا۔۔۔ آپ بھی حد کرتی ہیں۔۔۔ جب یہ لڑکی آپکے گھر میں کام کرتی تھی تو ضرورت پڑنے پہ میں

بھی بلا لیتی تھی۔۔۔"

انہوں نے کہا۔۔۔

"اچھا۔۔۔! تم لوگ بحث چھوڑو اب۔۔۔۔۔"

دادی بولیں۔۔۔ اور ساتھ ہی انہوں نے مجھے چنٹی کاٹی تو میں اٹھ بیٹھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں دادی۔۔۔ اب فکر نہ کریں۔۔۔"

میں بولی۔۔۔ اور ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی

"اب کیا کر رہی ہے۔۔۔؟" www.urdu novels mania.com

وہ پوچھنے لگیں۔۔۔

"اتنی ساری اینٹیں اب بھی باہر پڑیں۔۔۔ اندر نہیں لانی کیا۔۔۔"

میں نے جواب دیا

"رخسانہ۔۔۔۔۔ جامد دکر۔۔۔ گھر کا کام میں خود دیکھ لوں گی۔۔۔۔"

سو تیلی امی رخسانہ کو آرڈر دے کے اوپر چلی گئیں۔۔۔ دادی کا پلان کام کر گیا۔۔۔

سب ایک ایک کر کے وہاں سے چلے گئے۔۔۔ اب مجھے رخصانہ سے بات کرنے کی پوری آزادی تھی۔۔۔

"کیا ڈرامہ لگایا ہوا ہے تم نے اتنے دن سے۔۔۔"

میں نے اسے گھورا

"کیسا ڈرامہ۔۔۔؟"

"تمہارے یہ بدلے ہوئے تیور صاف پتا دے رہے ہیں۔۔۔"

"ہا۔۔۔ میں نے کیا کیا۔۔۔؟"

وہ انجان بننے لگی۔۔۔

چل باہر آ اینٹیں اٹھاتے ہیں۔۔۔

"سعدیہ باجی سے بات ہوئی تمہاری۔۔۔؟"

گلی میں آتے ہی میں نے سوال کیا

"نہیں ہوئی۔۔۔ ہوتی تو میں تمہیں بتاتی نا۔۔۔"

اس نے جواب دیا

"تم نے دوبارہ کوشش کی انکے نمبر پر۔۔۔؟"

"نہیں کی۔۔۔"

"کیوں۔۔۔"

"مجھے لگتا ہے اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔۔۔۔"

"کیوں۔۔۔"

میں اسکا چہرہ دیکھنے لگی

"دیکھو۔۔! کچھ بھی ہو۔۔۔ تمہارے سر سے یہ بدنامی تبھی ٹل سکتی ہے جب نادیدہ کی حقیقت سب کو

پتا چلے۔۔۔ ہم اگر اس وقت سعدیہ کی مدد لیں بے شک وہ تم سے کتنا پیار کرتی ہو لیکن بہن کو بدنام

نہیں ہونے دے گی۔۔۔"

اسکی یہ بات سن کے میں سوچ میں پڑ گئی۔۔۔ کافی حد تک اسکی یہ بات صحیح تھی

"تو اب۔۔۔ اب کیا میں چپ ہو کے بیٹھ جاؤں۔۔۔؟"

میں اداس ہو گئی

"نہیں نا پگلی۔۔۔ میرے دماغ میں ایک بہت اچھا منصوبہ ہے۔۔۔۔۔"

"کیسا منصوبہ۔۔۔۔۔؟"

وہ چپ ہو گئی۔۔۔

ہم دو چار کر کے اینٹیں اندر لا رہے تھے۔

"بتاؤ نا۔۔۔"

میں نے پھر سے پوچھا

"میں ایسے تمہیں بتا سکتی پہلے تم مجھ سے ایک وعدہ کرو۔۔۔"

میں چلتے چلتے رک گئی

"کیسا وعدہ۔۔۔"

"وعدہ یہ کہ تم شفیق کے بارے میں مجھ سے کوئی سوال نہیں کرو گی۔۔۔"

"یہ کیسی شرط ہے۔۔۔۔؟"

"جو بھی ہے۔۔۔ لیکن تم اسکے بارے میں کچھ نہیں پوچھو گی۔۔۔"

"رخسانہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ اب تم بھی مجھ سے باتیں چھپاؤ گی۔۔۔؟"

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔"

"تو کیسی بات ہے۔۔۔۔؟"

"دراصل میرا شفیق سے رابطہ بحال ہوا ہے۔۔۔ لیکن اس بار رشتے کے لیے نہیں۔۔۔"

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔؟"

مجھے حیرانی ہوئی

"بس۔۔۔! یہی نا۔۔۔ یہی جو تمہارے مطلب ہیں میرا دماغ خراب کرتے ہیں۔۔۔"

میکا ایک اسکے چہرے کا رنگ بدلا۔ اسکی ایسے برتاؤ پہ مزید کچھ بات کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس لیے میں

www.urdu novelsmania.com

نے اسے نہیں کریدا

"اچھا چھوڑو۔۔۔ تمہیں جو سہی لگتا ہے تم کرو۔۔۔ لیکن جب دل کرے تو ضرور بتانا۔۔۔"

"تمہارے اس کام میں شفیق ہماری مدد کر دے سکتا ہے۔۔۔"

"کیسے۔۔۔؟"

"تمہارے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے۔ اسکے بارے میں میں نے شفیق کو سب کچھ بتایا۔۔۔"

وہ جھک اینٹیں اٹھانے لگی

"پھر۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

اس نے وہ بات وہیں ادھوری چھوڑی اور ایک نیا قصہ سنانے لگی۔۔۔

"تمہیں پتا ہے، نادیہ ہر روز بہانے سے کہاں جاتی ہے۔۔۔؟"

وہ کھڑی ہو کے بولی

"مجھے کیسے پتا ہوگا۔۔۔ گھر سے تو یہی کہہ کے نکلتی ہے کہ سہیلی سے ملنے جا رہی ہوں۔۔۔"

"بکواس کرتی ہے۔۔۔ وہ ہر روز نوید سے ملنے جاتی ہے۔۔۔"

"ہیں۔۔۔؟ تمہیں کیسے پتا۔۔۔؟"

میری آنکھیں پھیل گئیں

"شفیق نے دونوں کو کئی بار ساتھ میں دیکھا ہے۔۔۔"

"یا اللہ۔۔۔ نادیہ باجی سے ایسی امید نہیں تھی۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

میں سر اسیمگی میں بولی

وہ میرے اس انداز پہ ہنس پڑی۔۔۔

"اچھا۔۔۔ تو اب بھی اچھی امیدیں تمہیں تمہارے دل میں۔۔۔؟"

وہ میرا کندھا ہلا کے بولی

اسکی اس بات کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا

"خیر۔۔۔! مجھے تو دکھ ہو رہا ہے نادیدہ باجی نے میرے ساتھ جو کیا سو کیا۔۔۔ باقی سب کی آنکھوں میں بھی دھول جھونک رہی ہیں۔۔۔"

"وہی تو۔۔۔ اب بھی اگر ہم نے کوئی بڑا قدم نہیں اٹھایا تو آگے چل کے جانے کیا کرے۔۔۔" اس کے ماتھے پہ پریشانی کے آثار تھے۔۔۔

"لیکن ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔۔۔؟"

"کر تو ہم بہت کچھ سکتے ہیں۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

"رانی۔۔۔! نادیدہ کی حقیقت سب کو پتا چلنا بہت ضروری ہے۔۔۔"

"ہماری بات کوئی بھی نہیں مانے گا۔۔۔ کوئی بھی نہیں۔۔۔"

میں نے اسے سمجھایا

"مانتی ہوں۔۔۔ تم کہو گی تو وہ تمہیں جھوٹا بنا دے گی۔۔۔ میں کہوں گی تو میری بات پہ بھی کوئی یقین

نہیں کرے گا۔۔۔ ہمیں کچھ ایسا کرنا پڑے گا جس سے اسکی حقیقت خود بخود سب کے سامنے

آجائے۔۔۔"

باتوں باتوں میں اینٹیں بھی لگ بھگ ختم ہو گئی تھیں

"تو اب کیا کریں ہم۔۔۔؟"

"مجھے تھوڑا وقت دو۔۔۔۔۔ جلد ہی کچھ نہ کچھ کرتے ہیں"

اس نے مجھے تسلی دی

"لیکن کیا۔۔۔ پتا بھی تو چلے۔۔۔"

میں نے پوچھا

"ایک تو صبر نام کی چیز نہیں ہے تمہارے اندر۔۔۔"

وہ تب گئی

"اچھا بابا۔۔۔ ناراض کیوں ہوتی ہو۔۔۔ جب کچھ سوچ لو تو مجھے بھی بتا دینا۔۔۔"

میں نے پھکی سی مسکراہٹ ہو نٹوں پہ سجائی۔۔۔۔

"چل ٹھیک ہے۔۔۔ میں جا رہی ہوں۔۔۔ جب تک میں نہ کہوں مجھے اشارے کر کے مت بلانا"

وہ سنجیدگی سے بولی

"اللہ جانے رخسانہ کو ہو کیا گیا ہے۔۔۔ میری تو سمجھ سے باہر ہے"

میں لبوں ہی لبوں میں بڑبڑاتی۔۔۔

ساری اینٹیں اندر آچکی تھیں۔۔۔

میں نے جونہی دروازہ بند کرنے کی کوشش کی کسی نے ایک دھکے سے دروازہ کھول دیا۔۔۔ میں وقت

پہنچے نہ بٹتی تو میرا ماتھا زخمی ہو جاتا۔۔۔۔

میں حیران و پریشان سی سامنے دیکھنے لگی۔۔۔۔

میں نے جونہی دروازہ بند کرنے کی کوشش کی کسی نے ایک دھکے سے دروازہ کھول دیا۔۔۔ میں وقت

پہنچے نہ بٹتی تو میرا ماتھا زخمی ہو جاتا۔۔۔۔

میں حیران و پریشان سی سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

نادیہ باجی لال پیلی ہوتی اندر داخل ہوئیں۔ انکے تیور صاف بتا رہے تھے کہ شدید غصے میں ہیں۔۔۔
میں نے دروازہ بند کیا۔۔ وہ اپنے کمرے کی طرف جاتے جاتے رکیں۔۔۔
"سنو۔۔۔!"

میں انکی آواز پہ چونکی
"تم رخسانہ سے ملتی ہو۔۔؟"
انھوں نے پوچھا
"نہیں۔۔۔!"

میں نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔
انھوں نے پل بھر میری آنکھوں میں دیکھا اور پھر اندر چلی گئیں
ایک تو سب کے چہروں پہ آجکل عجیب و غریب کہانیاں ہی نقش رہتی ہیں۔۔۔ میری تو سمجھ سے
www.urdu novelsmania.com
باہر ہے۔

"گھر کے جتنے بھی کام ہیں وہ آج ہی پٹا لے۔۔۔ کل وقت نہیں ملے گا۔۔۔"
تانی نے میلے کپڑے مجھے تھمائے۔۔۔
کل نادیہ باجی کے نکاح کی تاریخ طے کرنے کے لیے ارسل اور اسکے گھر والے آنے والے تھے۔
جلدی ہی رخصتی بھی ہو جائے گی۔

میں نے دن بھر لگا کے پردے وغیرہ دھوئے۔۔۔ گھر کے باقی کام بھی مکمل کیے۔۔۔ اب تو رات ہو چکی تھی۔۔۔ ان دنوں کام کا اتنا بوجھ تھا سر پہ میں اپنے مسئلے بھول گئی تھی۔ رخصانہ سے بھی میری کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ بس صبح اسے گھر میں داخل ہوتا ہوا دیکھتی تھی اور رات میں جاتے ہوئے نظر آتی تھی۔ اس نے بھی مجھ سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی جب بھی نظر پڑتی وہ اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی سی نظر آتی۔۔۔

رات کے گیارہ بج چکے تھے۔۔۔ میں تھکی ہاری دادی کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ کمر ٹوٹ رہی تھی۔ جاتے ہی بستر پہ پسرنا تھا۔۔۔ کل کا دن تو اور زیادہ مصروف گزرنے والا تھا۔ صحن سے ہلکی ہلکی بوندیں گرنے کی آواز آتی۔۔۔ موسم اچانک ہی اچھا ہو گیا تھا۔۔۔ مجھے بارش شروع سے ہی بہت پسند تھی۔۔۔ میں صحن میں آگئی۔۔۔ بارش کی بوندیں تیز ہوئیں تو مجھ سے رہا نہیں گیا۔۔۔ بارش میں بھیسنے کے لیے دل مچلنے لگا۔۔۔ میں نے دل کی سنی اور صحن کے نیچوں بیچ۔۔۔ آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔ گردن گھما کے چہرہ آسمان کی جانب کیا۔۔۔۔

"اے۔۔۔ رانی۔۔۔!" www.urdu novelsmania.com

رخصانہ کی آواز آئی

میں نے مڑ کے سیڑھیوں کی جانب دیکھا۔ اس نے ہاتھ کا اشارے سے مجھے بلایا۔ مجھے حیرانی ہوئی رخصانہ ابھی تک گھر نہیں گئی تھی۔۔۔

"تم گھر نہیں گئی۔؟"

میں نے پوچھا

"نہیں۔۔۔ آج کام بہت تھا اس لیے دیر ہوگئی۔۔۔ اماں کو فون پہ بتا دیا کہ میں یہیں رک رہی ہوں" میں چپ ہوگئی۔۔۔

"سنا ہے کل نادیدہ کے نکاح کی تاریخ طے ہونے والی ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ اسی وجہ سے تو کام کا بہت بوجھ ہے۔۔۔"

"جلدی تری جان چھوٹ جائے گی اس سب سے۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی

"کیسے جان چھوٹ جائے گی۔۔۔؟"

"بس تم دعا کرو۔۔۔ کل کا سورج تمہارے لیے ایک نئی امید لے کے طلوع ہو۔۔۔"

اس نے ایک حسرت بھری نگاہ میرے چہرے پہ ڈالی۔۔۔

میں سمجھ نہیں پائی۔۔۔

تائی کے کمرے کا دروازہ کھلا تو میں بھاگ کے برآمدے میں آگئی۔۔۔ رخسانہ بھی اوپر چلی گئی

"لو بھلا۔۔۔! رات کے اس وقت یہ لڑکی بارش میں نہا رہی ہے۔۔۔"

میرے بھگیے ہوئے کپڑے دیکھ کے تائی بولیں۔۔۔

میں نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ انھوں نے مجھے رخسانہ کے ساتھ نہیں دیکھا۔۔۔ ورنہ ابھی ڈانٹ

پڑ جاتی

"چل جا کپڑے بدل۔۔۔ بیمار ہوگئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔۔۔ گھر میں اتنا کام پڑا

ہے۔۔۔"

میں جلدی سے اندر چلی گئی۔۔۔

بستر پہ لیٹتے ہی میری آنکھ لگ گئی۔۔۔

"اٹھ جا۔۔۔ بڈھراؤ کی طرح پڑی ہوئی ہے۔۔۔ دن چڑھ گیا۔۔۔"

میں نے آنکھ کھولی تو دادی میرے بستر کے پاس کھڑی تھیں۔۔۔

میں ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی۔۔۔ واقعی دن چڑھ چکا تھا

میں باہر نکلی تو تائی نے کام شروع کر دیا تھا۔۔۔ دوپہر میں ہی ان لوگوں نے آنا تھا۔۔۔ تائی نے کچن میں مورچہ ڈالا ہوا تھا۔۔۔ میں جلدی سے صفائیاں کرنے لگی۔۔۔ سب نے ناشتہ کیا۔۔۔ تایا اور بابا کام پہ چلے گئے لیکن مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی ان کی گھر واپسی تھی۔۔۔ میں دو تین بار کام کے چکر میں نادیدہ باجی کے کمرے میں گئی۔۔۔ انکے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔۔۔ میں حیران تھی اب جب سب کچھ انکی منشا کے مطابق ہو رہا تھا تو پریشانی کیسی۔۔۔ خیر جو بھی ہو ان سے پوچھ کچھ کے چکر میں اپنی ہی کلاس لگوا لوں گی۔۔۔ اس لیے میں خاموش رہی۔۔۔

ساڑھے بارہ بج چکے تھے۔۔۔ میں اور تائی کچن میں تھے۔۔۔ دادی ہر چیز پہ کمسنٹری کرتی ہوئیں پورے گھر میں پھر رہی تھیں۔۔۔ تائی نے انھیں سمجھایا کہ وہ سکوں سے اپنے کمرے میں بیٹھ جائیں۔۔۔ جب مہمان آئیں گے تو وہ انھیں بلا لیں گی۔۔۔ جاتے جاتے دادی نے حکم صادر کیا کہ میں مہمانوں کے سامنے نہ جاؤں۔۔۔ تائی بولیں کہ اگر میں سامنے نہ آئی تو کام کون دیکھے گا۔۔۔ اس بار دادی نے خود ہی رخسانہ کو بلوا بھیجا کہ جتنی دیر مہمان گھر پہ ہیں وہ تائی کی مدد کرے گی۔۔۔ میں پھر سے

دادی کے کمرے میں قید ہونے والی تھی۔۔۔ کمرے کی طرف جاتے جاتے اچانک مجھے خیال آیا کہ کیوں نے میں پچھلے صحن میں ہی ڈیرے ڈال لوں۔۔۔ دادی سے اجازت لے کے میں پچھلے صحن میں آئی۔۔۔ ٹوٹی چارپائی پہ جا کے لیٹ گئی۔۔۔

اب تو ایک بچ گیا تھا۔۔۔ مہمانوں کی ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی۔۔۔ تایا کی آواز سے پتا چلا کہ وہ لوگ بھی گھر آ گئے ہیں۔۔۔ چھوٹے تایا اور چچا نے بھی آنا تھا۔۔۔ میں کبھی چارپائی پہ لیٹ جاتی تو کبھی ٹہلنے لگتی۔۔۔ پتا نہیں کب مہمان آ کے چلے جائیں گے۔۔۔ اور اس قید سے مجھے نجات ملے گی۔۔۔

رخسانہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی میری طرف آئی۔۔۔
"آ گئے مہمان۔۔۔؟"

میں نے دور سے ہی سوال کیا۔۔۔

"سن۔۔۔! بیٹھ کے بس دعا کر۔۔۔ ایک دھماکہ ہونے والا ہے۔۔۔"

اس کے چہرے پہ عجیب سے تاثرات تھے۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟ کیسا دھماکہ۔۔۔؟"

میں حیران ہو گئی

"بس۔۔۔ تو انتظار کر۔۔۔ اور دعا کر ہر چیز ٹھیک ٹھیک طریقے سے ہو جائے۔۔۔۔۔"

"رخسانہ۔۔۔ مجھے کچھ بتاؤ گی۔۔۔؟ چل کیا رہا ہے۔۔۔ کیسا دھماکہ ہونے والا ہے۔۔۔۔۔"

"اف ہو۔۔۔۔۔ بس تھوڑا صبر کر لو۔۔۔۔۔ سب پتا چلا جائے گا۔۔۔۔۔"

وہ پھر سے جانے لگی۔۔۔۔

"اری۔۔۔۔ بتا کے تو جا مہمان آئے کے نہیں۔۔۔۔؟"

میں نے پیچھے سے اسے آواز دی

وہ واپس میری طرف پلٹی۔۔۔۔

"وہ لڑکا آیا تھا لیکن زیادہ دیر رکا نہیں۔۔۔۔ واپس چلا گیا۔۔۔۔ شائد باقی لوگ بھی آرہے ہوں"

وہ بتا کے چلا گئی اور میں پھر سے چارپائی پہ لیٹ گئی۔۔۔۔ میں نے ارسل کے نام کے سپنے تو نہیں سجاے تھے لیکن دل میں پھر بھی ایک خلش تھی۔۔۔۔ بار بار اسکا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔

رخسانہ کی عجیب و غریب حرکتیں مجھے پریشان کر رہی تھیں۔۔۔۔ پاگل لڑکی نے مجھے کچھ بتایا نہیں۔۔۔۔ خود سے جانے کیا کیا کر رہی ہے۔۔۔۔ میری وجہ سے کسی مصیبت میں نہ پھنس جائے۔۔۔۔ مجھے رخسانہ کی دھماکے والی بات یاد آئی تو میں پریشان ہونے لگی

ابھی چند ہی پل گزرے تھے۔۔۔۔ گھر میں شور برپا ہو گیا۔۔۔۔ تایا، بابا۔۔۔۔ اور گھر کے دوسرے مردوں کی اونچی اونچی آوازیں۔۔۔۔۔

"یا اللہ خیر۔۔۔۔! رخسانہ کی بات سچ ہو گئی تھی۔۔۔۔"

میرا جسم کانپنے لگا۔۔۔۔ آخر ہوا کیا ہے۔۔۔۔ اب نہ تو میں یہاں بیٹھ سکتی تھی اور نہ ہی وہاں جا سکتی تھی۔۔۔۔ صورت حال ایسی تھی کہ رخسانہ کے بھی یہاں آنے کے آثار کم ہی تھے۔۔۔۔

گالی، گلوچ۔۔۔۔ اونچی اونچی آوازیں۔۔۔۔ آخر ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔

دوپٹے سے سر ڈھانپ کے میں نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے۔۔۔

"مالک! میں مزید بوجھ سہنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔۔۔ پہلے ہی ایک بدنامی کا بوجھ میرے سر پہ ہے۔۔۔ اور امتحان کے قابل نہیں ہوں۔۔۔"

"سن رانی۔۔۔! جلدی آ۔۔۔"

رخسانہ نے مجھے دور سے آواز دی۔۔۔

اس سے پہلے کہ میں اس سے کچھ پوچھ پاتی وہ واپس پلٹ گئی۔۔۔

میرے جسم سے سرد لہریں گزر رہی تھیں۔۔۔

بوجھل قدم اٹھاتے ہوئے میں گھر کے اگلے حصے کی طرف بڑھی۔۔۔

وہاں کا منظر دیکھ کے میری پریشانی اور زیادہ بڑھ گئی۔۔۔

سبھی خواتین اور حضرات صحن میں جمع تھے۔۔۔

"آؤ۔۔۔ اور جو سچ ہے وہ سب کو بتاؤ۔۔۔"

چھوٹے تایا کی آواز میرے کان میں پڑی۔۔۔

اب کونسا کھیل چل رہا ہے۔۔۔

میں نے ایک نظر سب کے چہروں پہ ڈالی۔۔۔ میرے عین سامنے چچا نے نوید کو دبوچ رکھا تھا۔۔۔ اسکے

کپڑے اور بال صاف بتا رہے تھے خوب دھلائی ہوئی ہے اسکی۔۔۔

"اف۔۔۔ خدایا۔۔۔ کہیں اس بار نوید نے میرے اوپر الزام نہ لگایا ہو۔۔۔"

میں تھر تھر کانپنے لگی۔۔۔ ایک دم سے میری نظر نادیرہ باجی پہ پڑی۔۔۔ اور تب حیرت کا ایک طوفان میری آنکھوں میں اتر آیا۔۔۔ انکے چہرے پہ سرخ نشان اور بکھرے بال صاف پتا دے رہے تھے کہ کیا ہوا ہوگا۔۔۔

"رانی۔۔۔! اس دن جو کچھ ہوا تھا سب سچ سچ بتا دے۔۔۔"

چھوٹی تائی آگے بڑھیں۔۔۔

میرا دماغ کام کرنا چھوڑ گیا۔۔۔ پتا نہیں وہ کس سچ کی بات کر رہی ہیں۔۔۔۔

"بتاؤ۔۔۔ بیٹا۔۔۔! ڈرو نہیں جو سچ ہے وہی بتاؤ۔۔۔" چچی نے میرے کندھے پہ ہاتھ رکھا

دادی صحن میں پڑی چارپائی پہ اونگھ رہی تھیں۔۔۔ بڑی تائی فرش پہ بیٹھی تھیں۔۔۔ بڑے تایا دیوار کی ٹیک لگا کے سر جھکانے کھڑے تھے۔۔۔ چھوٹے تایا بھی انکے ساتھ ہی تھے۔۔۔ سوتیلی امی سیڑھیوں میں بیٹھی تھیں۔۔۔ ان سب سے کچھ فاصلے پہ بابا کھڑے تھے۔۔۔ جن کی نظریں مجھ پہ تھیں میں نے سر جھکا لیا۔۔۔

"آپ خود ہی پوچھ لیں اس لڑکی سے۔۔۔ اس دن اس نے کیا دیکھا تھا۔۔۔؟"

نوید کے پھٹے ہوئے ہونٹوں سے آواز نکلی۔۔۔

یہ لوگ کونسا سچ سننا چاہتے ہیں مجھ سے۔۔۔ وہ جو حقیقت یا وہ جو نادیرہ باجی نے سب کو سنایا تھا۔۔۔

"بتاؤ۔۔۔ چپ کیوں ہو۔۔۔ خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"

چچی نے مجھے ہمت دی۔۔۔

"اس دن بیڈ شیٹ لانے کے لیں میں سٹور میں گئی تو یہ لڑکا وہاں سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔ اور اسکے پیچھے نادیدہ باجی تھیں۔۔۔"

میں نے ایک نظر نادیدہ باجی کے چہرے کو دیکھا
 "جھوٹی ہے یہ لڑکی۔۔۔ بکواس کرتی ہے۔۔۔ اپنا گند میری میٹی پہ ڈال رہی ہے"
 تائی دھاڑنے لگیں۔۔۔

"آپا۔۔۔۔۔! ایک منٹ صبر کریں۔۔۔ جھوٹ سچ ابھی سامنے آجائے گا۔۔۔"

چھوٹی تائی نے انھیں چپ کرایا

"رانی۔۔۔! تم نے جب یہ سب دیکھا تھا۔۔۔ تو کسی کو بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟"

چچی نے مجھ سے پوچھا

"نادیدہ باجی نے دھمکی دی تھی کہ اگر اس بات کا ذکر میں کسی اور سے کروں گی تو وہ سب مجھ پہ ڈال دیں گی۔۔۔"

پہلی بار مجھے اپنے حق میں بولنے کا موقع مل رہا تھا اور یہ موقع میں اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

"لیکن تم نے ارسل کو فون کر کے رشتہ توڑنے کی بات کیوں کی۔۔۔؟"

"یہ بھی نادیدہ باجی چاہتی تھیں۔۔۔۔۔"

"تم منع کر دیتی۔۔۔ کہہ دیتی میں ایسا نہیں کروں گی"

"انہوں نے مجھے بری طرح جال میں پھنسا لیا تھا۔۔۔ اگر میں انکی بات نہیں مانوں گی تو یہ نوید کا الزام مجھ پہ لگا دیں گی۔۔۔ میں خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔ جھوٹی بدنامی کے داغ سے بچنے کے لیے میں نے حامی بھر لی۔۔۔۔ لیکن یہ عین موقع پہ اپنی بات سے پھر گئیں۔۔۔ میں نے جب ارسل سے رشتہ توڑنے کی بات تو انہوں نے نوید والا جھوٹا قصہ سب کو سنا دیا۔۔۔۔"

"لیکن تم نے اپنی صفائی میں کیوں کچھ نہیں کہا۔۔۔۔؟"

"کیا کہتی۔۔۔؟ اس وقت کوئی بھی میری بات سننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ سب نے نادیدہ باجی کے بات پہ یقین کیا۔۔۔ اس لیے میں نے خاموشی اختیار کی۔۔۔"

میں نے اپنے دل سے سارا بوجھ اتار دیا

"جھوٹ سراسر جھوٹ۔۔۔ یہ لڑکی میری بیٹی سے بدلہ لینا چاہتی ہے بس اور کچھ نہیں۔۔۔"

"آپا۔۔۔! اگر یہ لڑکی جھوٹی ہے تو آج سب نے اپنی آنکھوں سے نادیدہ کو اس لڑکے کے ساتھ سٹور میں دیکھا ہے۔۔۔ پھر بھی آپ بیٹی کی طرف داری کر رہی ہیں۔۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

چچی بولنے لگیں

"اس لڑکے کے ساتھ مل کے اس نے ہی پھنسا یا ہے میری بیٹی کو۔۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑی ہوئیں

"واہ۔۔۔! اس لڑکے نے زور زبردستی نادیدہ کو سٹور میں بند کر دیا۔۔۔؟ کون مان سکتا ہے اس بات کو۔۔۔؟"

جھوٹی بتائی نے انکے سامنے جا کے کھڑی ہوئیں

"کل تک یہ لڑکی چپ تھی۔۔۔ کسی سے کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔ آج ایک دم سے اسکی زبان چلنے لگی ہے۔۔۔ آپ لوگوں کو سمجھ نہیں آتا۔۔۔ یہ اسکا رچایا ہوا کھیل ہے"

بڑی تائی کسی صورت اس حقیقت کو نہیں ماننا چاہتی تھیں

سب خاموش تھے۔۔۔

نادیہ باجی سر جھکائے رو رہی تھیں۔۔۔ ایک وقت تھا اس ساری صورت حال میں سے میں گزر رہی تھی۔۔۔ پر آج بازی پلٹ چکی ہے۔

"جھوٹی ہے یہ۔۔۔ یہ اس لڑکے کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔۔۔"

بڑی تائی بھاگتی ہوئی میرے پاس آئیں اور دونوں ہاتھوں سے تھپڑ برسانے لگیں۔۔۔ چچی اور تائی نے انھیں روکا

"اس سے پوچھو کوئی گواہ ہے اسکے پاس۔۔۔؟"

"جب آج سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو اب کیسی گواہی؟"

"آپ لوگ خود سوچیں۔۔۔ آج اسکے نکاح کی تاریخ پڑنے والی تھی۔۔۔ آج ہی اسے منہ کالا کرنے

کی کیا ضرورت تھی۔۔۔؟"

بڑی تائی ہر ممکن کوشش کر رہی تھیں کہ نادیہ باجی اس معاملے سے بچ جائیں۔۔۔

سب نے سر جھکا لیے۔۔۔

وہ جا کے تایا کے پاؤں میں بیٹھ گئیں

"خدا کا واسطہ ہے آپ تو اپنی بیٹی کا یقین کر لیں۔۔۔"

تایا نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا

وہ دادی کے پاس کھڑی ہو گئیں

دادی اسی طرح چارپائی پہ پڑی تھیں۔۔

"اماں جی۔۔۔! آپ تو ہر وقت اسی گھر میں موجود رہتی ہیں۔۔۔ آپ ہی کچھ بولیں۔۔۔"

"مجھے بس موت دے دو۔۔۔ روز روز کی بدنامی برداشت نہیں ہوتی۔۔۔"

دادی نکاہت سے بولیں

تائی اپنا سر پیٹنے لگیں۔۔۔

انکی یہ حالت مجھے سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ شائد سبھی مائیں ایسی ہوتی ہیں۔۔۔ اپنی اولاد کے

عیب نظر انداز کرتی ہیں۔۔۔ میں چاہتی تھی کہ ان پاس جاؤں اور گلے سے لگا لوں۔۔۔ وہ جس

تکلیف سے گزر رہی تھیں۔۔۔ میں بہت اچھی طرح سے اس تکلیف سے واقف تھی۔۔۔ لیکن اس وقت

میں ان کے لیے دشمن تھی۔ جس کی وجہ سے انکی بیٹی پہ الزام لگ رہا تھا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

لیکن اس وقت میں ان کے لیے دشمن تھی۔ جس کی وجہ سے انکی بیٹی پہ الزام لگ رہا تھا۔۔۔

سب چپ چاپ کھڑے رہے۔۔۔

کسی کے پاس ایسے لفظ نہیں تھے جس سے انھیں یقین دلایا جاسکے کہ وہ جس چیز کو ماننے سے انکاری

ہیں۔۔۔ وہی حقیقت ہے۔۔۔

سو تیلی امی جواب تک خاموش تماشائی بنی دور سیر ھیوں میں بیٹھی تھیں۔۔ اپنی جگہ سے اٹھیں اور تائی کے پاس فرش پہ آ کے بیٹھ گئیں۔۔

"آپا۔۔۔! آپ کو اس لڑکی کی بات پہ یقین نہیں ہے؟"

"نہیں بالکل نہیں۔۔۔ یہ جھوٹی ہے۔۔۔"

تائی نے خونخوار نظروں سے میری طرف دیکھا

"اگر اس بات کی تصدیق کوئی اور شخص کر دے تو آپ اسکی بات مان لیں گی۔۔۔؟"

انکی بات سن کی تائی حیرانی سے انکی آنکھوں میں دیکھنے لگیں۔۔۔

"آپا۔۔۔! میں اس ذات پاک کی قسم کھاتی ہوں جس کے قبضے میں مری جان ہے۔۔۔ جس دن یہ سارا

واقعہ ہوا میں سیر ھیوں میں کھڑی تھی۔۔۔ اس دن صرف اس لڑکی نے ہی نہیں میں نے بھی وہ سارا

منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔ نادیہ نے واقعی اسے دھکی دی تھی کہ اگر یہ بات منکلی تو اسکے لیے

اچھا نہیں ہوگا۔۔۔ میں نے سب اپنی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔"

سو تیلی امی کی اس بات پہ سبھی کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھ کے بابا کے پاس آئیں

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔ اپنی بیٹیاں ہوتے ہوئے بھی میں آپکی بیٹی کو کنوئیں میں گرتا ہوا دیکھتی

رہی۔۔۔ کچھ نہیں بولی۔۔۔ خاموش تماشائی بنی رہی۔۔۔ میری نفرت نے انسانیت چھین لی تھی

مجھ سے۔۔۔ میں آپکی گھنگار ہوں۔۔۔ میں چاہتی تو اسے اس تہمت سے بچا سکتی تھی۔۔۔ لیکن میں

نے ایسا نہیں کیا۔۔۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگیں۔۔۔

دادی چارپائی سے اٹھ کے بیٹھ گئیں۔۔۔

اب کچھ کہنا سننا باقی نہیں تھا۔۔۔ اتنے دنوں سے میں جس بوجھ کے نیچے دفن تھی وہ بوجھ اتر رہا تھا۔۔۔

رخسانہ دور کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔۔ چچی نے مجھے گلے سے لگایا۔۔۔ آج پھر سے آنسو کا بند ٹوٹ گیا۔۔۔

بڑی تائی نادیاہ باجی کے پاس آئیں۔۔۔ اور ایک زوردار تھپڑ رسید کیا۔۔۔ وہ دیوار سے جا ٹکرائیں۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔! نوید کی ماں کو ابھی بلا کے لے آ۔۔۔"

تائی بولیں۔۔۔

کچھ ہی پلوں میں نوید کی ماں ہمارے گھر پہ تھیں۔۔۔ اپنے بیٹے کی حالت دیکھ انکے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔۔ وہ رونے پٹنے لگیں۔۔۔ لیکن حقیقت جاننے کے بعد انکی حالت بھی باقی سب جیسی تھی۔

"نادیہ سے شادی کرو گے۔۔۔؟"

تائی نوید کے سامنے آ کے کھڑی ہوئیں

"میں شروع سے ہی نادیاہ سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ کئی بار کہا بھی کہ میں اپنی ماں کو تمہارے گھر بھیجتا

ہوں لیکن یہ مجھے مالتی رہی۔۔۔ مجھے تو یہ بھی پتا نہیں تھا کہ اس کا رشتہ کہیں اور ہو گیا ہے۔۔۔"

وہ بولا

"بہن میرے لڑکے نے جو کچھ کیا اس کے لیے میں ہاتھ جوڑ کے آپ سب سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔ اب سب کی بھلائی اسی میں ہے چپ چاپ ان دونوں کی شادی کر دیتے ہیں۔۔۔"

نوید کی امی کہنے لگیں

"میں کل ہی اسکا نکاح کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ اور اسی ہفتے میں رخصتی۔۔۔ اسکے بعد یہ میرے لیے مر گئی اور میں اسکے لیے۔۔۔۔۔"

تانی نے اٹل فیصلہ کر لیا۔۔۔۔۔

نوید کی امی اسے لے کے وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔۔

پورے گھر پر ہوکا عالم تھا۔۔۔ سب اپنی اپنی جگہ خاموش کھڑے تھے۔ رخسانہ نے مجھے پانی کا گلاس تھمایا۔۔۔۔۔

"میں ناکستی تھی، ضرور انصاف ہوگا۔۔۔"

اس نے سرگوشی کی۔۔۔ میری برستی آنکھوں میں اسکے لیے بے انتہا محبت تھی۔

تایا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے میرے پاس آ کے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ میری آنکھوں پہ بندھی تھی۔ تمہاری معصومیت میں نے نظر انداز کی۔۔۔۔۔"

میں گھنگار ہوں تمہارا۔۔۔۔۔

تایا نے دونوں ہاتھ جوڑ لیے

میں نے انکے جوڑے ہوئے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھا اور سر ہلایا۔۔۔۔۔ میرے پاس بھی لفظ ختم ہو گئے تھے۔۔۔

ان سب کو وہاں چھوڑ کے میں پچھلے صحن میں آ کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ دل میں اتنے دنوں سے جو سمندر قید تھا۔۔۔ وہ آنکھوں میں سیلاب لے آیا۔۔۔۔۔ سب نے مجھے تھوڑی دیر کے لیے اکیلا چھوڑا۔۔۔۔۔ عصر کا وقت ہونے لگا۔۔۔۔۔

رخسانہ میرے پاس آ کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ غیر ارادی طور پہ میں نے اپنا سر اسکی گود میں رکھ لیا۔۔۔۔۔ "بس کر۔۔۔ بہت ہوا۔۔۔" وہ میرے لہجے ہوئے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔۔۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔! یہ سب کیسے ہوا۔۔۔ میں تو ساری امیدیں چھوڑ چکی تھی۔۔۔۔۔"

"پگلی اس ذات کو بھول گئی ہے۔۔۔۔۔ اسی نے تیرا انصاف کیا ہے۔۔۔۔۔"

"میں جانتی ہوں نادیدہ باجی کی اصلیت سب کے سامنے لانے میں تمہارا ایک اہم کردار ہے بے شک کوئی اور اس حقیقت کو کبھی جان پائے یا نہیں۔۔۔۔۔ لیکن میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔ اب مجھے بتاؤ کہ کیسے کیا یہ تم نے۔۔۔۔۔"

اس نے ایک گہری سانس لی

"میں نے کچھ دن پہلے تمہیں بتایا تھا کہ شفیق نے کئی بار نادیدہ کو نوید کے ساتھ دیکھا ہے۔۔۔۔۔ میں اسے نادیدہ کی حقیقت پہلے ہی بتا چکی تھی۔۔۔۔۔ جب شفیق سے مجھے پتا چلا کہ نادیدہ نوید کے ساتھ بھی کھیل کھیل رہی تو میں نے ٹھان لی کہ اسکی حقیقت سے اب پردہ اٹھنا چاہیے۔۔۔۔۔ اس لیے میرے کہنے پہ شفیق نے نوید سے بات چیت شروع کی۔۔۔ اور آہستہ نادیدہ کی سچائی اسکے سامنے لایا۔۔۔۔۔ نوید نادیدہ کی اس

چال کے بارے میں بالکل ناواقف تھا کہ اس نے اسکا نام استعمال کر کے تمہیں برباد کیا اور اس بات کی بھی اسے خبر نہیں تھی کہ نادیدہ کا رشتہ کہیں اور ہو رہا ہے۔۔۔ بس اسی چیز کا ہم نے فائدہ اٹھایا۔۔۔ نوید کے سوال جواب پہ نادیدہ کے کان کھڑے ہوئے اور اس نے اس سے ملنا بند کر دیا۔۔۔ کہیں نہ کہیں نادیدہ کو اس بات کا بھی اندازہ ہو گیا کہ اس سب کے پیچھے میرا ہاتھ ہے۔۔۔ اس لیے میں نے تمہیں سختی سے منع کیا تھا کہ مجھے اشارے مت کرنا تاکہ نادیدہ کا شک تم پہ نا جائے۔۔۔۔"

وہ سارا قصہ سنانے لگی

"لیکن آج ایسے اچانک۔۔۔۔ یہ سب کیسے ہوا"

میں نے اسکی گود سے سر اٹھایا اور پوچھنے لگی

"شفیق کے کہنے پہ نوید نے نادیدہ کو آخری بار ملنے پہ زور دیا۔۔۔ وہ بار بار ٹالتی رہی۔۔۔ لیکن آج اس

نے دھمکی دی کہ اگر وہ سٹور میں اس سے ملنے نہیں آئی تو وہ سب کے سامنے اسکا پول کھول دے

گا۔۔۔ نادیدہ مجبور ہو گئی کہ آج ہی نکاح کی تاریخ طے ہونی ہے اگر اس سے پہلے اسکی حقیقت سامنے

آگئی تو وہ بری طرح پھنس جائے گی۔۔۔ اس لیے اس نے ملنے کی حامی بھری۔۔۔"

میں اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

"میری نظریں صبح سے ہی نادیدہ پہ تھیں۔۔۔۔ جب تمہاری تائی کچن میں مصروف تھیں اور دادی اپنے

کمرے میں تھیں۔۔۔۔ نادیدہ سٹور کی طرف گئی اور نوید کو بلایا۔۔۔۔ بس میرے لیے اس سے اچھا موقع

نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔ جیسے یہ دونوں اندر داخل ہوئے میں نے چپکے سے باہر سے کنڈی لگا دی۔۔۔

اب صورت حال ایسی تھی کہ وہ کسی کو مدد کے لیے بھی نہیں بلا سکتے تھے۔۔۔ جب تمہارے بچا اور چھوٹے تایا کا خاندان آیا تو سب نادیدہ کو ڈھونڈے لگے۔۔۔۔۔ بس پھر انھوں نے ڈھونڈ ہی لیا۔۔۔۔۔ نادیدہ نے بچنے کی بڑی کوشش کی۔۔۔ پر اس بار قسمت نے اسکا ساتھ نہیں دیا۔۔۔ نوید کو جب تمہارے تایا لوگوں نے پیٹا تو اس نے منہ کھول دیا کہ وہ نادیدہ کی مرضی سے ہی اسے ملنے آیا تھا اور ایسا پہلے بھی کئی بار ہو چکا ہے۔ اس نے تمہارا نام بھی لے لیا کہ جب پچھلی بار وہ آیا تھا تم نے بھی اسے دیکھا۔۔۔۔۔"

وہ مزے لے لے کر سارا قصہ سن رہی تھی۔

"کیا یہ سب ارسل نے بھی دیکھا۔۔۔؟ تم کہہ رہی تھی کہ وہ آچکا ہے۔۔۔؟"

مجھے اچانک ہی اسکا خیال آیا

"ارے ہاں وہ تو میں بتانا بھول گئی۔۔۔ جس وقت ارسل آیا تھا اس وقت ابھی نادیدہ والا قصہ شروع

نہیں ہوا۔۔۔ اسے کے جانے کے بعد ہی تو یہ سب ہوا تھا۔۔۔۔۔"

"لیکن وہ چلا کیوں گیا۔۔۔؟"

"یہ تو میں نہیں جانتی لیکن وہ رکا نہیں۔۔۔ اس نے کھڑے پاؤں تمہارے تایا سے کوئی بات کی اور چلا گیا۔۔۔۔۔"

میں سوچ میں پڑ گئی کہ ایسا کیا ہوا ہوگا۔۔۔ تائی نے تو اتنی تیاریاں کی تھیں آج۔۔۔ پھر اسکے گھر والے کیوں نہیں آئے اور وہ کیا کہہ کے چلا گیا۔۔۔۔۔

اس واقعے کے بعد بڑی تائی نے اپنے آپ کو کمرے تک محیط کر لیا تھا۔ کسی سے زیادہ بات چیت بھی نہیں کر رہی تھیں۔۔۔ نکاح والے دن بھی پورے گھر پہ خاموشی کے بادل چھائے تھے۔ میں تو ڈر کے مارے کسی سے سعدیہ باجی کی آمد کا بھی نہیں پوچھ سکی۔ میں چچی کے ساتھ کاموں میں لگی رہی۔ دوپہر کے بارہ بجے سلمان اور عدنان بھائی گھر آئے۔ بڑے تایا کے دونوں بیٹے فوج میں بھرتی تھے۔ نادیدہ باجی کے نکاح میں شرکت کے لیے انھیں بلایا گیا۔ دونوں بیٹوں کو دیکھ کر تائی کے چہرے پہ رونق آئی۔۔۔

ظہر کی اذان ہونے لگی۔۔۔

میں کچن میں تھی۔۔۔ رخسانہ نے خوشخبری سنائی کہ سعدیہ باجی بھی آگئی ہیں۔۔۔ میں جلدی جلدی کام ختم کر کے صحن میں پہنچی۔۔۔ سعدیہ باجی کی نظر مجھے پہ پڑی تو سب کو چھوڑ کے میری طرف آئیں اور گلے سے لگایا۔۔۔

"کیسی ہے میری ننھی پری۔۔۔۔۔"

ہمیشہ ک طرح پیار برساتے انکے لفظ۔۔۔ میں نے بامشکل اپنے آنسو روکے۔۔۔

"آپ کیس ہیں۔۔۔؟" میں نے پوچھا

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

انھوں نے جواب دیا

"ارے سعدیہ۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں مہمان آنا شروع ہو جائیں گے۔۔۔ ذرا ہمارے پاس بھی بیٹھ

جا۔۔۔"

چھوٹی تائی نے دور سے آواز دی

"آئی۔۔۔ چچی۔۔۔!"

انھوں نے جواب دیا

"سن۔۔۔! تجھ سے ضروری بات کرنی ہے میں نے۔۔۔ رات میں جلدی نہ سو جانا۔۔۔"

سعیدہ باجی بولیں۔۔۔

میں نے سر ہلایا۔۔۔

دس بجے تک نکاح کی رسم مکمل ہو گئی۔۔۔ چند لوگ انکی طرف سے آئے اور ہماری طرف سے صرف خاندان والے ہی تھے۔ تائی نے کسی اور کو مدعو کرنے سے منع کر دیا تھا۔ نادیہ باجی نے رورو کے برا حال کر لیا تھا۔ تائی اور تایا بھی زیادہ خوش نہیں تھے۔ لیکن دوسری جانب نوید بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ اس سے ایک بات تو ثابت ہوئی تھی کہ وہ نادیہ باجی سے سچے دل سے پیار کرتا تھا۔ دادی اور سعیدہ باجی کو بھی اسی چیز کی تسلی تھی۔

مجھے رخسانہ نے سختی سے منع کیا تھا کہ میں غلطی سے بھی نادیہ باجی کے پاس نہ بھٹکوں۔۔۔ میں خود بھی انکا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ چچی اور چھوٹی تائی اپنے اپنے گھر چلے گئے۔۔۔ سعیدہ باجی کی بھائیوں کے ساتھ دیر تک بیٹھک چلتی رہی۔ میں اور رخسانہ دیر رات تک برتنوں کی صفائی پہ لگے رہے۔ اسکے بعد رخسانہ اوپر چلی گئی اور میں دادی کے کمرے میں جانے لگی۔۔۔

"اے۔۔۔!"

سعیدہ باجی نے کمرے سے نکلے ہوئے مجھے آواز دی
میں رک گئی۔

"سو نے جا رہی ہو۔۔۔؟"

"میں نے بس ابھی ابھی کام ختم کیا تھا۔۔"

"اچھا۔۔ رکو میں پانچ منٹ میں آتی ہوں۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد میں انکے ساتھ پچھلے صحن میں آ گئی۔۔

"سعیدہ باجی میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔ اس دن آپ سے غلط بیانی کر کے میں نے
ارسل کا نمبر لیا۔۔"

میں شرمندہ تھی

"کوئی بات نہیں۔۔۔ میں سمجھ سکتی ہوں کہ تم کس صورت حال سے دوچار تھی۔۔۔ مجھے تو اسی وقت
شک ہو گیا تھا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔۔"

www.urdu novels mania.com

وہ بتانے لگیں

"آپ کو کیسے شک ہوا۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"گڑیا۔۔۔! زندگی میں ایسا پہلی بار ہی شائد ہوا تھا کہ تم آدھی رات کو نادیدہ کے کمرے میں تھی اور اسکے

فون سے مجھ سے بات کر رہی تھی۔۔۔ میں سمجھ گئی تھی۔۔۔ اسی لیے تو میں نے۔۔۔۔۔"

وہ کچھ کہتے کہتے رک گئیں۔۔۔

"اسی لیے کیا۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"تم سے پہلے میں نے ارسل سے بات کر لی تھی۔۔۔"

"کیا بات۔۔۔؟"

"ارے۔۔۔! وہ سب چھوڑو۔۔۔ مجھے تم سے ایک ضروری بات پوچھنی ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

میں نے سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھا

"تم ارسل کو پسند کرتی ہو۔۔۔؟"

انکی آنکھوں میں سنجیدگی تھی

میں نے سر جھکا لیا۔۔۔

"بتاؤ نارانی۔۔۔۔!"

انھوں نے میرے کندھے پہ ہاتھ رکھ دیا

"اب تو سب ختم ہو گیا ہے۔۔۔ اس بات سے اب کیا فرق پڑے گا"

"کچھ ختم نہیں ہوا۔۔۔ سب ویسا ہی ہے۔۔۔"

میں انکا چہرہ پڑھنے لگی

"دیکھو۔۔۔! ارسل تمہیں پسند کرتا ہے۔۔۔"

انھوں نے انکشاف کیا

"لیکن۔۔۔ میں نے تو فون کر کے انہیں۔۔۔۔"

میری آنکھوں میں حیرانی تھی

"اس دن تم سے بات کرنے کے بعد اس نے مجھے فون کیا اور ساری بات بتائی،۔۔ میں سمجھ گئی تھی کہ نادیہ کا سارا پلان ہے۔۔ اس لیے میں نے ارسل کو بھی سمجھا دیا کہ وہ فاحال خاموش رہے۔۔۔ اور جب دادی اور بابا نے نادیہ کے رشتے کی بات کی تو ارسل نے اسی وقت ہی انکار کر دیا تھا۔۔ لیکن اسکی خالہ نے اسے مجبور کیا۔۔ اور تو اور کل جب ارسل کے گھر والے نکاح کی تاریخ لینے آنے والے تھے تو اس نے صاف طور پہ منع کر دیا۔۔ اور یہی بتانے کے لیے وہ یہاں آیا تھا۔۔۔"

چلو یہ قصہ بھی بلا آخر کھلا کہ وہ لوگ تاریخ لینے کیوں نہیں آئے تھے۔

"مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ نادیہ ایسی گرمی ہوئی حرکت کرے گی۔۔۔ وہ تو شکر ہے کہ نوید نے شادی کی حامی بھر لی ورنہ تو پوری زندگی تباہ ہو جاتی اسکی۔۔۔۔"

وہ پریشان تھیں۔۔۔

novels mania

www.urdu novels mania .com

"لیکن نادیہ باجی اس رشتے سے خوش نہیں ہیں۔۔۔۔"

"جانتی ہوں وہ خوش نہیں ہے لیکن یہ گرٹھا اس نے خود اپنے لیے کھودا ہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

وہ نادیہ باجی سے بہت ناراض تھیں

"اچھا چھوڑو۔۔۔ نادیہ کا جو ہوا سو ہوا۔۔۔ تم میری بات کا جواب دو۔۔۔ تمہیں ارسل پسند ہے تو میں سب سے بات کرتی ہوں۔۔۔ اب جب حقیقت کھل ہی گئی ہے تو تمہیں کس چیز کی سزا ملے۔۔۔"

وہ پوچھنے لگیں۔۔۔

"جیسے آپکو ٹھیک لگے۔۔۔"

میں نے شرماتے ہوئے سر جھکا لیا۔۔۔

"اچھا جی۔۔۔ تو آگ برابر کی لگی ہوئی ہے۔۔۔"

وہ چھپڑنے لگیں

میں دبی ہنسی ہنستے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

دودن کی طویل جدوجہد کے بعد سعدیہ باجی گھر والوں کو میرے اور ارسل کے دوبارہ رشتے کے بارے

میں قائل کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔۔۔ رخسانہ کو جیسے خبر مل تو اس نے مجھے دھریا

"اندر ہی اندر یہ سارے کھیل کھیلے جا رہے ہیں اور مجھے خبر ہی نہیں ہے۔۔۔"

وہ کچن میں گھستے ہی بولی

"کس بارے میں بات کر رہی ہو۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

میں انجان بننے لگی

"واہ۔۔۔ واہ۔۔۔ صحیح ہے بھئی۔۔۔ کتنی احسان فراموش لڑکی ہو تم۔۔۔۔۔ محسنوں کو بھی بھول

گئی۔۔۔"

"رخسانہ۔۔۔! کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ میری تو سمجھ سے باہر ہے"

میں بدستور معصومیت کا ڈرامہ کرتی رہی

وہ میرے پاس آئی اور گدگدی کرنے لگی۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔" میں کچن میں ادھر ادھر بھاگ رہی تھی

"پہلے پوری بات بتاؤ۔۔۔ پھر جان چھوٹے گی۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ اچھا بتاتی ہوں۔۔۔"

وہ رک گئی

"سعدیہ باجی نے گھر والوں کو راضی کر لیا ہے۔۔۔ کل وہ لوگ نکاح کی تاریخ لینے آرہے ہیں۔۔۔"

میں بتانے لگی

رخسانہ یہ خبر سن کے بہت خوش ہوئی۔۔۔ اس نے مجھے گلے سے لگایا اور بولی

"میں نہ کہتی تھی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ سچ کی ہمیشہ جیت ہوتی ہے۔۔۔"

دادی پاؤں پہ پاؤں رکھتی کچن میں آگئیں

"اچھا۔۔۔ مہارانی تمہاری ٹریفک پھر سے چالو ہو گئی ہے۔۔۔"

آتے ہی انھوں نے رخسانہ کی کلاس لگانا شروع کی

ہم دونوں مسکرا نے لگے

"تجھے کتنی بار بولا ہے اس لڑکی سے دور رہا کر۔۔۔ پر تم سنتی کہاں ہو۔۔۔"

اب میری باری تھی۔۔۔

"دادی اب تو بخش دیں بے چاری کو۔۔۔ چند دن کی مہمان ہے"

سعدیہ باجی آگئیں

"لو۔۔۔ آگئی باڈی گارڈ۔۔۔ اب جتنے دن یہ بی بی یہاں پہ ہے ہم تو چوں چراں بھی نہیں کر سکتے

۔۔۔ پھر سے لائن حاضر کر دے گی۔۔۔"

دادی منہ بناتے ہوئے وہاں سے چلی گئیں

ہم سب ہنسنے لگے۔۔۔

جیسے کیسے یہ رات بھی کٹ ہی گئی۔۔۔

صبح ہوئی تو سب سے پہلی خوشخبری مجھے یہ ملی کہ بابا اپنے ہاتھوں سے دادی کو میرا نیا سوٹ پکڑا گئے۔۔۔

"یہ لے۔۔۔ تیرا باپ دے گیا ہے۔۔۔ پہن لینا آج۔۔۔"

دادی بولیں

مجھے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس بار بابا سب کے سامنے میرا سوٹ لائے تھے۔۔۔

جہاں میں اس سب سے اتنی خوش تھی۔۔۔ وہیں من میں دور کہیں اداسی بھی تھی۔۔۔

جب ایک دم سے جھولی خوشیوں سے بھرنے لگے تو انسان فطری طور پہ پریشان ہو جاتا ہے۔ میرے

ساتھ شائد وہی ہو رہا تھا۔۔۔

شام میں پھر سے تیار ہو کے میں دادی کے کمرے میں بیٹھ گئی۔۔۔

ارسل کی خالہ اور انکی بیٹیاں مجھ سے ملنے آئیں۔۔۔ پہلی بار میرا اس سے ملنے کو دل کر رہا تھا۔۔۔ کاش ایک بار دیکھ لیتی۔۔۔ دل میں خواہش جاگی تھی۔ اس بار تو اسکے سامنے جانے کا کوئی بہانہ بھی نہیں تھا۔۔۔ بس ایک آخری امید تھی۔۔۔

پھر سے میں پردے کی اوٹ میں ہوں۔۔۔ وہ پھر سے مڑے۔۔۔ میں اسکی وہ گہری آنکھیں۔۔۔ اور ہلکی مسکان۔۔۔ دیکھ پاؤں۔۔۔ اس سے پہلے کے میری نظریں جھکیں۔۔۔ وہ پل وہیں رک جائے۔۔۔ جس میں وہ ہو۔۔۔ اور میں۔۔۔

پھر سے میں پردے کی اوٹ میں ہوں۔۔۔ وہ پھر سے مڑے۔۔۔ میں اسکی وہ گہری آنکھیں۔۔۔ اور ہلکی مسکان۔۔۔ دیکھ پاؤں۔۔۔ اس سے پہلے کے میری نظریں جھکیں۔۔۔ وہ پل وہیں رک جائے۔۔۔ جس میں وہ ہو۔۔۔ اور میں۔۔۔

"سنو۔۔۔"

رخسانہ اندر آئی
www.urdu novels mania.com

میں نے اسکی طرف دیکھا

"نکاح کی تاریخ طے ہو چکی ہے۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی

میں نے نظریں نیچی کر لیں

"ارے۔۔۔ رے۔۔۔ شرمگئی۔۔۔ دلہن"

وہ چھپڑنے لگی

"رخسانہ تنگ نہ کرو"

میں چڑکے بولی

"ہمال ہے۔۔۔ میں تو اتنی اچھی خبر دینے آئی تھی۔۔۔ خیر۔۔۔ جارہی ہوں میں"

وہ جانے لگی

"رک۔۔۔۔!"

میں نے آواز دی

"کیا ہے۔۔۔؟"

"تاریخ تو بتاتی جاؤ۔۔۔"

میرے چہرے پہ مسکراہٹ تھی

"آہاں۔۔۔۔ اب تو ایسے نہیں بتاؤں گی۔۔۔"

وہ آ کے میرے پاس بیٹھ گئی

"تم پھر سے شروع ہو گئی۔۔۔"

میں نے اسے گھورا

"اگلے جمعہ کو وہ لوگ نکاح کی رسم کے لیے آئیں گے۔۔۔ پھر ہماری رانی باقاعدہ طور پہ کسی اور کی ہو

جانے گی"

رخسانہ بہت خوش تھی

میں شرماسی گئی

"رخسانہ۔۔۔! کدھر مر گئی ہے۔۔۔؟"

دادی کی آواز گونجی

اس سے پہلے کے وہ ہمیں پھر سے ساتھ میں دیکھتیں رخسانہ نے دوڑ لگا دی۔۔۔

چند ہی پل گزرے تھے۔۔۔ نادیدہ باجی کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔ میں انہیں دیکھ کے ہڑبڑاسی

گئی۔۔۔ اتنے دنوں میں پہلی بار وہ اپنے کمرے سے نکلی تھیں۔۔۔ ان کے نکاح کے بعد پہلی بار میرا ان

سے سامنا ہو رہا تھا۔

"مبارک ہو۔۔۔!"

انکے لبوں پہ مسکراہٹ تھی۔۔۔

میں انکے اس برتاؤ پہ حیران ہوئی۔۔۔

میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

"اب بھی ناراض ہو مجھ سے۔۔۔؟"

وہ آ کے میرے پاس بیٹھیں

"ناراض۔۔۔! نہیں۔۔۔"

میں نے جواب دیا

"تم کتنی خوش قسمت ہونا۔۔۔"

انکی نگاہیں میرے چہرے پہ تھیں۔۔۔

"آپ بھی بہت خوش قسمت ہیں۔۔۔۔"

میں بولی

وہ ہنس پڑیں۔۔۔

"میں نے سوچا نہیں تھا میں اپنے رچائے ہوئے کھیل میں خود ہی پھنس جاؤں گی۔۔۔۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا

"تم بھی اتنی ہی تکلیف سے گزری تھی۔۔۔؟"

انکی آنکھیں نم تھیں

میں سمجھ سکتی تھی کہ وہ کس تکلیف میں ہیں۔۔۔

"آپ نے بنا سوچے سمجھے غلط قدم اٹھایا۔۔۔ میں تو صبر کر رہی گئی تھی۔۔۔ لیکن آپ اس ذات کو

بھول گئیں۔۔۔ جو منصف ہے۔۔۔۔"

"ناجانے کونسا جنون سوار تھا میرے سر پہ۔۔۔ خود کو کیا سمجھنے لگی تھی۔۔۔ اور دیکھو نہ کیسے بازی

پلٹی۔۔۔ آج تم میری جگہ پہ ہو اور میں تمہاری جگہ پہ۔۔۔۔"

میں ایک بار پھر چپ ہو گئی۔۔

"ہوسکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔"

انکی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔

"آپ مجھ سے معافی نہ مانگیں۔۔۔۔"

"کیوں،۔۔۔ مجھے اس قابل بھی نہیں سمجھتی ہو۔۔۔"

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ مجھ سے بڑی ہیں۔۔۔ آپکا معافی مانگنا مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا" ہم دونوں کے بیچ پھر سے خاموشی کہ ایک دیوار حائل ہو گئی

ایک دم سے سعدیہ باجی اندر آئیں۔ نادیہ باجی کو میرے ساتھ بیٹھا دیکھ کے انکے چہرے کا رنگ بدلا

"کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔"

وہ پوچھنے لگیں

ہم دونوں انکی آواز پہ چونکے

"کچھ نہیں۔۔۔ بس ایسے ہی۔۔۔"

میں نے کہا

"نادیہ خیریت تو ہے نا۔۔۔؟ تم اس بے چاری کے ساتھ کیا کر رہی ہو"

سعدیہ باجی آنکھوں میں انکے لیے غصے کے نمایاں آثار تھے

"کیوں۔۔۔ میں نہیں بیٹھ سکتی اسکے ساتھ۔۔۔؟"

www.urdu novels mania.com

انھوں نے پوچھا

"تمہارا اسکے ساتھ بیٹھنا تمہارے لیے اچھا ہو سکتا ہے پر اسکے لیے نہیں۔۔۔"

سعدیہ باجی نے جواب دیا

"کتنی نفرت کرتی ہو تم مجھ سے۔۔۔"

نادیہ باجی کھڑی ہو کے بولیں

"یہ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کے لیے قابل نفرت بننا چاہتا ہے یا پھر قابل محبت۔۔۔۔"

سعیدہ باجی کے لہجے میں واضح کڑواہٹ تھی
نادیہ باجی نے ایک گہری سانس لی اور وہاں سے چلی گئیں
"سعیدہ باجی۔۔۔! اب آپ بھی معاف کر دیں انھیں"
انکے جاتے ہی میں بولی

"چندہ۔۔۔! ہم سب نے اسے معاف کر دیا ہے۔۔۔۔"
"لیکن آپ کا لہجہ کچھ اور ہی بتا رہا ہے"

"جب ایک بار کسی کا اعتماد ٹوٹ جائے تو اسے بحال ہونے میں وقت لگتا ہے"
"لیکن اگر انسان دل سے کوشش کرے تو زیادہ دیر نہیں لگتی"
"تم معاف کر سکتی ہوں نادیہ کو۔۔۔؟"

"میں تو بہت پہلے معاف کر چکی ہوں۔۔۔۔"

"تمہارا دل بہت بڑا ہے۔۔۔ لیکن مجھے تھوڑا وقت لگے گا"

وہ بولیں

میں انکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔ جن میں آنسو کی چمک صاف دیکھائی دے رہی تھی
"اچھا تم یہ سب چھوڑو۔۔۔ اور اپنی آنے والے زندگی پہ دھیان دو۔۔۔ تمہیں پتا ہے نکاح میں
بہت کم دن رہ گئے ہیں۔۔۔ ابھی تو تمہارے لیے اتنی شاپنگ کرنی ہے۔۔۔۔"

انہوں نے اپنا موڈ ٹھیک کیا

میں نے نظریں جھکالی

"اوہو۔۔۔ ایک تو تم بات بات پہ شرماتا جاتی ہو۔۔۔ کیا کریں تمہارا"

وہ چھپڑنے لگیں

"سعدیہ باجی۔۔۔! آپ بھی رخسانہ کی طرح مجھے چھپڑ رہی ہیں"

میں نے خفگی ظاہر کی

"گڑیا۔۔۔! یہی تو دن ہیں تمہیں چھپڑنے کے۔۔۔ بعد میں تو تم اپنے ان کے ساتھ چلی جاؤ گی۔۔۔ پتا

نہیں ہمیں یاد بھی کرو گی یا نہیں۔۔۔"

"ایسا کبھی ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو بھول جاؤں۔۔۔"

میں مسکرائی

"ہو سکتا ہے کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔ ارسل تمہیں اتنا پیار دے گا تم سب کچھ بھول جاؤ گی۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

انہوں نے میرا گال تھپتھپایا

"بھئی۔۔۔! ہم اندر آ سکتے ہیں یا نہیں۔۔۔؟"

ارسل کی خالہ اندر آتے ہوئے بولیں۔ انکے ساتھ انکی بڑی بیٹی صوبیہ اور چھوٹی بیٹی سونیا بھی تھی

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔"

سعدیہ باجی نے انکا استقبال کیا

"بس ہم نکل رہے تھے۔۔۔ سو چارانی سے ملتے ہوئے جائیں۔۔۔"

وہ میرے پاس آگئیں۔۔ میں اٹھ کے کھڑی ہو گئی
انہوں نے مجھے گلے سے لگایا

"لگتا ہے آپ لوگ ہماری بھابی کا خیال نہیں رکھتے۔۔۔"
سونیا سعدیہ باجی کی طرف دیکھ کے بولیں۔۔۔

"یہ صحیح بھئی۔۔۔! ابھی قانونی طور پر بھابی بنی نہیں۔۔۔ نندو کالت کرنے میدان میں اتر آئی"
سعدیہ باجی نے جواب دیا

سب ہنسنے لگے۔۔۔

"میں ٹھیک تو کہہ رہی ہوں۔۔ دیکھیں نا اتنی کمزور لگ رہی ہیں۔۔۔ بس آج سے آپ لوگ انہیں
کھلانا پلانا شروع کر دیں۔۔۔"

urdu
novels mania

www.urdu novels mania .com

سونیا آرڈر دیتے ہوئے بولی
"اچھا۔۔ اماں جی۔۔۔ جیسے آپ کا حکم۔۔۔"

سعدیہ باجی تعظیم میں سر جھکانے لگی
"اسکی باتوں کا برا مت منائیے گا۔۔۔ ارسل نے اسے سر چڑھا رکھا ہے۔۔۔"

صوبیہ بولی

"کوئی بات نہیں۔۔۔ اب یہ جانے اور اسکی بھابی ہم

ٹھہرے باراتی۔۔۔" ہم

سعدیہ باجی بولیں

سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔۔

"اچھا بیٹا ہم چلتے ہیں۔۔۔۔"

عارفہ خالہ میری طرف دیکھ کے بولیں

"ابھی تو ہم جارہے۔۔ لیکن بہت جلد۔۔ آئیں گے آپکو لینے۔۔۔۔"

سونیا مجھ سے لپٹتے ہوئے بولی

"ابھی نکاح تو ہو لینے دو۔۔ پھر لے جانا اپنی بھابی کو۔۔۔"

چچی بھی آگئیں۔۔۔

"ہاں۔۔ وہ تو بس چند دن کی بات ہے۔۔۔"

عارفہ خالہ نے جواب دیا۔۔۔

ایک ایک کر کے سب باہر جانے لگے۔۔ میں بھی کمرے کے دروازے تک آئی۔۔۔۔

سامنے ہی صحن میں ارسل کھڑا تھا۔۔ میں اس دیکھتے ہی پیچھے ہٹی۔۔۔۔

دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔۔۔۔

"تو بھی کتنی پاگل ہے۔۔۔ پل بھر پہلے تو اسکے دیدار کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔۔ اب جب وہ سامنے

ہے تو چھپ رہی ہے"

میں نے اپنے آپکو کوسا۔۔۔ مجھے ہمت کرنی چاہیے۔۔۔ سامنے کھڑی رہیتی ہوں۔۔۔ کھا تھوڑی نہ

جائے گا

میں ایک بار پھر سامنے آئی۔۔۔ میرا خاندان اسکے خاندان کو الوداعی کلمات سے نوازا رہا تھا۔۔۔ اور وہ ٹنگلی باندھے مجھے دیکھتا رہا۔۔۔ اس بار میں نے بھی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔۔۔ پر زیادہ دیر تاب نہ لاسکی۔۔۔

"بھائی۔۔۔! چلیں۔۔۔!"

سونیا نے چٹکی بجا کے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

اسکا پورا دھیان اب بھی میری جانب تھا

سونیا نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا۔۔۔ اور اسے یہ سمجھنے میں زیادہ دیر نہ لگی کہ اتنے لوگوں میں اسکی نگاہوں کا مرکز میں تھی۔۔۔ مجھ پہ نظر پڑتے ہی اسکے ہونٹوں پہ معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔ میں شرما کے پیچھے ہٹی۔۔۔ وہ میری طرف ہی آگئی

"ارے۔۔۔! آپ چھپ کیوں رہی ہیں۔۔۔ چوری پکڑی گئی نا۔۔۔؟"

وہ دروازے میں آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔ میں سر نہیں اٹھا سکی

"دیکھ لیں۔۔۔ دیکھ لیں۔۔۔ جی بھر کے دیکھ لیں۔۔۔ اب وہ پورے کے پورے آپ کے ہی

ہیں۔۔۔"

نثر اترتی جملے بولتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

وہ لوگ ایک ایک کر کے گھر کے دروازے سے باہر جانے لگے۔۔۔ میں پھر سے کھڑکی میں آ کے کھڑی

ہو گئی۔۔۔ اس انتظار میں کہ وہ پھر سے پلٹے گا۔۔۔ اور وہ پلٹ ہی گیا۔۔۔ کیسی تیر جیسی نگاہیں ہیں

اسکی۔۔۔ سیدھا دل پہ وار کرتی ہیں۔۔۔۔۔

"اچھا جی۔۔۔! ابھی بتاتی ہوں دادی کو۔۔۔"

اس بار رخصانہ نے جاسوسی کی

میں ہڑ بڑا کے پیچھے ہٹی

"کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ بتاؤ گی دادی کو۔۔۔"

"یہی جو تم سب کی ناک کے نیچے کر رہی ہو۔۔۔"

اس نے تیوری چڑھائی

"میں نے کیا کیا۔۔۔؟"

میں کہنے لگی

"چھپ چھپ کے دیدار ہو رہے ہیں۔۔۔ سب جانتی ہوں۔۔۔"

"کس کے۔۔۔؟"

"اس کے۔۔۔"

اس کے ہاتھ کا اشارہ ارسل کی جانب

"اچھا۔۔۔ تو۔۔۔"

میں سینا تان کے کھڑی ہو گئی

"ہو ہائے۔۔۔ بے شرم لڑکی۔۔۔"

میرے انداز پہ اسکی آنکھوں میں حیرت اتر آئی

"اب تو وہ میرا ہے۔۔۔ میں جتنی دیر چاہوں اسے دیکھ سکتی ہوں"

میرے اندر اچانک ہی اتنی ہمت آگئی

"اوہ میرے خدا۔۔۔ یہ لڑکی تو گئی۔۔۔"

رخسانہ قہقہہ لگاتے ہوئے مجھ سے لپٹ گئی۔۔۔ میں بھی ہنسنے لگی۔۔۔

یہ آنسو بھی کتنے نا سمجھ ہیں۔۔۔ نہ خوشی دیکھتے ہیں نا غم۔۔۔ بس باہر آنے کے بہانہ چاہیے ہوتا ہے

انہیں

"پچی۔۔۔! میں تو کہتی ہوں۔۔۔ یہ ہرے والا سوٹ اس پہ جچے گا۔۔۔"

سعیدہ باجی نے ہر اسوٹ میرے اوپر رکھا

"نہیں سعیدہ۔۔۔! یہ شوخ گلابی رنگ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔"

پچی نے دوسرا سوٹ اٹھایا۔۔۔

"یا پھر وہ۔۔۔ ہلکا نیلا۔۔۔"

سعیدہ باجی کی نظر ایک اور سوٹ پہ پڑی

"پھر۔۔۔ ہر اسی ٹھیک ہے۔۔۔ اس پہ بھاری کام ہوا ہوا ہے۔۔۔"

پچی نے ہر اسوٹ پکڑ لیا

قریب ایک گھنٹے سے پچی اور سعیدہ باجی کے بیچ میں بحث چل رہی تھی کہ میں اپنے نکاح پہ کونسا سوٹ

پہنوں۔۔۔ ابھی تک وہ فیصلہ نہیں کر پائیں۔۔۔

"حد ہے ویسے۔۔۔ تم لوگ ابھی تک اسی کام پہ لگے ہو۔۔۔ لڑکی کو تیار نہیں کرنا۔۔۔ مہمان آتے ہی ہوں گے"

چھوٹی بتائی اندر داخل ہوتے ہی بولیں

"آپا۔۔۔ سوٹ تو منتخب کر لیں پہلے۔۔۔"

چچی نے انھیں جواب دیا

"پھر یہ کام دو دن پہلے ہی کرنا تھا۔۔۔"

انھوں نے طنز کیا

دادی بھی اندر آ گئیں۔۔۔

"خدا کا خوف کرو لڑکیو۔۔۔ لڑکے والے پہنچتے ہی ہوں گے۔۔۔"

وہ سب کو ڈانٹنے لگیں

"دادی۔۔۔! رانی کے لیے سوٹ منتخب نہیں ہو رہا۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

سعدیہ باجی بولیں

"لو بھلا۔۔۔ سوٹ کیوں منتخب نہیں ہو رہا۔۔۔؟"

وہ اپنی الماری کی طرف بڑھیں

"چچی اور میں کب سے اسی کام پہ لگے ہوئے ہیں۔۔۔"

"واہ۔۔۔! تم اور تمہاری چچی۔۔۔ ارے لڑکی سے پوچھو اس نے کیا پہننا ہے۔۔۔"

دادی سب کو گھورنے لگیں

"یہ تو ہم نے سوچا نہیں۔۔۔"

سعدیہ باجی نے سر پکڑ لیا

"وہی تو۔۔۔ وہ بے چاری کب سے ہماری ہی سنی جا رہی ہے۔۔۔ اسکا نکاح ہے۔۔۔ سوٹ کا انتخاب بھی اسی کا ہونا چاہیے۔۔۔"

چچی بولیں

"چل رانی اب تو ہی بتا۔۔۔ کونسا سوٹ پہنے گی۔۔۔؟"

سعدیہ باجی نے مجھ سے پوچھا

میں دادی کی طرف بڑھی۔۔۔ وہ الماری میں سے کچھ نکال رہی تھیں۔۔۔ دور سے ہی مجھے زبیدہ پھوپھو کا پیلا جوڑا نظر آیا جو دادی نے صندوق سے منگوا یا تھا۔۔۔ میں نے دادی سے پوچھ کے وہ جوڑا نکالا اور

سب کو دیکھ کے بولی کہ میں یہ پہنوں گی۔۔۔ سب مجھے حیرانی سے دیکھنے لگے،۔۔۔

دادی نے مجھے ایسے دیکھا جیسے انھیں اپنی آنکھوں پہ یقین ہی نہ آ رہا ہو۔۔۔

"رانی۔۔۔! تم یہ پہنوں گی؟" www.urdu novelsmania.com

سعدیہ باجی نے پوچھا

"ہاں سعدیہ باجی۔۔۔ میں یہی پہنوں گی۔۔۔"

"لو۔۔۔ اور یہ جو ہم پورا بازار گھوم کے تمہارے لیے رنگ برنگ سوٹ اٹھا لائے انکا کیا

ہوگا۔۔۔؟"

چچی نے تیوری چڑھائی۔۔۔

میں نے دادی کی طرف دیکھا انکی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ میں نے انہیں گلے سے لگایا۔۔۔

میں دادی کی طرف بڑھی۔۔۔ وہ الماری میں سے کچھ نکال رہی تھیں۔۔۔ دور سے ہی مجھے زبیدہ پھوپھو کا پیلا جوڑا نظر آیا جو دادی نے صندوق سے منکلوایا تھا۔۔۔ میں نے دادی سے پوچھ کے وہ جوڑا نکالا اور سب کو دیکھ کے بولی کہ میں یہ پہنوں گی۔۔۔ سب مجھے حیرانی سے دیکھنے لگے،۔۔۔۔۔ دادی نے مجھے ایسے دیکھا جیسے انہیں اپنی آنکھوں پہ یقین ہی نہ آ رہا ہو۔۔۔۔۔ "رانی۔۔۔! تم یہ پہنوں گی؟"

سعیدہ باجی نے پوچھا

"ہاں سعیدہ باجی۔۔۔ میں یہی پہنوں گی۔۔۔"

"لو۔۔۔ اور یہ جو ہم پورا بازار گھوم کے تمہارے لیے رنگ برنگ سوٹ اٹھالائے انکا کیا ہوگا۔۔۔؟"

چچی نے تیوری چڑھائی۔۔۔۔۔

میں نے دادی کی طرف دیکھا انکی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ میں نے انہیں گلے سے لگایا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار انہوں نے میرے ماتھے پہ بوسہ دیا

"نہیں بیٹا۔۔۔! کسی بھی لڑکی کے لیے یہ بہت بڑا دن ہوتا ہے۔۔۔ میں نہیں چاہتی تم اس دن کسی کی اترن پہنو۔۔۔"

وہ میرا گال تھپتھپانے لگیں۔۔۔

"بڑی تیز لڑکی ہے بھئی۔۔۔ جاتے جاتے بھی دادی کی محبتیں بٹور رہی ہے۔۔۔"

پچی بولیں۔۔۔

سب ہنس پڑے۔۔۔

بلاخر نکاح کے لیے ہر اجوڑا منتخب ہو گیا۔۔۔ سعدیہ باجی مجھے تیار کرنے لگیں۔۔۔

"جب مولوی صاحب اندر آ کے نکاح کا پوچھیں گے تو کیا جواب دوگی۔۔۔؟"

سعدیہ باجی نے مجھے ایسے تیار کیا تھا جیسے ڈولی اٹھنے والی ہو۔۔۔

میں انکی بات پہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

"کیا کہیں گے۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"آئے ہائے۔۔۔ اس سے کیا پوچھتی ہو مجھ سے پوچھو۔۔۔"

چھوٹی تائی نے دھڑام سے دروازہ کھولا اور آتے ہی شروع ہوئیں

ہم دونوں انکی طرف دیکھنے لگے۔۔۔

"پچی۔۔۔! آپ ہی اسے ٹرینگ دیں۔۔۔"

سعدیہ باجی بولیں

"ماشاء اللہ۔ بہت پیاری لگ رہی ہو"

انہوں نے بلائیں لیں۔۔۔

"اچھا تو جب مولوی صاحب آئیں گے تو وہ کہیں گے۔۔۔۔۔"

وہ بتانا شروع ہوئیں

سعیدہ باجی الماری کھول کے کام میں لگی تھیں۔۔۔

"سعیدہ۔۔۔ تو بھی آجا۔۔۔ کل کلاں تیری بھی شادی ہونی ہے۔۔۔ سیکھ لے کچھ۔۔۔"

چھوٹی تائی نے انھیں آواز دی

"ارے کہاں۔۔۔ چچی۔۔۔ ہمارے ایسے نصیب کہاں۔۔۔"

سعیدہ باجی منہ بناتے ہوئے بولیں

"کم بخت۔۔۔ ڈرامے کرتی ہے۔۔۔ جب ڈاکٹر بن جائے گی تو ایسے لڑکوں کی لائن لگی ہوگی۔۔۔"

تائی نے انھیں گھورا

"آپکو نہیں۔۔۔ پتا۔۔۔ آجکل حالات بدل گئے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر بنتے بنتے میں بوڑھی ہو جاؤں گی۔۔۔"

پہلے تو رشتہ ملے گا نہیں جو مل گیا تو ہوگا کوئی بابا ٹائپ۔۔۔ اب سب ہماری رانی جتنے خوش نصیب

تھوڑی ناہوتے ہیں۔۔۔ اتنا خوب و نوجوان ملا ہے

اپنی باتوں میں وہ مجھے چھیرنے سے باز نہیں آئیں۔۔۔

"ہاں سعیدہ سچ کہہ رہی ہو۔۔۔ ماشاء اللہ ارسلان خوش شکل تو ہے۔۔۔"

چھوٹی تائی آنکھیں پھیلا کے بولیں

"اف ہو۔۔۔ چچی۔۔۔ اسکا نام ارسل ہے ارسلان نہیں"

سعدیہ باجی چڑکے بولیں

"جو بھی ہو۔۔۔۔۔ لیکن اچھا لڑکا ہے۔۔۔۔۔"

انھوں نے جواب دیا

میں شرماتے بجاتے ہوئے سر جھکا کے بیٹھی رہی۔۔۔

"بہجی خیر تو ہے نا۔۔۔۔۔! کہیں بچا کو سائیڈ لائن کرنے کا ارادہ تو نہیں ہے۔۔۔۔۔"

سعدیہ باجی نے انھیں چھیڑا۔۔

"چل ہٹ کمینی۔۔۔۔۔! کیسی باتیں کرتی ہے۔۔۔۔۔"

وہ ہنس پڑیں

"صحیح تو کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔ آپ تو ابھی جوان لگتی ہو۔۔۔۔۔ اور ایک ہمارے بچا ہیں جو دن بدن بوڑھے

ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔"

وہ دونوں ہنس پڑے،۔۔۔۔۔ میں سنجیدگی سے ان کے چہرے دیکھنے لگی

"لو بھلا اسے کیا ہوا۔۔۔۔۔ اتنی افسردہ سی کیوں لگ رہی ہے۔۔۔۔۔"

تانی کا دھیان میری طرف تھا

"نکاح ہے نا اسکا۔۔۔۔۔ اس لیے۔۔۔۔۔ اندر سے ڈری ہوئی ہے۔۔۔۔۔"

سعدیہ باجی بولیں

"اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔ جب میرا نکاح ہوا تو میں تو اچھل اچھل کے اپنی بارات

دیکھ رہی تھی"

مائی بتانے لگیں

وہ دونوں پھر سے ہنس پڑیں

"اچھا چچی۔۔۔ اسکو بتائیں نا۔۔۔ مولوی صاحب جو آ کے بولتے ہیں۔۔۔"

سعیدہ باجی اصل مدعے پہ آگئیں

"ہاں۔۔۔ وہ بات تو بیچ میں رہ گئی۔۔۔"

چچی کو یاد آیا

"دیکھو۔۔۔ مولوی صاحب اندر آئیں گے اور کہیں گے کہ فلاں کا بیٹا ارسل آپکو نکاح میں قبول

ہے۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے سمجھانے لگی

"آئے ہائے۔۔۔ چچی اب یہ فلاں کا بیٹا کیا ہوتا ہے۔۔۔؟"

سعیدہ باجی بولیں

"بابا مجھے اسکے باپ کا نام پتا نہیں ہے تو کیا بولوں۔۔۔؟ باپ کا نام لینا بہت ضروری ہے"

"اوہ اچھا۔۔۔ ارسل کے باپ کا نام تو مجھے بھی نہیں پتا۔۔۔"

سعیدہ باجی سوچ میں پڑ گئیں

"تو کیوں پریشان ہو رہی ہے۔۔۔ وہ خود بتا دے گا اپنے باپ کا نام۔۔۔۔۔ پر اصل مدعا باپ کا نام

نہیں بلکہ نکاح قبول کرنا ہے۔۔۔"

وہ بولیں

"ہاں تو بتائیں نا بے چاری کو۔۔۔"

"مولوی صاحب پوچھیں گے کہ ارسل تمہیں نکاح میں قبول ہے۔۔؟ تو تمہیں جواب دینا ہوگا"

وہ میری طرف دیکھتے ہوئے بولیں

"کیا جواب۔۔۔"

میں نے پوچھا

"قبول ہے بولنا۔۔۔ اور وہ یہ تین بار پوچھیں گے۔۔۔"

انہوں نے بتایا

"تو دوسری اور تیسری بار کیا جواب دینا ہے۔۔۔"

میں نے معصومیت سے پوچھا

"لو بھئی۔۔ ہو گیا نکاح۔۔ ارے پگلی تینوں بار ہی قبول ہے۔۔ قبول ہے۔۔ قبول ہے۔۔ بولنا"

انہوں نے مجھے کندھے سے پکڑ کے ہلایا

www.urdu novels mania.com

"سمجھ گئی نا۔۔؟"

نادیہ باجی نے پوچھا

میں نے سر ہلایا

"دھیان سے جواب دینا۔۔ اگر تم قبول ہے نہیں بولو گی یا تین سے کم بار بولو گی تو نکاح نہیں ہوگا"

تائی نے مجھے چوکنا کیا

میں دل ہی دل میں یاد کرنے لگی۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔

پھر سے دروازہ کھلا

"بجائی تم ابھی تک لڑکیوں میں گھسی ہو۔۔۔ بارات دروازے پہ آچکی ہے۔۔ باہر اتناں جی نے ہنگامہ ڈال رکھا ہے۔۔ مہمانوں کا استقبال کرنے کے لیے کوئی بڑا موجود نہیں ہے"

بڑی تائی اتنے دنوں میں پہلی بار اس طرح دادی کے کمرے میں آئیں۔۔ اور آتے ہی چھوٹی تائی پہ برس پڑیں

"آپا۔۔! میں ذرا نکاح کے بارے میں رانی کو بتا رہی تھی۔۔۔"

وہ جلدی سے کھڑی ہو گئیں

بڑی تانی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے میرے پاس آئیں

"ماشاء اللہ۔۔۔! بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ اللہ پاک تمہارے نصیب اچھے کرے۔۔۔"

انہوں نے میری ٹھوڑی ہلاتی۔۔ انکی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔۔

نادیہ باجی والے واقعے کے بعد وہ ٹوٹ چکی تھیں۔۔ کافی بیمار رہنے لگیں تھیں۔۔ مجھ سے انکی یہ

حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ میرے آنسو بھی پلکوں یہ چمکنے لگے۔۔۔

"رونا نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ میری ساری محنت پہ پانی پھر جائے گا۔۔۔"

سعدیہ باجی ڈرگنیں کے میں میک اپ کا ستیہ ناس نہ کردوں

میں نے بامشکل اپنے آنسو روکے

"چلو بھابی۔۔۔ باہر چلتے ہیں۔۔۔ سعدیہ رانی کے پاس رہے گی۔۔۔"

چھوٹی تانی بڑی تانی کو لے کے باہر چلی گئیں

باہر سے بچوں اور عورتوں کا شور آنا شروع ہو گیا۔۔۔

ویسے تو مہمانوں کے بیٹھنے کا سارا انتظام گلی میں ٹینٹ لگا کے کیا گیا تھا۔۔۔ پھر بھی عورتوں اور بچوں کا آنا جانا لگا ہی ہوا تھا۔۔۔

رخسانہ مجھے صبح سے نظر نہیں آئی۔۔۔ آج کام کا سارا بوجھ اس بے چاری پہ تھا۔۔۔ اور دومی صبح سے اسکے سر پہ سوار تھیں۔۔۔ اس لیے تو اسے موقع نہیں مل رہا تھا۔۔۔ ورنہ ٹانگ کھینچنے ضرور آتی۔۔۔

کمرے کے دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔

سعدیہ باجی نے اندر سے دروازہ بند کر رکھا تھا۔۔۔

"کون۔۔۔! وہ دروازے کے پاس جا کے بولیں۔۔۔"

کوئی جواب نہیں آیا

انہوں نے پھر سے پوچھا۔۔۔ اس بار بھی کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

بالآخر انہوں نے دروازہ کھول دیا۔۔۔ سامنے ہی سونیا اپنی چند سیلیوں کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ تم لوگ اندر نہیں آ سکتے۔۔۔"

سعدیہ باجی نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا

"ارے کیوں نہیں آ سکتے۔۔۔ میں اپنی بھابی کو دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ دلہن بن کے کیسی لگ رہی

ہیں۔۔۔"

اس نے باہر سے آواز دی۔۔۔

"نا بابا۔۔۔ لڑکے والے ہماری چاند سے دلہن کو نظر لگا دیں گے۔۔۔"

سعیدہ باجی نے جواب دیا

"کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ اب یہ ہماری امانت ہیں آپکے پاس۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ جب اپنی امانت لے جاؤ تو جی بھر کے دیکھ لینا پرا بھی نہیں۔۔۔"

سعیدہ باجی اور سونیا کے بیچ میں کافی دیر تک کھٹی میٹھی تکرار چلتی رہی۔۔۔ بلاآخر وہ ہار مان کے چلی گئی۔۔۔

سعیدہ باجی پھر سے میرے ساتھ آ کے بیٹھ گئیں۔۔۔

"تمہیں پتا ہے۔۔۔ دلہن کو ایسے لڑکے والوں کو نہیں دیکھنے دیتے۔۔۔"

وہ مجھے بتانے لگیں

"کیوں۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"دادی کہتی ہیں۔۔۔ نظر لگ جاتی ہے۔۔۔"

انکی بات سن کے میں سوچ میں پڑ گئی۔۔۔ نظر تو لڑکی والوں کی بھی لگ سکتی ہے۔۔۔ پھر لڑکے

والوں سے اتنا بچاؤ کیوں۔۔۔ میرے دل میں سوال آیا

"ارے سعیدہ۔۔۔! اب ہمیں بھی نہیں دیکھنے دو گی۔۔۔؟"

اس بار سونیا کی بڑی بہن صوبیہ تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ آپنی۔۔۔! آپ کو بھی انتظار کرنا پڑے گا"

سعدیہ باجی نے جواب دیا

"لو بھلا۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔"

صوبیہ کی آواز آئی

"ہمارے ہاں کی رسم ہے۔۔۔ جب تک نکاح نہ ہو جائے۔۔۔ لڑکی والے دلہن کو نہیں دیکھ سکتے"

اس بار بارہر سے نادیہ باجی کی آواز سنائی دی۔۔۔ وہ صوبیہ کو جواب دے رہی تھیں

"واہ بھئی واہ۔۔۔ ہماری بھابی پہ اتنے پرے دار بٹھائے ہیں۔۔۔"

صوبیہ بولی

"آپ کی بھابی بعد میں ہے پہلے ہماری بہن ہے۔۔۔"

نادیہ باجی بولیں

سعدیہ باجی اور میں حیران ہو کے ان کی باتیں سن رہے تھے۔۔۔ وہ جس طرح سے نکاح کے فکشن میں

حصہ لے رہی تھیں۔۔۔ ہم دونوں کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔ لیکن خوشی بھی تھی ان میں ایک اچھا بدلاؤ

www.urdu novels mania.com

آیا ہے۔۔۔

باہر کافی دیر تک لڑکے والے اور لڑکی والوں کے بیچ چلمچلی ہوتی رہی۔۔۔ ہنسی مذاق چلتا رہا۔۔۔

ٹینٹ میں کھانا لگا تو بچوں اور عورتوں کا شور کم ہوا۔۔۔

کھانے کے فوراً! بعد چچی نے مطلع کیا کہ مولوی صاحب تھوڑی دیر میں اندر آتے ہی ہوں گے۔۔۔

اور ایسا ہی ہوا۔۔۔ کچھ ہی دیر گزری تھی۔۔۔ چھوٹی تائی اور چچی دادی سمیت کمرے میں آئیں اور میرے

ارد گرد جمع ہو گئیں۔۔۔ سب نے سر دوپٹوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔

میں دل ہی دل میں تائی والا سبق یاد کر رہی تھی۔۔۔

چند پل گزرے تو بابا اور تایا مولوی صاحب کو لے کے اندر آئے۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح کی اجازت لی۔۔۔ میں سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح کی قبولیت کا پوچھنے کے لیے جملہ دہرایا۔۔۔ میں خاموش بیٹھی رہی۔۔۔ چھوٹی تائی نے چٹکی کاٹ کے سبق یاد دلایا اور میں جھٹ سے بولی

"قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے"

"بیٹا۔۔۔ ایک بار بول دینا ہی بہت ہے"

مولوی صاحب بولے

ساری عورتوں دبی ہنسی ہنسنے لگیں۔۔۔ میں شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔

نکاح ہو گیا تو کچھ دیر بعد سعدیہ باجی اور چچی مجھے باہر لے آئیں۔۔۔ میں گھونگٹ میں تھی۔۔۔ انھوں نے مجھے صوفے پہ بٹھایا۔۔۔ چند ہی پل گزرے تھے۔۔۔ ارسل کو بھی میرے ساتھ بٹھا دیا گیا۔۔۔

چھوٹی تائی نے میرا گھونگٹ ہٹایا۔۔۔ سامنے ہی لوگوں کی بھیڑ لگی تھی۔۔۔

ارسل نے نظریں گھما کے میری طرف دیکھا۔۔۔

سونیا اور اسکی سہیلیاں ہماری تصویریں لینے لگیں۔۔۔

"ماشاء اللہ۔۔۔ کہاں چھپا رکھا تھا اتنا حسن۔۔۔؟"

ارسل کی سرگوشی میرے کانوں میں پڑی

میں نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

"ایک تو آپ کی۔۔۔۔۔ بے رحم پلکیں۔۔۔۔۔ پل بھر دیدار نہیں کرنے دیتی ان حسین آنکھوں کا۔۔۔"

وہ پھر سے بولا

میرے ہاتھ پسینے سے بھیگنے لگے۔۔۔

"کیسا لگ رہا ہے۔۔۔ مسز ارسل بن کے۔۔۔۔۔"

وہ کسی طرح باز نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"اب تو جواب دے دیں۔۔۔۔۔ کان ترس گئے آپ کی کھنکھتی آواز سننے کے لیے۔۔۔۔۔"

اس بار مسکراہٹ اپنے آپ میرے لبوں پہ پھیل گئی۔۔۔

"یہ چیز۔۔۔۔۔! اب لگتا ہے۔۔۔ ہمارا بھی نصیب بدلے گا"

اسکی نظریں میرے چہرے پہ ہی جمی تھیں

یقین نہیں ہوتا کہ۔۔۔۔۔ ہم دونوں اتنے لوگوں کے بیچوں بیچ بیٹھے تھے۔۔۔۔۔ ایسے لگتا تھا۔۔۔ اور کوئی

ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔ صرف وہ ہے اور میں،۔۔۔۔۔

"ارسل بھائی۔۔۔۔۔ ذرا دھیان سے۔۔۔۔۔ نظر نہ لگا دیجئے گا۔۔۔۔۔"

سعدیہ باجی نے جھک کے سرگوشی کی

"ہم نے کیا نظر لگانی ہے۔۔۔۔۔ ہم تو چاہتے ہیں کسی کی نظر ہمیں لگے۔۔۔۔۔ کھل کے دیدار تو ہو۔۔۔۔۔"

وہ مسکرا کے بولا

"واہ۔۔۔۔۔ شاعرانہ مزاج میں لگ رہیں آپ۔۔۔۔۔"

سعدیہ باجی بولیں

"صحیح کہتی ہیں آپ۔۔۔ ہمارا مزاج تو سارا زمانہ ہی پرکھ لے گا۔۔۔ پر ہم کیسے کسی کا مزاج پرکھیں۔۔۔ کوئی راستہ نظر نہیں آتا"

وہ پھر سے میری طرف دیکھنے لگا۔ سعدیہ باجی مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئیں
"مزاج پرکھنے کے لیے۔۔۔ آپکی یہ تیر جیسی آنکھیں ہیں نا۔۔۔ جو دور سے ہی ٹھیک نشانے پہ جا
لگتی ہیں۔۔۔"

میں نے لب کشائی کی۔۔۔

"اوہ میرے خدا۔۔۔ کیا یہ آواز حقیقت تھی یا میرے دل کا وہم۔۔۔؟"

وہ بولا۔۔۔

"وہم کو حقیقت بننے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔۔۔ اگر تھوڑی کوشش کی جائے۔۔۔"

میں نے پھر سے جواب دیا

"تو میرے دل میں ایک اور وہم جاگا ہے۔۔۔ کہ یہ پلکوں کے دریچے ابھی کھلیں گے۔۔۔ اور انکے

پیچھے چھپی کسی کی جھیل سی گہری آنکھوں سے اٹھتی موجیں میرے دل کے طوفان سے جا ٹکرائیں
گی۔۔۔"

وہ بولا

"پھر دیکھتے ہیں۔۔۔ طوفان تھمتا ہے یا لہریں پلٹی ہیں۔۔۔"

میں نے اسی کے انداز میں جواب دیا

میری پلکیں اٹھیں۔۔۔ اور نظر اسکے چہرے پہ جم گئی۔۔۔ اس بار میں نے ٹھان لی تھی۔۔۔ تب تک یہ پلکیں نہیں جھکیں گی جب تک وہ نظریں نہیں جھکا لیتا۔۔۔ اس نے اپنی شرارتی مسکراہٹ سے مجھے زیر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی پر اس بار میں جیتنا چاہتی تھی۔۔۔

"لو۔۔۔! میں ہار مانتا ہوں۔۔۔۔۔"

اس نے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔۔

"میرے دل میں ایک اور وہم جاگا ہے۔۔۔ کہ یہ پلکوں کے دریچے ابھی کھلیں گے۔۔۔ اور انکے پیچھے چھپی کسی کی جھیل سی گہری آنکھوں سے اٹھتی موجیں میرے دل کے طوفان سے جا ٹکرائیں گی۔۔۔"

وہ بولا

"پھر دیکھتے ہیں۔۔۔ طوفان تھمتا ہے یا لہریں پلٹی ہیں۔۔۔"

میں نے اسی کے انداز میں جواب دیا

میری پلکیں اٹھیں۔۔۔ اور نظر اسکے چہرے پہ جم گئی۔۔۔ اس بار میں نے ٹھان لی تھی۔۔۔ تب تک یہ پلکیں نہیں جھکیں گی جب تک وہ نظریں نہیں جھکا لیتا۔۔۔ اس نے اپنی شرارتی مسکراہٹ سے مجھے زیر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی پر اس بار میں جیتنا چاہتی تھی۔۔۔

"لو۔۔۔! میں ہار مانتا ہوں۔۔۔۔۔"

اس نے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔۔

میں اپنی مسکراہٹ چھپا نہیں پائی۔۔۔

جن لمحوں پہ احساسات کے گہرے بادل منڈلاتے ہوں۔۔۔ ان پہ جب چاہتوں کی طوفانی بارشیں
برسنے لگیں۔۔ تو وہ لمحے بیش قیمت بن جاتے ہیں۔۔۔ انسان پل میں صدیاں جی لیتا ہے اور پھر وہ
صدیوں پلکیں جھپکتے ہی گزر جاتی ہیں۔۔۔

عارفہ خالہ نے لڑکے والوں کو آواز لگائی کہ جانے کا وقت ہو گیا ہے۔

سعیدہ باجی اور چچی پھر سے مجھے کمرے میں لے جانے کے لیے پاس آئیں۔۔۔

ہم دونوں کی نظریں ایک دوسرے پہ جمی تھیں۔۔۔

"ابھی سے۔۔۔ ابھی تو بس ایک مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں سے میرے ہونٹوں کا سفر طے کیا
تھا۔۔۔"

"اگر آپ اجازت دیں تو ہم اسے اب لے جائیں۔۔۔؟"

سعیدہ باجی نے سرگوشی کی۔۔

ہم دونوں چونکے۔۔۔
www.urdu novels mania.com

"جی۔۔ جی۔۔ ضرور۔۔ ہم کون ہوتے ہیں روکنے والے۔۔"

اس نے جواب دیا

"اب آپ ہی تو سب کچھ ہیں۔۔ قانونی طور پر۔۔۔ یہ آپکی امانت ہے ہمارے پاس"

وہ بولیں

"اگر بات قانون کی ہے تو۔۔ جیسے آپ امانت لے رہیں ہیں۔ ویسے ہی واپس کرنی پڑے گی۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا

"آپ بے فکر ہیں۔۔۔"

سعیدہ باجی نے تسلی دی

میں کھڑی ہو گئی۔۔۔

"بہت جلدی ہے آپکو جانے کی۔۔۔؟"

اس نے میری طرف دیکھا۔۔۔

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

"بیٹا۔۔۔! آپ نے یہیں ڈیرے ڈالنے ہیں۔۔۔؟"

عارفہ خالہ اسکے پاس آ کے کھڑی ہو گئیں

"نہیں خالہ۔۔۔ چلیں۔۔۔ بس میں بھی اٹھ ہی رہا تھا۔۔۔"

وہ شرمندہ سا ہوا۔۔۔

میں کمرے میں آ گئی۔۔۔
www.urdu novels mania.com

جاتے ہوئے سونیا مجھے سے ملنے آئی۔۔۔

"پرفیکٹ کیل۔۔۔۔"

اس نے اپنا موبائل فون میرے سامنے کیا۔۔۔ جس میں تھوڑی دیر پہلے لی گئی ہماری تصویریں

تھیں۔۔۔

وہ ایک ایک کر کے تصویریں دکھانے لگی۔۔۔ میں دیکھتی رہی۔۔۔ عارفہ خالہ اور صوبیہ بھی آگئے۔۔۔ دونوں مجھ سے ملے اور سونیا کو لے کے وہاں سے چلے گئے۔۔۔

سونیا کے جانے کے بعد ایک دم سے مجھے خیال آیا۔۔۔

"میں کتنی پاگل ہوں۔۔۔ سونیا نے اتنی تصویریں دیکھائیں لیکن میں اپنے آپ کو دیکھ ہی نہیں پائی۔۔۔

بس اسے ہی دیکھتی رہی۔۔۔ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔

"اسے پیار کہتے ہیں میری جان۔۔۔۔۔"

سعدیہ باجی کی آواز گونجی

"اف۔۔۔ انھوں نے میرے دل کی آواز کیسے سن لی"

میں بوکھلا سی گئی۔۔۔

وہ ہنس پڑیں۔۔۔۔

"رنگ کیوں اڑ گیا تمہارا۔۔۔؟"

وہ میرے پاس آ کے بیٹھیں۔۔۔۔۔

"وہ۔۔۔ آپ نے ایسا کیوں کہا،۔۔۔۔۔"

"کیسا۔۔۔؟"

"پیار۔۔۔۔۔ پیار کا کچھ کہہ رہی تھیں نا آپ۔۔۔۔۔"

"اوہ ہاں۔۔۔۔۔ تم اتنی کھوئی کھوئی سی جو لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ اپنے انکے جانے کے بعد۔۔۔۔۔ جب کسی کی

ایسی حالت ہو تو سمجھ لو اسے پیار ہو گیا ہے۔۔۔۔۔"

وہ ہنس پڑیں۔۔۔

میں حسب معمول شرمانے لگی۔۔۔

"دیکھو تو سہی۔۔۔ ہماری رانی کو کیسے گال لال ہو رہے ہیں۔۔۔"

انہوں نے میرا گال تھپتھپایا۔۔۔ میں نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

اتنے میں رخسانہ اندر آئی

"آئے ہائے۔۔۔ آج تو کمر ٹوٹ گئی۔۔۔ بہت کام تھا۔۔۔"

وہ بھی پاس آ کے بیٹھ گئی

سعیدہ باجی کو تائی نے آواز دی تو وہ اٹھ کے باہر چلی گئیں

"جا۔۔۔ میں تجھ سے ناراض ہوں۔۔۔"

میں نے خفا ہوئی

"کیوں۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟"

"کیس سہیلی ہو۔۔۔ پورا دن گزر گیا۔۔۔ لیکن تو ایک بار بھی اندر نہیں آئی۔۔۔"

"آتی کیسے۔۔۔ یہ جو تمہاری دادی ہے نا۔۔۔ ہٹلر کی رشتہ دار لگتی ہے مجھے۔۔۔ پورا دن سر پہ سوار رہی

ہے"

"بس تمہیں بنانے ہی آتے ہیں۔۔۔ ایک منٹ کے لیے تو آ سکتی تھی۔۔۔"

"میری جان۔۔۔ میں آنا چاہتی تھی۔۔۔ دو تین بار دروازے تک آئی بھی تھی لیکن۔۔۔ اندر پہلے ہی

لوگوں کی بھیڑ لگی تھی۔۔۔ کیا کرتی"

اس نے مجبوری ظاہر کی۔۔۔

میں جب پھر بھی نہیں مانی تو وہ بولی

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں تمہارے ساتھ بیٹھ کے تمہاری خوش میں شرکت کروں یا دور رہ

کے۔۔۔ میرے لیے اتنا ہی بہت ہے کہ تم خوش ہو۔۔۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہیے۔۔۔"

اس نے مجھے گلے سے لگایا۔۔۔

میری آنکھ کھلی تو دن چڑھ چکا تھا۔۔۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ابھی تک کسی نے مجھے نہیں جگایا تھا۔۔۔

دادی کی صحن سے آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ میں جلدی سے اٹھی۔۔۔ کپڑے درست کیے اور باہر

نکل آئی۔۔۔

"اٹھ گئی مہارانی۔۔۔"

دادی مجھے دیکھتے ہی بولیں

میں ڈر گئی صبح صبح ہی ڈانٹ پڑنے والی ہے۔۔۔

جلدی سے غسل خانے کا رخ کیا۔۔۔ تروتازہ ہو کے باہر نکلی تو سیدھا ہی جھاڑو پکڑ لیا۔۔۔ ایسا نہ ہو

پھر سے دادی کے عتاب کا شکار ہو جاؤں۔۔۔

"اے۔۔۔ تو کیا کر رہی ہے۔۔۔؟"

تائی نے برآمدے سے آواز آئی

"میں صحن میں جھاڑو لگانے لگی ہوں۔۔۔"

"تو پاگل ہو گئی ہے۔۔۔؟"

انہوں نے مجھے گھورا۔۔

میں بت بن کے کھڑی ہو گئی کہ اب کیا ہوا ہے

"دیکھ لو ناں جی۔۔۔ اب پھر لوگ ہم پہ چڑھائی کر دیں گے کہ بے چاری کو شادی کے دنوں میں بھی

نہیں چھوڑا۔۔۔"

وہ دادی کے پاس آ کے کھڑی ہو گئیں

"نگوڑی۔۔۔! اب تک پلنگ توڑتی رہی ہے تجھے کسی نے کام کے لیا بلایا تھا۔۔۔ ابھی آ کے جھاڑو

پکڑ لیا۔۔۔ شادی کے بعد جا کے اپنے سسرال والوں کی خدمت کرنا۔۔۔ ہمیں نہیں چاہیے۔۔۔"

دادی نے مجھے جھاڑنا شروع کیا

"پر دادی۔۔۔ گھر کے اتنے سارے کام کون کرے گا۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"وہ میں خود دیکھ لوں گی۔۔۔ ایک لڑکی کو کام پہ رکھ لیا ہے میں نے ابھی آتی ہی ہوگی"

تائی نے نیا انکشاف کیا۔۔۔ میں چپ چاپ ان لوگوں کے منہ تیکنے لگی۔۔۔

"کیا بحث چل رہی صبح صبح۔۔۔"

سعدیہ باجی کمرے سے نکلتے ہوئے بولیں

"لو آگئی۔۔۔ وکالت کرنے۔۔۔"

دادی چڑ گئیں

"ارے دادی۔۔ کیا ہوا۔۔ اتنا کس پہ تپی ہوئی ہیں۔۔۔؟"

سعدیہ باجی دادی کے پاس آئیں اور انکے کندھے پہ سر رکھ کے بولیں۔۔

"دیکھ لو اس لڑکی کو۔۔ جھاڑو پونچھے لگانے کے لیے کمر کسی ہوئی ہے اس نے۔۔ ہم نے کوئی کام

وام نہیں بتایا اسے۔۔ خود ہی سمجھاؤ۔۔"

دادی نے میری شکایت لگا دی

"رانی۔۔! تم اب سے کوئی کام نہیں کرو گی۔۔ بس تم نے آرام کرنا ہے۔۔۔ پھینکو یہ جھاڑو۔۔۔"

سعدیہ باجی میری طرف آئیں۔۔۔

"لیکن۔۔ میں ایسے فارغ نہیں بیٹھ سکتی نا۔۔۔؟"

میں بولی

"ہاں۔۔ تو کس نے کہا فارغ بیٹھنے کو۔۔۔ اپنے ان کے خیالوں میں مصروف رہنا تم۔۔۔"

انہوں نے میرے کان میں سرگوشی کی

"سعدیہ باجی۔۔۔! آپ بھی حد کرتی ہیں۔۔۔" www.urdu novels mania.com

میں خفا ہوئی

"اچھا چل چھوٹے کاموں میں امی کا ہاتھ بٹا دینا۔۔۔ لیکن جھاڑو پونچھا اور آگ سے دور رہنا۔۔۔"

انہوں نے تنبیہ کی۔۔۔

میں نے سر ہلایا۔۔۔

دروازے پہ دستک ہونے لگی۔۔ میں نے دروازہ کھولا

ماتھے پہ لاکھوں سلوٹیں سجانے ایک عورت کھڑی تھی۔۔۔

میں نے پوچھا کون ہو۔۔۔

"آنے دے۔۔۔ میں نے بلایا ہے اسے"

تائی کی آواز گونجی

وہ محترمہ مجھے عجیب نظروں سے گھورتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

تائی نے اب اسے کام پہ رکھا تھا۔۔۔ میں تو اس کے تیور دیکھ کے حیران تھی کہ کیسے یہ اس گھر کو

سنبھالتی ہے۔

شادی میں سے دس دن رہ گئے۔۔۔۔ ان دنوں میں بس انھی سوچوں میں ڈوبی رہتی کہ شادی کے بعد

ہوگا کیا۔۔۔

"لو۔۔۔ کام دیکھو اس لڑکی کے۔۔۔۔"

تائی کی آواز پہ میں چونکی۔۔۔۔

"کیا کیا یہ۔۔۔۔؟"

انکا اشارہ میرے ہاتھ کی طرف تھا۔۔۔ میری نظر پڑی تو جسم سے سرد لہریں دوڑنے لگی۔۔۔ آلو

کاٹے کاٹے میری انگلی کٹ گئی اور مجھے خبر ہی نہیں۔۔۔۔

انھوں نے سعدیہ باجی کو آواز دی۔۔۔ وہ فرسٹ ایڈ کٹ لے کے آئیں اور میری مرہم پٹی کرنے

لگیں۔۔۔

"کہاں کھوئی ریبتی ہو۔۔۔؟"

انہوں نے مجھے گھورا

"کہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ بس وہ۔۔۔۔"

میں ہڑبڑا گئی۔۔۔

"کوئی پریشانی ہے۔۔۔؟"

پٹی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔ بس یونہی۔۔۔"

میں پھر سوچ میں پڑ گئی

"سب سمجھتی ہوں میں۔۔۔۔"

وہ میرے چہرہ پڑھنے لگیں۔۔۔

میں نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

"اچھا سن۔۔۔ میں کل چلی جاؤں گی۔۔۔"

سعدیہ باجی بولیں

"کیوں۔۔۔۔ ایسے کیسے چلی جائیں گی۔۔۔"

انگلی کٹنے کا درد اب زیادہ محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

"بابا۔۔۔! دو چار دن بعد واپس آ جاؤں گی۔۔۔ سکا لرشپ کے لیے اپلائی کیا تھا۔۔۔ اسی سلسلے میں جانا

ہے"

انہوں نے جانے کی وجہ بتائی۔۔۔۔

"لیکن آپ جب پچھلی بار گئی تھیں تو پیچھے کیا کچھ ہو گیا۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

میں گھبرا گئی

"پگلی۔۔۔ پچھلی بار جو بھی ہوا اسے بھول جاؤ۔۔۔ اب تمہارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔ کوئی بھی کچھ نہیں

بگاڑ سکتا اب۔۔۔"

انہوں نے تسلی دی

"میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔ آپ شادی کے بعد چلی جائیے گا۔۔۔"

میں نے التجا کی

"گڑیا۔۔۔! جانا ضروری ہے۔۔۔ لیکن میں نے کچھ اور سوچا ہے تمہارے لیے۔۔۔۔"

وہ بولیں

"کیا۔۔۔!"

www.urdu novelsmania.com

میں نے پوچھا

"شام میں بتاؤں گی۔۔۔۔"

وہ مسکرا نے لکیں

میں بھی چپ ہو گئی۔۔۔۔

نکاح کے بعد رخصانہ صبح آتے ہوئے اور شام میں جاتے ہوئے مجھ سے ضرور ملتی تھی۔۔ اور اب تو دادی نے بھی اسے کو سنا بند کر دیا تھا۔۔ یہ اور بات ہے کہ وہ زیادہ دیر رکتی نہیں تھی۔۔۔ عشاء کے بعد اسے چھٹی ہوئی تو وہ سیدھی دادی کے کمرے میں مجھے ملنے آئی۔۔۔

"رانی۔۔۔! ماشاء اللہ شادی سے پہلے بہت روپ چڑھ رہا ہے تجھے۔۔۔"

وہ میری رنگت کا جائزہ لیتے ہوئے بولی

"چل جھوٹی۔۔۔!"

میں شرمانے لگی

"ارے سچی کہہ رہی ہوں۔۔۔ دلہن بن کے تو چمکنے لگو گی تم۔۔۔"

وہ بولی

"آہاں۔۔۔ تم لوگوں کی محفل جمی ہے۔۔۔"

سعیدہ باجی پچھلے تین گھنٹے سے غائب تھیں۔۔۔ تیمور کو لے شاپنگ کرنے گئی ہوئی تھیں۔۔۔ آتے ہی

www.urdu novels mania.com

سیدھی میرے پاس آئیں۔۔۔

ہم دونوں نے مسکرا کے انکا استقبال کیا۔۔۔

"چلو اچھا ہے تم بھی یہیں ہو۔۔۔"

وہ رخصانہ کو دیکھ کے بولیں۔۔۔

"میں تمہارے لیے کچھ لائی ہوں۔۔۔"

پاس بیٹھتے ہوئے بولیں

"کیا۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"یہاں نہیں۔۔۔ دادی آنے ہی والی ہوگی۔۔۔ پچھلے صحن میں چلو۔۔۔"

انہوں نے سرگوشی کی

ہم تینوں پچھلے صحن میں پہنچے۔۔۔

"یہ لو۔۔۔"

انہوں نے ایک ڈبہ میری طرف بڑھایا

"یہ کیا ہے۔۔۔؟"

میں نے حیران ہو کے پوچھا

"خود ہی دیکھ لو۔۔۔"

وہ بولیں

میں نے کھول کے دیکھا تو اس میں ایک موبائل فون تھا۔۔۔

میں حیرانی سے انہیں دیکھنے لگی

"یہ کس لیے۔۔۔؟"

"یہ تمہارے لیے ہے۔۔۔۔۔"

انہوں نے میرا ہاتھ تھاما

"میں کیا کروں گی اسکا۔۔۔۔؟"

"تم ڈر رہی تھی ناکہ میرے جانے کے بعد اگر ایسا ویسا کچھ ہو گیا تو۔۔۔"

"ہاں تو۔۔۔؟"

"تو یہ کہ یہ موبائل تم اپنے پاس رکھو گی۔۔۔ جب بھی کچھ ایسا ویسا ہونے لگے مجھے فوراً فون کر دینا۔۔۔ میں نے اپنا نمبر اس میں سیو کر دیا ہے"

"پر دادی کو اگر پتا چل گیا تو۔۔۔؟"

"اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے تم کتنا اسے چھپا کے رکھ سکتی ہو۔۔۔"

انھوں نے کہا

"رخسانہ تم بھی اپنا نمبر اسے بتاؤ۔۔۔ تاکہ ضرورت پڑنے پہ یہ تمہیں بھی مدد کے لیے بلا سکے۔۔۔"

سعیدہ باجی رخسانہ سے بولیں

میں نے فون نکالا انھوں نے رخسانہ کا نمبر بھی سیو کر دیا۔۔۔ اور مجھے سرسری طور پہ موبائل کا استعمال

بھی بتا دیا۔۔۔

"اب جلدی سے اسے چھپا لو،۔۔۔ اس سے پہلے کے کوئی دیکھ لے۔۔۔"

وہ ادھر ادھر دیکھ کر بولیں

میں موبائل دوپٹے کی تھوں میں چھپانے لگی۔۔۔

"سن۔۔۔!" انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا

میں حیرانی سے انھیں دیکھنے لگی

"اس میں ایک اور نمبر بھی سیو ہے۔۔۔۔"

میں انکی بات نہیں سمجھی

"ارے۔۔۔ تمہارے ان کا نمبر بھی اس میں ہے۔۔۔ دل کرے تو اس سے بھی بات کر لینا۔۔۔
لیکن محتاط رہ کے۔۔۔"

وہ مسکرائے لگیں

"سعدیہ باجی۔۔۔! آپ کیسی کرتی ہیں۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیوں کروں گی اس سے۔۔۔"
"بھئی۔۔۔! اب کیوں کا تو مجھے نہیں پتا۔۔۔ لیکن یہ ارسل کی خواہش تھی۔۔۔ اس لیے میں نے تمہارا
نمبر اسے دے دیا ہے اور اس کا نمبر تمہارے پاس ہے۔۔۔ اب یہ تم پہ ہے۔۔۔ بات کرنا چاہو تو
کر لینا۔۔۔"

سعدیہ باجی اور رخسانہ مسکرائے لگیں

میں ہمیشہ ک طرح نیچے دیکھنے لگی۔۔۔

"چلو۔۔۔ اب جاؤ۔۔۔"

انہوں نے میرا کندھا تھپتھپایا۔۔۔

رات کے گیارہ بج چکے تھے اور میں بے چینی میں کروٹیں بدل رہی تھی۔ کمرے کے دروازے پہ ہلکی
سی دستک ہوئی۔ میں نے اٹھ کے دروازہ کھولا۔ سامنے ہی سعدیہ باجی کھڑی تھیں۔

"موبائل کہاں ہے تمہارا؟"

انہوں نے پوچھا

"الماری میں رکھا ہے"

میں نے معصومیت سے جواب دیا تو وہ ہنس پڑیں
"الماری سے موبائل نکالو.. کوئی تم سے بات کرنا چاہتا ہے"

وہ بولیں

"کون؟"

میں سوچ میں پڑ گئی

"اف.. کتنی سیدھی ہو تم لڑکی.. کیا ہوگا تمہارا؟"

انہوں نے سر پکڑ لیا

میں چپ چاپ انکا چہرہ دیکھتی رہی

"ارسل تمہیں فون کرے گا، پچھلے صحن میں جا کے اس سے بات کر لینا"

وہ بتا کے چلی گئیں اور میرا جسم پسینہ پسینہ ہونے لگا

ہمت کر کے میں نے موبائل الماری سے نکالا اور پچھلے صحن میں آ گئی، ساتھ ہی فون کی سکرین روشن

ہوئی

ارسل کا نام سکرین پہ جگمگانے لگا۔ میں نے کال اٹینڈ کی

"محترمہ..! اور کتنے امتحان لینے ہیں؟"

اسکی بھاری بھر کم آواز سنتے ہی مجھے سانپ سونگھ گیا...

"ارسل تمہیں فون کرے گا، پچھلے صحن میں جا کے اس سے بات کر لینا"

وہ بتا کے چلی گئیں اور میرا جسم پسینہ پسینہ ہونے لگا

ہمت کر کے میں نے موبائل الماری سے نکالا اور پچھلے صحن میں آگئی۔ ساتھ ہی فون کی سکرین روشن ہوئی

ارسل کا نام سکرین پہ جگمگانے لگا۔ میں نے کال ایڈٹ کی

"محترمہ...! اور کتنے امتحان لینے ہیں؟"

اسکی بھاری بھر کم آواز سنتے ہی مجھے سانپ سونگھ گیا

"کیا آپ مجھے سن رہی ہیں۔۔۔؟"

وہ پھر سے بولا

"جی۔۔۔!"

میں نے ہلکے سے جواب دیا

"شکر ہے۔۔۔ کچھ تو سنائی دیا۔۔۔"

"آپ نے اس وقت خیریت سے فون کیا۔۔۔؟"

"اوہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ آپ کو سنئے فون کی مبارکباد دینی تھی۔۔۔"

میں چپ ہو گئی

"کیا ہوا۔۔۔؟"

وہ بولا

"کچھ نہیں۔۔۔۔"

میرا دل پتا نہیں کیوں زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ سانسیں بھاری ہو رہی تھیں
"میرا فون کرنا اچھا نہیں لگا آپکو تو میں بند کر دیتا ہوں۔۔۔"

وہ سنجیدہ ہو کے بولا

"نہیں۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔"

"تو کیسی بات ہے۔۔۔؟"

"میں بس۔۔۔۔ پریشان ہو گئی تھی۔۔۔"

"کیوں۔۔۔۔ آپ پریشان کیوں ہو گئی تھیں۔۔۔؟"

"بس۔۔۔۔ ایسے ہی۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔۔ پھر آپکو زیادہ پریشان نہیں کرتے۔۔۔ میں فون بند کر دیتا ہوں۔۔۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا
"کردوں بند۔۔۔؟"

اس نے پوچھا

"جی۔۔۔! کر دیں۔۔۔"

میں نے بوکھلا کے جواب دیا

اس نے فون بند کر دیا۔۔۔

میں تھوڑی دیر موبائل کی سکرین دیکھتی رہی۔ اسکے بعد دادی کے کمرے کی طرف چلی گئی۔ ابھی دروازے تک پہنچی تھی۔۔ تو خیال آیا

"رائی۔۔! یہ تم نے کیا کیا۔۔؟ وہ بات کرنا چاہتا تھا۔۔ میں نے ایسے ہی فون بند کرنے کا کہہ دیا۔۔ اسے برا لگا ہوگا۔۔"

میں دوبارہ پچھلے صحن میں آگئی۔۔۔ ڈرتے ڈرتے میں نے اسکا نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔ بیل جاتی رہی لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا۔۔

"ہونہ ہو۔۔۔ وہ ناراض ہو گیا ہے مجھ سے۔۔۔"

میں خود سے باتیں کرنے لگی

اتنے میں اسکا فون آگیا۔۔ میں نے جلدی سے کال ایمنڈ کی۔۔۔

"جی۔۔۔۔! آپ نے کیسے یاد کیا۔۔۔"

وہ بولا

"وہ۔۔۔ میں نے پوچھنا تھا۔۔۔"

"کیا پوچھنا تھا۔۔۔؟"

"آپ کیسے ہیں۔۔۔؟"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔۔؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

پھر خاموشی چھا گئی

"کیا ہوا۔۔۔؟ بس یہی پوچھنا تھا۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ اور بھی پوچھنا تھا۔۔۔۔۔"

"تو پوچھیں نا۔۔۔۔۔"

"آپ کو برا تو نہیں لگا میں نے پہلے فون بند کرنے کا کہا۔۔۔؟"

"تھوڑا سا تو برا لگا۔۔۔ لیکن پھر میں نے سوچا کہ شاید آپ کا دل ہی نہیں کرتا ہوگا مجھ سے بات کرنے کے لیے۔۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ تو کیا آپ کا دل کرتا ہے مجھ سے بات کرنے کو۔۔۔؟"

میں پھر سے چپ

"ایک تو آپ اتنی اتنی بات پہ سوچ میں پڑ جاتی ہیں۔۔۔۔۔"

"ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"تو کیسا ہے۔۔۔ وہی تو پوچھ رہا ہوں۔۔۔ اب بتا دیں کہ آپ کا مجھ سے بات کرنے کو دل کرتا ہے یا

نہیں۔۔۔؟"

"کرتا ہے۔۔۔ لیکن مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔"

"ڈر کیوں۔۔۔۔۔؟"

"پتا نہیں۔۔۔۔۔ میں جب بھی آپ کو دیکھتی ہوں۔۔۔ تو میرے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگتے

ہیں۔۔۔۔۔"

"ہیں۔۔۔ اور ایسا کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟"

"پتا نہیں۔۔۔ دل زور زور سے دھڑکتا ہے۔۔۔۔"

"اور کیا ہوتا ہے۔۔۔۔؟"

"سانس۔۔۔ بند ہونا شروع ہو جاتی ہے۔۔۔۔"

میری بات سن کے وہ ہنسنے لگا

میں خاموش ہو گئی

"بولیں۔۔۔ بولیں۔۔۔ آپ چپ کیوں ہو گئیں۔۔۔؟"

میری خاموشی کے جواب میں وہ بولا

"آپ ہنس رہے ہیں میری باتوں پر۔۔۔۔"

میں خفا ہوئی

"مجھے مزہ آرہا ہے یہ باتیں سن کے۔۔۔ بہت معصوم ہو تم۔۔۔ شاید اسی لیے۔۔۔ میرا

www.urdu novelsmania.com

دل۔۔۔۔"

وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔۔۔

"آپ نے بات ادھوری کیوں چھوڑ دی۔۔۔۔؟"

میں نے سوال کیا۔۔۔

"تمہیں پتا ہے۔۔۔ جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تو مجھے صوبیہ کی گڑیا یاد گئی۔۔۔۔"

"صوبیہ کی گڑیا۔۔۔؟"

میں حیران ہوئی۔۔۔

"ہم جب چھوٹے تھے تو خالو صوبیہ کے لیے ایک گڑیا لائے تھے۔۔۔ وہ گڑیا بہت اچھی لگتی تھی مجھے۔۔۔ گم صم سی۔۔۔ معصوم سی۔۔۔ میں گھنٹوں بیٹھ کے اسے دیکھتا رہتا تھا۔۔۔ اور اس بات پہ مجھے سبھی چھیڑا کرتے تھے کہ گڑیا سے تو لڑکیوں کو دلچسپی ہوتی ہے۔۔۔ تو میں ان سے کہتا کہ مجھے یہ گڑیا۔۔۔ اپنی سی لگتی ہے۔۔۔ جیسے میرے لیے بنائی گئی ہو۔۔۔"

وہ بولتا چلا گیا۔۔۔ اور میں مدہوش ہو کے سنتی رہی۔۔۔

"اور آپ کو پتا ہے۔۔۔ جب پہلی بار میں نے آپ کو دیکھا تو۔۔۔ مجھے ایک پل کے لیے ایسے لگا۔۔۔ کہ صوبیہ کی گڑیا میں جان آ گئی ہے اور وہ زندہ سلامت میرے سامنے کھڑی ہے۔۔۔ ویسی ہی گم سم سی۔۔۔ خیالوں ڈوبی۔۔۔ ڈری سہی۔۔۔"

میں اسکی باتوں میں ڈوبی تھی

"کیا آپ مجھے سن رہی ہیں۔۔۔؟"

میری خاموشی اسے پریشان کر دیتی تھی

"ہاں۔۔۔ میں سن رہی ہوں۔۔۔"

"اب آپ بتاؤ۔۔۔ جب پہلی بار مجھے دروازے پہ دیکھا تھا تو کیا محسوس ہوا۔۔۔"

"اس وقت میں نے آپ کے صرف جوتے دیکھے تھے۔۔۔ اور کچھ نہیں۔۔۔"

"کیا۔۔۔ جوتے۔۔۔ صرف جوتے دیکھے تھے۔۔۔؟"

اس نے زوردار قہقہہ لگایا

"ہاں۔۔۔ میں ڈر گئی تھی کہ کون اجنبی آگیا ہے۔۔۔۔"

میں اپنے تاثرات بتانے لگی۔۔۔

"اسکا مطلب آپ نے میرا چہرہ دیکھا ہی نہیں۔۔۔"

وہ بولا

"دیکھا تھا۔۔۔ جب اس دن میں آپ سے اکیلے میں ملی تھی بس تبھی دیکھا تھا۔۔۔"

"تم شروع سے ہی ایسی ہو۔۔۔؟"

اس نے ایک دم سے سوال کیا

"ایسی کیا مطلب۔۔۔؟"

"میرا مطلب سیدھی سادی سی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ میں ایسی ہی ہوں۔۔۔"

میں نے جواب دیا

"تم نے کبھی سوچا کہ جس بندے سے تمہاری شادی ہوگی۔۔۔ وہ کیسا ہونا چاہیے۔۔۔؟"

"میں نے کبھی یہ تک نہیں سوچا تھا کہ میری شادی بھی ہوگی۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟۔۔۔ سبھی سوچتے ہیں۔۔۔ پھر تمہیں یہ سوچ کیوں نہیں آئی۔۔۔؟"

"دادی بچپن سے مجھے کہتی تھیں کہ وہ میری شادی نہیں کریں گی۔۔۔ میں ہمیشہ ہی انکے ساتھ رہوں

گی۔۔۔ اس لیے میں نے شادی کا خیال ہی دل سے نکال دیا تھا"

"آہاں۔۔۔ اسکا مطلب آپ کی دادی بہت پیار کرتی ہیں آپ سے۔۔۔"

"پیارے...؟ ہاں... شائد..."

اسکے اس سوال کا میرے پاس جواب نہیں تھا

"مجھے خالہ نے بتایا تھا کہ جب تم چھوٹی تھی تبھی تمہاری ماں کی وفات ہوئی تھی..."

"ہاں... میں چھوٹی سی تھی... بابا مجھے یہاں لے آئے... پورا راستہ میں یہی سوچتی رہی تھی کہ میں اپنی ماں سے ملنے جا رہی ہوں... لیکن... یہاں پہنچ کے پتا چلا کہ میں اب کبھی اپنی ماں سے نہیں مل سکتی"

"تمہیں انکی یاد آتی ہے...؟"

"نہیں... زندگی نے کبھی موقع ہی نہیں دیا کہ میں انہیں یاد کر سکوں..."

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپکے بابا اور دادی نے بہت پیار دیا ہے آپکو..."

میں ایک بار پھر لاجواب ہو گئی

"آپکو پتا ہے... جب میں چھ سال کا تھا... میرے والدین بھی ایک حادثے میں وفات

پا گئے... خالہ مجھے اپنے گھر لے آئیں... انھوں نے مجھے بہت پیار دیا... اپنے بچوں سے بھی

بڑھ کے... پڑھایا لکھایا... اور آج میں زندگی کے ایک اچھے مقام پہ ہوں..."

اس سے ایک بات تو صاف ظاہر تھی کہ وہ مجھ سے کہیں زیادہ خوش قسمت تھا

نا جانے کون کون سی باتیں تھیں... جو آج تک میں نے کسی سے نہیں کیں... اسکے سامنے فر فر

بولتی جا رہی تھی... وہ ڈرنا اور سمنا... سب ختم ہونے لگا... ایک نئی شروعات تھی... جس میں

وہ مجھے جاننے کی کوشش کر رہا تھا اور میں اسے ۔۔۔۔ پتا ہی نہیں چلا کہ رات بیت گئی۔۔۔ صبح کی اذانیں ہونے لگیں

"خدا یا۔۔ خیر۔۔ اتنی جلدی فجر ہو گئی۔۔۔۔"

میں چونک گئی

"فجر اپنے وقت پہ ہوئی ہے۔۔ لیکن۔۔۔ یہ وقت پر لگا کے اڑ گیا۔۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا

"میں اب جاتی ہوں۔۔۔۔ دادی اٹھتی ہی ہوں گی۔۔۔ میں انہیں کمرے میں نہیں ملی تو پریشان ہوں گی"

"کتنا خیال ہے آپ کو اپنی دادی کا۔۔۔ میں انتظار کروں گا جس دن آپ میرا بھی ایسے ہی خیال رکھیں گی"

اسے کتنی امیدیں تھیں مجھ سے۔۔۔۔ پر وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ دادی کے خیال سے زیادہ مجھے وہ ہنگامہ ڈرا رہا تھا جو میرے کمرے میں نہ ملنے پہ دادی نے کرنا تھا۔۔۔۔

بلاخرفون بند ہوا اور میں بھاگتی بھاگتی کمرے میں پہنچی۔۔

میں ابھی بستر تک نہیں پہنچی تھی دادی کروٹ لے کے اٹھ بیٹھیں

"تم سوئی نہیں تھی۔۔۔؟"

انہوں نے مجھ سے پوچھا

"سو گئی تھی دادی۔۔۔ ابھی اذان ہوئی تو آنکھ کھل گئی۔۔۔"

میں نے جھوٹا بہانہ لگایا

"چل ہڈ حرام۔۔۔! ہر روز تو گھوڑے بیچ کے سوئی ہوتی ہو۔۔۔ آج ایسا کیا انوکھا ہو گیا۔۔۔"

انہیں میری بات کا یقین نہیں تھا

"دادا می۔۔۔ مجھے بھی نماز پڑھنی ہے نا۔۔۔ اس لیے اٹھی ہوں۔۔۔"

میں کھڑی ہو کے بولی

انہوں نے بغور میرا چہرہ پڑھا۔۔۔ میں جلدی سے غسل خانے کے طرف بھاگی۔۔۔ اس سے پہلے

چوری پکڑی جائے۔۔۔ اللہ سے مدد مانگتی ہوں۔۔۔

نماز کے بعد میں آ کے بستر پہ لیٹی۔۔۔

کیسی عجیب بات تھی۔۔۔ پوری رات جاگنے کے بعد بھی نہ تو تھکاوٹ کے آثار تھے اور نہ ہی نیند کا

خمار۔۔۔

"چل تو اپنا بہت خیال رکھنا۔۔۔ اور وقتاً فوقتاً مجھے فون کرتی رہنا۔۔۔"

سعدیہ باجی نے مجھے گلے سے لگایا۔۔۔ وہ جانے کے لیے تیار تھیں۔۔۔

میں نے سر ہلایا اور انہیں رخصت کیا۔۔۔

اس بار سبھی گھروالے انہیں دروازے تک چھوڑنے کے لیے آئے۔۔۔ اوپر سے سوتیلی امی اور

میری بہنیں بھی آگئی تھیں۔۔۔ اور ان سب کے پیچھے پیچھے رخسانہ کھڑی تھی۔۔۔ سعدیہ باجی کے

جانے کے بعد میں نے رخسانہ کو اشارہ کیا کہ وہ موقع دیکھ کے مجھے سے ملنے آئے۔۔۔

دوپہر میں وہ سٹور کے پاس پہنچی۔۔

"مجھے کچھ بتانا ہے تمہیں۔۔۔۔"

میں نے اسکا ہاتھ پکڑا

"کیا۔۔۔؟ سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟"

وہ پریشان سی ہو گئی

"ہاں۔۔۔ بابا سب ٹھیک ہے۔۔۔"

"تو۔۔۔ بات کیا ہے۔۔۔؟"

"کل رات میری اس سے بات ہوئی تھی۔۔۔"

"کس سے۔۔۔؟"

"ارسل سے۔۔۔۔"

"ارے واہ۔۔۔۔ رانی۔۔۔۔ تو تو بڑی تیز نکلی۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

"اس نے خود مجھے فون کیا تھا۔۔۔۔"

"اچھا تو کیا باتیں ہوئیں۔۔۔۔؟"

"بہت ساری باتیں ہوئیں۔۔۔۔"

"جیسے کے۔۔۔۔؟"

"مجھے یاد بھی نہیں کہ میں کیا کیا بولتی رہی ہوں۔۔۔ بس اتنا یاد ہے کہ فجر کی اذانیں ہونے لگی تھیں۔۔۔"

"یا اللہ۔۔۔ ابھی سے یہ حال ہے۔۔۔ آگے چل کے کیا ہوگا۔۔۔"

اس کی آنکھیں پھیل گئیں

"اچھا جی۔۔۔! تم بھی تو شفیق سے صبح تک باتیں کرتی ہو۔۔۔ میری باری پہ اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو۔۔۔"

شفیق کا نام سن کے اسکے چہرے پہ اداسی چھا گئی
"کیا ہوا۔۔۔؟"

"کچھ نہیں چھوڑو۔۔۔ میں نے تمہیں بولا تھا نا مجھ سے شفیق کے بارے میں تم کچھ نہیں پوچھو گی۔۔۔"
اسکے تیور یکایک بدلے۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔ مجھے بتاؤ تو سہی۔۔۔ بات کیا ہے۔۔۔ ابھی تک جو بھی ہوا میں نے تم سے نہیں پوچھا۔۔۔ لیکن اب حد ہو گئی ہے۔۔۔ تمہیں بتانا پڑے گا۔۔۔ کہ تمہارے شفیق کے بچ میں چل کیا رہا ہے۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

میں نے ضد کی

"رانی۔۔۔! چھوڑو اس بات کو تمہاری مہربانی ہوگی۔۔۔"

وہ وہاں سے جانے لگی۔۔۔ میں نے اسے کلانی سے پکڑ کے روکا

"آج نہیں۔۔۔۔ جب تک تم مجھے سب سچ نہیں بتاؤ گی میں تمہیں جانے نہیں دے سکتی۔۔۔"

"کچھ ہے ہی نہیں بتانے کے لیے۔۔۔۔"

"کیوں نہیں ہے۔۔۔ شفیق سے رشتہ ٹوٹنے کے بعد سے لے اب تک تم نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔۔

جب کہ میں اپنی چھوٹی سے چھوٹی بات تمہیں بتاتی ہوں۔۔۔۔"

مجھے شدید غصہ آنے لگا

"تم یہ سب چھوڑو۔۔۔ اور اپنی آنے والی زندگی پہ دھیان دو۔۔۔۔"

"تم مجھے کچھ نہیں سمجھتی ہو۔۔۔ جاؤ۔۔۔ نہیں پوچھوں گی کبھی۔۔"

میں نے اسکا ہاتھ چھوڑا

"سنو۔۔۔۔! میں بتاتی ہوں۔۔۔ لیکن وعدہ کرو یہ بات تم اپنی حد تک رکھو گی۔۔۔۔"

میں نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا

"تم یقین رکھو۔۔۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔"

میں نے اسے تسلی دی۔۔۔۔

"رانی۔۔۔! میں نے شفیق سے شادی کر لی ہے۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو برسنے لگے

"شادی کر لی۔۔۔! کب۔۔۔۔ اور کسی کو پتا کیوں نہیں ہے۔۔۔۔"

میرے دماغ میں ہزاروں سوال گردش کرنے لگے۔۔۔۔

"میں نے چھپ کے شادی کی ہے۔۔۔۔ اتناں کو بھی نہیں پتا۔۔۔۔"

اسکی بات سن کے میرے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسکنے لگی۔۔۔۔

"رخسانہ تم نے اتنا بڑا قدم اٹھایا اور کسی کو بتایا تک نہیں۔۔۔۔۔"

وہ روتے روتے فرش پہ بیٹھ گئی۔۔۔

"میں اسے کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔ مرجاتی اگر اس سے شادی نہ کرتی تو۔۔۔"

میں بھی اسکے ساتھ نیچے بیٹھ گئی۔۔۔

"تمہیں چھپ کے شادی کرنی کیا ضرورت تھی۔۔۔ اگر وہ مان گیا تھا تو سب کی رضامندی سے ہی یہ

سب ہو جاتا۔۔۔"

میری حیرانی ابھی تک اپنی جگہ پہ قائم تھی۔۔۔

"کہاں راضی تھا وہ۔۔۔۔"

وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"تو۔۔۔ پھر شادی کیسے ہوئی۔۔۔؟"

"میں اسکے پاؤں پڑ گئی تھی۔۔۔ منت سماجت کی کہ ایسے مت چھوڑو۔۔۔"

"پھر۔۔۔ پھر کیا ہوا۔۔۔؟"

"وہ اس شرط پہ مانا کہ وہ مجھ سے چھپ کے شادی کرنے کو تیار ہے لیکن وہ اپنی پسند کی ایک اور

شادی بھی کرے گا۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے رخسانہ۔۔۔ یہ تم نے کیا کیا۔۔۔؟"

میں اٹھ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

"میں کیا کرتی۔۔۔ مجبور تھی۔۔۔ سچا پیار کرتی ہوں اس سے۔۔۔"

"ایسے پیار پہ لعنت بھیجو۔۔۔ جسے تمہاری قدر ہی نہیں ہے۔۔۔ ایسے آدھے ادھورے ساتھ کے لیے تم نے اپنی پوری زندگی تباہ کر دی۔۔۔۔"

مجھے ترس آ رہا تھا اس پہ۔۔۔۔

وہ زار و قطار روتی رہی۔۔۔ اور میں بے بس ہو کے یہ سارا تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔

اوپر سے رخسانہ کو کسی نے آواز دی تو وہ آنکھیں صاف کرتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔

"یہ کیسی محبت ہے۔۔۔ جو اتنی اندھی ہے۔۔۔ جسے نا اچھا دیکھائی دیتا ہے نابرا۔۔۔ گر محبت ایسے سفاک جذبے کا نام ہے جو دامن میں صرف بربادی بھر دے تو میں کبھی کسی سے محبت نہیں کرو گی۔۔۔"

میں سوچوں میں ڈوب گئی۔۔۔

"اماں جی۔۔۔! پورا بازار بھان مارا۔۔۔ تب جا کے صحیح قیمت پہ یہ تین جوڑے پسند کر کے آئی ہوں۔۔۔"

چچی نے تینوں جوڑے دادی کے بستر پہ پھیلائے تھے۔۔۔ بتائی اور دادی بغور جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔

"یہ سرخ جوڑا مہنگا ہے۔۔۔ سب سے۔۔۔ باقی دونوں ایک ہی قیمت کے ہیں۔۔۔ زرینہ کے خاوند کے جاننے والے ہیں۔۔۔ وہاں سے اٹھوائے ہیں یہ۔۔۔ اب آپ لوگ خود ہی پسند کر لیں۔۔۔"

میں کچھ فاصلے پہ کھڑی یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی

"نسمیہ۔۔۔! بات سن۔۔۔"

دادی نے نئی نوکرانی کو آواز دی

"ایک تو یہ سنتی نہیں ہے۔۔۔ اللہ جانے یہ کام چور کہاں سے مل گئی تمہیں۔۔۔ رخسانہ اس معاملے میں بڑی تیز تھی"

دادی تائی کو کوستے ہوئے بولیں

میری ہنسی نکل گئی۔۔۔ دادی کو رخسانہ کی قدر آ ہی گئی۔۔۔

"کام کیا ہے۔۔۔ آپ مجھے بتائیں۔۔۔"

تائی نے دادی کو جواب دیا

"میں کہہ رہی تھی کہ نادیہ کو بھی بلا لیتے۔۔۔ اس کی پسند ہم سب سے اچھی ہے۔۔۔ مشورہ کر لینا چاہیے"

دادی کہنے لگی

"نہیں۔۔۔ نادیہ کو کوئی نہیں بلائے گا۔۔۔"

تائی جلال میں آگئیں۔۔۔ وہ ابھی تک نادیہ باجی سے خفا تھیں

"ہائے۔۔۔ اب بھول بھی جا۔۔۔ پوری زندگی ایک ہی بات کو پکڑ کے بیٹھی رہے گی۔۔۔"

دادی انھیں سمجھانے لگیں

"اتنا جی۔۔۔ آپ بھی ماں ہیں۔۔۔ آپ ہی بتائیں جو درد اس لڑکی نے مجھے دیے ہیں۔۔۔ کیسے

بھول جاؤں۔۔۔ قبر تک نہیں بھولوں گی۔۔۔"

تائی رونے لگیں

"آپا۔۔۔ چھوڑیں نا۔۔ اب بند کریں رونا دھونا۔۔۔"

چچی نے انھیں دلا سہ دیا

"سن رانی۔۔۔! چھوڑ سب کو۔۔۔ تو بتاتھیں ان تینوں میں سے کونسا جوڑا پسند ہے۔۔۔"

دادی نے مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"اماں جی۔۔۔ ایک بات بتائیں۔۔۔ یہ آپکے رسم و رواج تو ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔۔۔ ہمارے

ہاں تو یہی چلتا آیا ہے کہ لڑکی کی شادی کا جوڑا لڑکے والوں طرف سے آتا ہے۔۔۔ اور لڑکے کا سوٹ

لڑکی والے پسند کرتے ہیں۔۔۔ اور ایک آپ ہیں۔۔۔ رانی کی شادی کا جوڑا خود ہی پسند کر رہی

ہیں۔۔۔"

تائی پوچھنے لگیں

"تم لوگوں کو کیا پتا۔۔۔ رسم و رواج کا۔۔۔ ہمارے خاندان میں صدیوں سے یہی ریت چلتی آرہی

ہے۔۔۔ شادی کا جوڑا لڑکی والے ہی دیتے ہیں۔۔۔ یہی تو ماں باپ کی دی ہوئی خاص نشانی ہوتی

ہے۔۔۔ ایک مان ہوتا ہے"

دادی بولنے لگیں

"اچھا بابا۔۔۔ جیسے آپکو بہتر لگے۔۔۔۔"

تائی بولیں

"رانی بیٹا جلدی سے ایک جوڑے پہ ہاتھ رکھ دو۔۔۔ میں نے جانا ہے۔۔۔ بہت کام ہیں ابھی۔۔۔ ایک تو سعدیہ کے جانے بعد تیری شادی کی ساری خریداری میرے سر پہ ڈال دی گئی ہے۔۔۔۔"

چچی اپنا راک الاپنا شروع ہوئیں

"آجا۔۔۔ جلدی۔۔۔"

دادی نے اشارہ کیا

میں نے تینوں جوڑوں پہ نگاہ دوڑائی۔۔۔۔ اور ایک جوڑے پہ جا کے میرے نظریں رک گئیں۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔ سرخ جوڑا۔۔۔۔ یہ مجھے پسند ہے۔۔۔۔"

میں نے اشارہ کیا۔۔۔۔

میں نے تینوں جوڑوں پہ نگاہ دوڑائی۔۔۔۔ اور ایک جوڑے پہ جا کے میرے نظریں رک گئیں۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔ سرخ جوڑا۔۔۔۔ یہ مجھے پسند ہے۔۔۔۔"

میں نے اشارہ کیا۔۔۔۔

"چلو پھر ٹھیک ہے۔۔۔ یہ رکھ لیتے ہیں۔۔۔۔"

چچی باقی سوٹ سمیٹنے لگیں۔۔۔۔

"اچھی طرح سے دیکھ لے۔۔۔۔ بار بار تبدیل نہیں ہوگا۔۔۔۔"

دادی بولیں

"یہی ٹھیک ہے دادی۔۔۔۔"

میں نے جواب دیا

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔ الماری میں رکھ دے اسے۔۔۔۔"

میں نے جوڑا الماری میں رکھ دیا۔۔۔

"صرف دو دن رہ گئے ہیں۔۔۔ اس کے بعد ہم دونوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک ہو جائیں گے۔۔۔۔"

وہ ایک گہری سانس لے کے بولا

"ہاں۔۔۔ بہت کم وقت باقی ہے۔۔۔ پتا نہیں کیا ہوگا۔۔۔"

میں سوچوں میں ڈوبی تھی۔۔۔

"تمہیں کوئی ڈر ہے۔۔۔؟"

"یقین نہیں ہو رہا۔۔۔؟"

"کیا یقین نہیں ہو رہا۔۔۔؟"

"یہی کے میری زندگی بدلنے والی ہے۔۔۔"

"کبھی کبھی تمہاری باتیں مجھے سوچ میں مبتلا کر دیتی ہیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ میں نے ایسا کیا کہا۔۔۔؟"

"جب ایسی باتیں کرتی ہو کہ تمہیں یہ سب خواب کی طرح لگتا ہے۔۔ تو میرا اپنا یقین ٹوٹنے لگتا ہے۔۔"

"جو کچھ ان دنوں ہو رہا ہے۔۔ ویسا کبھی میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔۔ شائد اس لیے دل میں بلا وجہ کے وہم ہیں۔۔۔"

میں اسے سمجھانے لگی۔۔۔

"مجھے کھل بتاؤ۔۔ جو بھی تمہارے اندر ہے۔۔ نکال دو۔۔ اسے۔۔ تاکہ اس کے بعد تم صرف اور صرف اچھا سوچو۔۔۔"

"لوگوں کے بدلتے رویے۔۔ ہر ایک چیز میں خوشیوں کی جھلک۔۔ اور کوئی اتنا چاہنے والا۔۔۔۔۔ یہ سب نیا ہے میرے لیے۔۔ بالکل انوکھا۔۔۔"

"اس سب سے تمہیں خوشی نہیں مل رہی۔۔۔؟"

"مل رہی ہے۔۔۔ بہت خوش ہوں میں۔۔۔۔۔ لیکن۔۔ کہیں ان خوشیوں کو نظر نہ لگ جائے،۔۔۔۔۔ بس یہ خوف ہے۔۔۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔ اب میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔"

اس نے تسلی دی۔۔۔

میں مسکرانے لگی۔۔۔

"کل مہندی ہے۔۔۔ اور پھر شادی۔۔۔۔۔ کیسے گزریں گے یہ دودن۔۔۔۔؟"

وہ بولنے لگا

"جیسے اتنے سارے دن گزر گئے۔۔۔ یہ بھی گزر جائیں گے۔۔۔"

میں نے جواب دیا

"میں بس چاہتا ہوں۔۔۔ کہ پلک جھپکتے ہی یہ دن گزر جائیں۔۔۔ اور تم میرے پاس ہو۔۔۔"

میں شرمانے لگی۔۔۔

"اب میں فون بند کرتی ہوں۔۔۔ دادی کے اٹھنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"

فجر ہونے والی تھی

"آہاں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ کل مہندی پہ ملاقات ہوگی۔۔۔"

میں نے فون بند کیا

سب کچھ اتنا اچھا تو چل رہا ہے۔۔۔ پھر کیوں میرا دل بے چین ہے۔۔۔؟ یہ بے یقینی کیسی

ہے۔۔۔؟

میں نے ارسل کے سامنے چاہے خوش ہونے کی ادکاری کی ہو۔۔۔ لیکن میرا من مطمئن نہیں ہو رہا

www.urdu novels mania.com

تھا۔۔۔

"آپ نے تو کہا تھا کہ دو دن میں واپس لوٹ آئیں گی۔۔۔ پر دیکھیں مہندی والے دن آپ کی آمد ہوئی۔۔۔"

اب بھی نہ آتیں"

میں سعدیہ باجی سے خفا تھی

وہ ابھی پہنچی تھیں۔۔۔ انکے ہاتھ میں میرے لیے کافی گفٹس تھے۔۔۔

"میری جان۔۔۔ مجبوری تھی نا۔۔۔ ورنہ اس وقت تمہیں اکیلا کیسے چھوڑ سکتی تھی۔۔۔"

انہوں نے مجھے گلے سے لگایا

چچی اور چھوٹی تانی بھی کمرے میں موجود تھیں۔۔۔ سب ان سے سفر کا حال احوال پوچھنے لگے۔۔۔

رخسانہ بھی ملنے چلی آئی۔۔۔

رخسانہ کی شادی والی بات کے بعد میں اس سے کم ہی بول رہی تھی۔۔۔ اس نے کئی بار صفائیاں دینے

کی ناکام کوشش کی لیکن میں اسکی اس حرکت کے لیے کبھی اسے معاف نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

سب کے جانے کے بعد رخسانہ اور سعدیہ باجی رہ گئے۔۔۔

"کیا ہوا ہے تم دونوں کو۔۔۔ لڑائی ہوئی ہے کیا۔۔۔؟"

سعدیہ باجی نے ہم دونوں کے چہروں پہ ایک دوسرے کے لیے بے رخی کے آثار دیکھے تو بولیں

"نہیں۔۔۔ باجی۔۔۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

رخسانہ پھسکی سی مسکراہٹ لبوں پہ سجا کے بولی

"کپی بات ہے نا۔۔۔؟" www.urdu novels mania.com

انہوں نے تصدیق کی

"ہاں۔۔۔ کپی بات ہے۔۔۔ بس آجکل یہ مجھے سے دور دور رہتی ہے اس لیے میں اس سے خطا ہوں"

میں رخسانہ کو گھورتے ہوئے بولی

"میں۔۔۔ ایسا کیوں بھئی۔۔۔ رخسانہ۔۔۔ ان دنوں تو تمہیں اپنی سہیلی کے پاس رہنا چاہیے۔۔۔"

"باجی۔۔! کام بہت ہوتا ہے۔۔ پھر بھی میں کوشش کرتی ہوں کہ زیادہ سے زیادہ وقت دوں اسے۔۔۔"

رخسانہ بولی

"اچھا۔۔ تو مایوں میں تمہارے ساتھ کون رہتا تھا۔۔۔؟"

سعدیہ باجی نے پوچھا

"دادی نے نادیہ باجی کی ڈیوٹی لگائی تھی۔۔۔ دن میں وہ پاس ہوتیں اور رات میں دادی۔۔۔ ویسے

بھی محلے کی لڑکیاں پورا دن ہی یہاں پہ رہتی ہیں۔۔۔"

میں نے انھیں بتایا

رخسانہ کام کے بہانے وہاں سے چلی گئی

"نادیہ نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں۔۔۔؟"

سعدیہ باجی پریشان ہونے لگیں

"نہیں۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔۔ وہ سچ مچ بدل چکی ہیں۔۔۔"

میں نے انھیں بتایا

"ایسا ہو نہیں سکتا۔۔۔ میں اپنی بہن کی فطرت سے بہت اچھی طرح سے واقف ہوں"

انھیں میری بات کا یقین نہیں تھا

"آپ اپنے دل کا میل اب نکال دیں۔۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں نادیہ باجی بدل چکی ہیں۔۔۔ انھوں نے

میرا بہت خیال رکھا ہے۔۔۔"

"اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔ جیسا تم کہہ رہی ہو۔۔۔"

وہ بولیں

میں نے سر ہلایا

"اچھا۔۔ تو اب انکی سناؤ۔۔؟"

سعدیہ باجی کی آنکھوں میں شرارت تھی

"کن کی۔۔۔؟"

"ارے انھی کی۔۔ جن کے نام کی مہندی ہاتھوں پہ سجانے والی ہو۔۔"

میں مسکرانے لگی

"بتاؤ نا۔۔ بات ہوتی ہے۔۔۔؟"

"جی۔۔ ہوتی ہے۔۔۔"

"ہر روز۔۔۔؟"

"جب سے آپ نے فون لے کے دیا۔۔ ہر روز ہی وہ مجھے فون کرتے ہیں۔۔۔"

"کیا باتیں ہوتی ہیں۔۔۔"

میں نے سر جھکایا

"اوہو۔۔ اب بند کرو شرمانا۔۔ بہت ہو گیا۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولیں

"بس ادھر ادھر کی باتیں۔۔۔"

"خوب سمجھتی ہوں۔۔۔ ادھر ادھر کی باتیں۔۔۔"

انہوں نے مجھے گھورا

میں چپ ہو گئی

"تمہیں پتا ہے۔۔۔ مجھے سکا لرشپ مل گئی ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔! یہ تو خوشی کے بات ہے۔۔۔"

"خوشی کی بات تو ہے لیکن مجھے پاکستان چھوڑ کے جانا پڑے گا"

"کیوں۔۔۔؟ کہاں جانا پڑے گا۔۔۔؟"

"انگلینڈ۔۔۔!"

"لیکن وہاں کیوں۔۔۔؟"

میں پریشان ہو گئی

"بابا۔۔۔ سکا لرشپ پہ جارہی ہوں۔۔۔"

"کب جانا ہے۔۔۔؟" www.urdu novelsmania.com

"بہت جلد۔۔۔ میں تو تمہاری شادی میں بھی شرکت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ لیکن اس وقت ہر چیز

سے زیادہ تم مجھے عزیز ہو۔۔۔ اس لیے مجھے آنا ہی پڑا"

انہوں نے میرے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"تایا اور تائی کو بتادیا آپ نے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ انہیں تو فون پہ ساری تفصیلات سے آگاہ کر دیا تھا"

"وہ راضی ہیں۔۔۔؟"

"شروع میں تو نہیں تھے۔۔۔ لیکن میں نے مناہی لیا۔۔۔ کچھ ہی سالوں کی تو بات ہے۔۔۔ پھر واپس آ جاؤں گی"

وہ بولنے لگیں

"لیکن آپ کے بغیر۔۔۔ میرا کیا ہوگا۔۔۔؟"

میں پریشان ہوئی

"میری جان۔۔۔! اب تمہارا خیال رکھنے کے لیے ایک شیر جیسا آدمی دے کے تو جا رہی ہوں۔۔۔

ابھی بھی تم ڈر رہی ہو۔۔۔؟"

میں چپ ہو گئی۔۔۔

شام ہوئی تو مہندی کی تیاریاں اپنے عروج پہ تھیں۔۔۔

عزیز اور رشتہ داروں کی آمد کا سلسلہ جاری ہو گیا۔۔۔ محلے سے لڑکیاں آئیں۔۔۔ اور ڈھولک بجنے

www.urdu novelsmania.com

لگا۔۔۔

سعیدہ باجی نے مجھے تیار کیا۔۔۔

عشاء کے بعد لڑکے والے مہندی کی رسم کے لیے پہنچ گئے۔۔۔

ارسل کے ہاں لڑکے اور لڑکی کی مہندی کی رسم ساتھ کی جاتی تھی۔۔۔ دادی اس ریت کے خلاف تھیں

لیکن سب نے انھیں سمجھایا بھجایا۔۔۔ تب جا کے وہ مانیں۔۔۔

سعدیہ اور نادیا باجی مجھے باہر صحن میں لے آئیں۔۔۔ دادی نے حکم نامہ جاری کیا تھا کہ میں ارسل کے ساتھ ایک ہی صوفے پہ بیٹھ سکتی ہوں لیکن۔۔۔ میں گھونگٹ میں رہوں گی۔۔۔ ارسل سمیت سبھی لڑکے والے میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔۔۔ عارفہ خالہ کو بھی اس بارے میں مطلع کر دیا گیا تھا۔۔۔ انھوں نے دادی کے حکم کی لاج رکھی۔۔۔ اور میں گھونگٹ سبائے ارسل کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

ڈھولک بجنے لگی۔۔۔ اور لڑکیاں مہندی کے گانے گانے لگیں

"ویسے یہ زیادتی ہے۔۔۔"

اسکی سرگوشی میرے کان میں پڑی

میں چپ رہی۔۔۔

"آپ کی دادی بہت بے رحم ہیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ دادی کیوں بے رحم ہیں۔۔۔؟"

"اتنی دور سے ہم آپ کا دیدار کرنے آئے تھے اور آپ ہیں کے گھونگٹ میں قید۔۔۔"

"دادی کہتی ہے۔۔۔ لڑکے کی نظر لگ جائے گی۔۔۔"

"واہ۔۔۔! آج تو وہ تمہیں مجھ سے چھالیں گی۔۔۔ کل کیا ہوگا۔۔۔؟"

"کل کس نے دیکھی ہے۔۔۔؟"

"میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ وہ روشن کل جس کا کب سے انتظار تھا مجھے۔۔۔"

وہ بولا

"نا۔۔۔ نا۔۔۔ کوئی کھسر پھسر نہیں چلے گی۔۔۔"

سونیا آگئی

"کیوں۔۔۔ اب کھسر پھسر یہ بھی انکی دادی نے پابندی لگا دی ہے۔۔۔؟"

ارسل نے اس سے پوچھا

"یہ پابندی میں لگا رہی ہوں۔۔۔۔"

وہ ہم دونوں کے بیچ میں آ کے بیٹھ گئی

"کیوں جی۔۔۔ آپ کو کیا تکلیف ہے۔۔۔ ہماری کھسر پھسر سے۔۔۔۔؟"

ارسل نے اسکا کان کھینچا۔۔

"مجھے آپ لوگوں کے بات کرنے سے کوئی تکلیف نہیں ہے۔۔۔ بس میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ آپس

میں جو بھی بات کریں وہ میری موجودگی میں کریں۔۔۔ بلکہ ایسا کر لیتے ہیں۔۔۔ میں پیغام رساں بن جاتی

ہوں۔۔۔ آپ نے جو بھی بات کرنی ہے۔۔۔ وہ آپ میرے کان میں بولیں۔۔۔ میں وہی بات اپنی

بھابی کے کان تک پہنچا دوں گی۔۔۔"

سونیا شرارت کے موڈ میں تھی

"بڑی اتان۔۔۔ بھاگو یہاں سے۔۔۔ ورنہ پٹائی ہوگی۔۔۔"

ارسل نے اسے دھمکی دی۔۔

"نہیں۔۔۔ بالکل نہیں بھاگوں گی۔۔۔ میں ابھی دادی کو بلاتی ہوں۔۔۔ پھر دیکھتی ہوں آپ لوگ کیسے

سرگوشیاں کرتے ہیں۔۔۔۔"

وہ بھی اسی کی بہن تھی

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔۔۔"

ارسل نے ہارمان لی

"گڈ بوائے۔۔۔۔ دیکھیں نا بھابی۔۔۔ میرا بھائی کتنا فرمانبردار ہے۔۔۔"

سونیا مجھ سے مخاطب تھی۔۔۔

میں دل ہی دل میں مسکرائی

"اپنی بھابی کو میرا ایک پیغام دو۔۔۔۔"

ارسل بولا

"ہاں۔۔۔ ہاں ضرور۔۔۔"

سونیا نے اپنے کان سے بال ہٹائے۔۔۔ اور اسکے قریب ہوئی

"آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔۔"

اسکی سرگوشی مجھے صاف سنائی دے رہی تھی

سونیا۔۔۔ میرے قریب ہوئی۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

"بھابی کہہ رہے ہیں۔۔۔ کہ میں بہت پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔"

سونیا نے ایک اور شرارت کی

"جھوٹی۔۔۔! میں نے تمہیں نہیں کہا۔۔۔ تمہاری بھابی کو کہا ہے۔۔۔"

"سونیا ٹھیک تو کہہ رہی ہے۔۔۔ میں تو گھونگٹ میں ہوں۔۔۔ آپکو کیسے پتا کہ میں کیسی لگ رہی

ہوں"

میں نے جواب دیا

"ارے واہ۔۔۔ بھابی نے کیا منہ توڑ جواب دیا۔۔۔ بھابی۔۔۔ آج سے میں آپکی پارٹی میں شامل ہو رہی ہوں۔۔۔"

"سونیا۔۔۔! اپنی بھابی سے بولو۔۔۔ ہم نے دل کی آنکھوں سے دیدار کیا ہے۔۔۔ جو شانہ آپکے پاس نہیں ہے۔۔۔"

ارسل نے میری بات کا جواب دیا

"سونیا۔۔۔! ان سے کہو۔۔۔ کہ پھر میری دادی کو الزام دینا بند کریں،۔۔۔ جب دل کی آنکھوں سے دیدار کر لیا تو رونا دھونا کیوں ڈالا ہوا ہے۔۔۔"

"آئے ہائے۔۔۔ ایک اور کرار جواب"

سونیا بولی

"محترمہ سے کہیں کہ۔۔۔۔۔ جب سے دل نے دیدار کیا تب سے آنکھیں بے چین ہیں۔۔۔ بس یہی بے چینی دور کرنا چاہتے تھے۔۔۔"

"محترم! اس بے چینی کا فالحال کوئی علاج نہیں ہے۔۔۔ آنکھوں سے کہیں۔۔۔ تھوڑا صبر کر لیں۔۔۔"

اتنے میں چچی ہمارے پاس آ کے کھڑی ہو گئیں

"بیٹا۔۔۔! آپ دو لہا دلہن کے بچ میں کیوں بیٹھی ہیں۔۔۔"

چچی سونیا کو دیکھتے ہوئے بولیں

"بس ایسے ہی آنٹی۔۔۔"

وہ کھڑی ہو گئی

"مہندی کی رسم شروع ہونے والی ہے۔۔۔"

چچی نے بتایا۔۔۔

تھوڑی دیر میں سبھی بڑے ہمارے گرد جمع ہو گئے۔۔۔ اور باری باری مہندی لگانے لگے۔۔۔

لڑکیوں نے گانے گائے۔۔۔ تالیوں کی گونج دور دور تک سب کو میری خوشیوں کے قصے سنارہی

تھی۔۔۔ سب کی ڈھیروں دعائیں اور پیار مل رہا تھا۔۔۔

کتنے حسین پل تھے وہ۔۔۔ بالکل کسی خواب کی مانند۔۔۔ ایسا خواب جسے دیکھنے کے لیے آنکھیں

ترستی ہیں۔۔۔ دل میں بسی صدیوں پرانی اداسیاں۔۔۔ مسکراہٹوں میں چھپ سی جاتی ہیں۔۔۔

آنکھوں میں ایسی چمک اتر آتی ہے جو سبھی اندھیروں کو پل بھی میں روشن کر دے۔۔۔

میں سب کی نگاہوں کا مرکز تھی۔۔۔ اور میری نگاہوں کا مرکز میرے بالکل قریب بیٹھا۔۔۔ وہ اس

ایک لمحے کا انتظار کر رہا تھا کہ کب میرا گھونگٹ اٹھے اور میں اسکی گہری آنکھوں میں سما جاؤں۔۔۔

www.urdu novels mania.com

کتنے حسین پل تھے وہ۔۔۔ بالکل کسی خواب کی مانند۔۔۔ ایسا خواب جسے دیکھنے کے لیے آنکھیں

ترستی ہیں۔۔۔ دل میں بسی صدیوں پرانی اداسیاں۔۔۔ مسکراہٹوں میں چھپ سی جاتی ہیں۔۔۔

آنکھوں میں ایسی چمک اتر آتی ہے جو سبھی اندھیروں کو پل بھر میں روشن کر دے۔۔۔

میں سب کی نگاہوں کا مرکز تھی۔۔۔ اور میری نگاہوں کا مرکز میرے بالکل قریب بیٹھا۔۔۔ وہ اس

ایک لمحے کا انتظار کر رہا تھا کہ کب میرا گھونگٹ اٹھے اور میں اسکی گہری آنکھوں میں سما جاؤں۔۔۔

"آج وہ تمہیں دیکھے گا تو سب کچھ بھول جائے گا۔۔۔"

سعیدہ باجی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولیں

"تم اس سرخ جوڑے میں بہت حسین لگ رہی ہو۔۔۔ کسی کی نظر نہ لگے تمہیں۔۔۔۔"

وہ اور پاس آئیں

بلاخر شادی کا دن آ ہی گیا۔۔۔ سعیدہ باجی نے پارلروالی لڑکیوں کو میرا میک اپ کرنے کے لیے

بلایا۔۔۔ میں سچ سنور کے دلن بن ہی گئی۔۔۔

بارت آنے میں کچھ وقت باقی تھا۔۔۔

"تمہاری رخصتی کے فوراً بعد میری روانگی ہے۔۔۔۔"

سعیدہ باجی بولیں۔۔۔

"بس ایک ہی رات کے لیے آنا تھا تو نہ ہی آتیں۔۔۔۔"

میں خفا ہوئی

www.urdu novelsmania.com

"میری جان۔۔۔ تمہیں بتایا تو ہے۔۔۔ مجبوری ہے۔۔۔۔"

انہوں نے سمجھایا۔۔۔

"ماشاء اللہ۔۔۔۔! بہت روپ چڑھا۔۔۔۔"

رخسانہ موقع پا کر آگئی۔۔۔۔

"سن۔۔۔! گھونگٹ نیچے کر۔۔۔ اب دوہما سے پہلے کوئی نہ دیکھے تمہیں۔۔۔۔۔"

سعدیہ باجی بولیں۔۔۔

میں نے گھونگٹ نیچے کر لیا۔۔

کچھ ہی دیر میں دادی آئیں۔۔ مجھے دیکھ کے بلائیں لینے لگیں۔۔۔ چھوٹی تائی بڑی تائی اور چچی نے بھی

خوب تعریف کی۔۔۔

اتنے میں بارات آگئی۔۔۔

میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔۔۔

یہ حقیقت ہے یا خواب۔۔۔؟ پر جو بھی ہے بہت حسین ہے۔۔۔ حقیقت ہے تو میں اس حقیقت کو پا

کر خود کو خوش قسمت تصور کر رہی ہوں۔۔ گریہ خواب ہے تو دعا ہے کبھی ٹوٹنے ناپائے۔۔ میں ازل

تک اسی خواب میں جینا چاہتی ہوں۔۔۔

ڈھولک اور تالیوں کی گونج میں میری خوشیوں کے شادیاں بجنے لگے۔۔۔

سعدیہ باجی نے رخسانہ کو میرے ساتھ بٹھایا اور خود باہر مہمانوں سے ملنے چلی گئیں۔۔۔

دروازے پہ دستک ہوئی رخسانہ نے دروازہ کھولا تو سامنے نادیاہ باجی کھڑی تھیں

رخسانہ ہچکچانے لگی۔۔۔ لیکن نادیاہ باجی اسکی پرواہ کیے بنا ہی اندر آ گئیں۔۔۔

"کیا میں تمہارا چہرہ دیکھ سکتی ہوں۔۔۔؟"

وہ میرے پاس آ کے بیٹھیں۔۔۔

میں نے سر ہلایا۔۔۔ تو انھوں نے میرا گھونگٹ اوپر کیا۔۔۔

"کتنی حسین ہو تم۔۔۔ سچ مچ کسی پری جیسی۔۔۔۔۔"

انہوں نے حسرت بھری نگاہ میرے چہرے پہ ڈالی۔۔۔۔

میں نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

"میں ہار گئی رانی۔۔۔۔! اور تم جیت گئی۔۔۔۔"

ان کی آواز میں ایک درد تھا۔۔۔۔

میں نے سر اٹھا کے انکی طرف دیکھا

انکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔۔ جیسے خون نکلنے والا ہو۔۔۔۔

"نادیہ باجی۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔ آپ کی آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہیں۔۔۔۔؟"

میں گھبرا گئی۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔۔! دیکھو۔۔۔۔ نا انکی آنکھیں۔۔۔۔"

میں نے ہڑبڑا کے رخسانہ کو آواز دی جو دور ایک کونے میں کھڑی تھی۔۔

"میری آنکھوں میں سرخی نہیں۔۔۔۔ ان میں شکست ہے۔۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

وہ بستر پہ لیٹنے لگیں

انکی سانسیں الجھ رہی تھیں۔۔۔۔

"نادیہ باجی۔۔۔۔! سنبھالیں خود کو۔۔۔۔ اٹھیں۔۔۔۔"

میں انہیں بلانے لگی۔۔۔۔

ان کے لب خشک ہو رہے تھے۔۔

"رخسانہ۔۔۔۔! کسی کو بلاؤ۔۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے۔۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔۔"

رخسانہ کی حالت بھی میرے جیسی تھی۔۔۔۔

وہ بھاگتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی

نادیہ باجی کے منہ سے جھاگ نکلنے لگا۔۔۔۔ انکی حالت ہر گزرتے پل میں خراب ہو رہی تھی۔۔۔

میں نے جلدی سے ان کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔۔۔

"اٹھیں۔۔۔۔! خدا کے لیے۔۔۔۔ اٹھیں۔۔۔۔"

میں چلانے لگی۔۔۔۔

آ نکھیں بند ہونے لگیں۔۔۔۔

رخسانہ سعدیہ باجی کو بلا کے لے آئی۔۔۔۔ سعدیہ باجی نے جب انکی حالت دیکھی تو انکے پاؤں کے

نیچے سے زمین نکل گئی۔۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے۔۔۔۔ کمرے میں رش لگ گیا۔۔۔

"یا میرے مولا۔۔۔۔ میری بچی کو کیا ہوا۔۔۔۔ اسے اسپتال پہنچاؤ۔۔۔۔"

دادی رونے پڑنے لگیں۔۔۔۔

سعدیہ باجی سیٹھو سکوپ لگا کی انکی حالت کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔۔

"باہر گاڑی تیار ہے۔۔۔۔ اسے جلدی لے چلیں۔۔۔۔"

پچا اندر آتے ہوئے بولے

"پچا۔۔۔۔! اب اسے کہیں لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

سعدیہ باجی کے الفاظ نے سب کے دلوں پہ کڑکتی بجلی گرا دی تھی۔۔۔۔

جہاں پل بھر پہلے شہنائیاں بج رہی تھیں۔۔۔۔ وہاں صف ماتم بجھ گئی۔۔۔۔

قیامت کا منظر تھا۔۔۔ میں اپنے ہوش و حواس کھو چکی تھی۔۔۔۔

نادیہ باجی نے زہر کھالیا تھا۔۔۔ انھیں اپنے کیے پہ ندامت تھی یا پھر اس بات کا دکھ کے ارسل اب میرا ہو چکا تھا۔۔۔ جو بھی تھا انھوں نے خودکشی جیسا قدم اٹھایا تھا۔۔۔

عارفہ خالہ نے سبھی باراتی واپس بھجوا دیے۔۔۔ لیکن ارسل سمیت انکا پورا خاندان اس دکھ میں ہمارے ساتھ شامل رہا۔۔۔۔

بڑی ثانی کے فلک بوس بین۔۔۔ کلیجہ چیر رہے تھے۔۔۔ داوی کی حالت خراب تھی۔۔۔

نادیہ باجی کا جسم پھولنے لگا تھا۔۔۔ اس لیے سعدیہ باجی نے نے بابا اور تایا کو سمجھایا کہ جلد سے جلد متدقین کا انتظام کریں۔۔۔۔ چند ہی گھنٹوں میں نادیہ باجی کا جنازہ تیار ہوا اور مجھ سے پہلے وہ اس گھر سے رخصت ہوئیں۔۔۔۔

میں ہی انکی موت کی ذمہ دار ہوں۔۔۔۔ گر میرا رشتہ ارسل سے نہ ہوتا آج نادیہ باجی کو یہ انتہائی قدم نہ اٹھانا پڑتا۔۔۔۔ چچی اور عارفہ خالہ نے مجھے انکا آخری دیدار نہیں کرنے دیا۔۔۔۔ انکے حساب سے نئی نویلی دلہن کا جنازے کے پاس رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ مجھے ایک کونے میں بٹھا دیا گیا۔۔۔۔ جہاں سے اٹھ کے میں اپنا سرخ جوڑا بھی نہیں بدل سکی۔۔۔۔

مدفین کے بعد سبھی مرد حضرات گھر واپس لوٹے۔۔۔۔ آدھی رات بیت چکی تھی۔۔۔۔ عارفہ خالہ نے گھر جانے کی اجازت مانگی۔۔۔۔

رخسانہ میرے پاس آئی اور آ کے بتایا کہ دادی میری رخصتی ابھی کر رہی ہیں۔۔۔ مجھ پہ حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔۔۔ میرا پورا خاندان غم سے چور چور تھا۔۔۔ اور میں رخصت ہو کے چلی جاؤں۔۔۔ میں نے صاف طور پہ انکار کر دیا۔۔۔

چچی اور چھوٹی تانی نے مجھے سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن میں روتی چلاتی رہی کہ اس حالت میں میری رخصتی نہ کریں۔۔۔

"نادیہ نے جو اپنے ساتھ کرنا تھا کر دیا۔۔۔ اب وہ ہم لوگوں کے بیچ میں نہیں ہے۔۔۔ اسکی ذمہ دار نہ تم ہونہ کوئی اور بلکہ اس نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی دنیا اور آخرت تباہ کی۔۔۔ تم آج دلہن بنی ہو۔۔۔ اور یہ دن تمہارے لیے بہت خاص ہے۔۔۔ سب کچھ بھول کے تم اپنی نئی زندگی کی طرف بڑھو۔۔۔"

سعیدہ باجی میرے پاس آئیں۔۔۔

میں گر گڑائی کے میں سب کو ایسے چھوڑ کے نہیں جاسکتی۔۔۔ پر کسی نے میری ایک ناسنی۔۔۔

"تم اب کسی اور کی دلہن بن چکی ہو۔۔۔ تمہاری رخصتی میں ہی سب کی بہتری ہے۔۔۔"

دادی بھی آگئیں۔۔۔

بلاخر میں نے ہتھیار ڈال دیے۔۔۔

جس دروازے سے کچھ ہی دیر پہلے ایک بیٹی کا جنازہ اٹھا تھا۔۔۔ اسی دروازے سے اب ایک ڈولی اٹھنے والی تھی۔۔۔

اس گھر سے رخصت ہوتے میں نے سب کے چہروں پہ الوداعی نظر ڈالی۔۔ میں اس گھر اور گھر والوں کے لیے کتنی بد نصیب ہوں۔۔۔۔۔ میرے اندر طوفان برپا تھا۔۔۔

ارسل نے ہاتھ پکڑ کے مجھے دہلیز پار کرائی۔۔۔

سامنے کھڑی گاڑی کا دروازہ کھول کے اندر بٹھایا۔۔۔

ارسل اور میں گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ تھے۔۔ ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

میری زندگی اس گھر کو چھوڑ کے ایک اور گھر کی جانب رواں دواں تھی۔۔۔

ہم سے پچھلی گاڑی میں باقی گھر والے تھے۔۔۔۔

میرے آنسو۔۔۔ لگاتار گالوں کو تر کر رہے تھے۔۔۔

"سنبھالو خود کو۔۔۔۔"

ارسل بولا

"کیسے۔۔۔؟ میری وجہ سے آج نادیہ باجی نے خودکشی کی۔۔۔ میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی"

"تم خواہ مخواہ اپنے آپ کو اس سب کا ذمہ دار سمجھ رہی ہو۔۔۔۔"

"وہ آپ سے شادی کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔"

"وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی صرف ضد بنالیا تھا مجھے اس نے۔۔۔۔"

"جو بھی تھا۔۔۔۔ پر وجہ تو میں ہی بنی۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ تم وجہ نہیں ہو۔۔۔۔ خود کو کو سنا بند کرو۔۔۔۔"

میں سسکیاں لینے لگی۔۔۔۔

اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا
 "رانی۔۔! ہم دونوں کی نئی زندگی شروع ہو رہی ہے۔۔ میں نہیں چاہتا اسکی ابتدا آنسوؤں سے
 ہو۔۔۔۔"

"ارسل۔۔! اسکی ابتدا آنسوؤں سے ہو چکی ہے۔۔۔ بہت مشکل ہے میرے لیے یہ سب
 بھوننا۔۔۔۔"

میں نے اسکے چہرے پہ نگاہ ڈالی۔۔۔

"کیا تم میرے لیے یہ سب بھول نہیں سکتی۔۔۔؟"
 اسکی آنکھوں میں سوال تھا۔۔

"کوشش کروں گی کہ یہ سب بھول جاؤں۔۔۔ پر یہ نشان اتنی آسانی سے مٹنے والا نہیں ہے"
 "تم کوشش تو کرو۔۔۔ میں ساتھ ہوں تمہارے۔۔۔ ہرپل۔۔۔"

میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کے اس نے مضبوطی سے تھاما۔۔۔
 میں نے اپنا ماتھا اسکے ہاتھوں پہ ٹیک دیا۔۔۔ اور پھر سے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔۔
 گاڑی مین روڈ پہ آچکی تھی۔۔۔۔

"میرے ہوتے ہوئے۔۔۔ تم اس حال میں ہو۔۔۔ میں نہیں رہا تو کیا کروں گی۔۔۔؟"
 میں نے جلدی سے اپنا سر اٹھایا

"خدارا۔۔۔! ایسی باتیں مت کریں۔۔۔"

میرے چہرے پہ پریشانی کے آثار دیکھ کے وہ بھی پریشان ہو گیا

"پگلی۔۔! میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔۔"

اس نے اپنا ایک ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔۔

میں نے آنسو صاف کیے۔۔

"آپ وعدہ کریں۔۔ آپ کا یہ ساتھ ہمیشہ برقرار رہے گا۔۔؟"

میں نے سنجیدہ ہو کر کہا

"ہو کیا گیا ہے تمہیں۔۔ میں کہہ رہا ہوں مذاق تھا۔۔"

"پھر بھی آپ وعدہ کریں۔۔۔۔"

"اچھا بابا میں وعدہ کرتا ہوں۔۔ ہمیشہ ایسے ہی تمہارے ساتھ رہوں گا۔۔ پوری زندگی اسی طرح

تمہارا ہاتھ میرے ہاتھوں میں رہے گا۔۔"

وہ مسکرایا

"انشاء اللہ۔۔۔۔!"

www.urdu novelsmania.com

"انشاء اللہ۔۔۔۔!"

"اس سے پہلے کے ہم لوگ گھر پہنچیں میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں"

وہ میری آنکھوں میں دیکھ کے بولا

میں نے سر ہلایا

"میں تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں۔۔۔۔ رانی۔۔!"

اسکی گہری آنکھوں میں سچائی صاف جھلک رہی تھی

"اب تو ہماری شادی ہو چکی ہے۔۔۔ اس وقت آپ اظہار محبت کیوں کر رہے ہیں"

میں نے پوچھا

"وہی تو۔۔۔ شادی ہو گئی تو کیا ہوا۔۔۔ محبت کا اظہار تو ضروری ہے۔۔۔"

وہ مسکرایا

میں شرمائی۔۔۔

"میں نے تو کچھ اور سنا تھا۔۔۔"

"کس بارے میں۔۔۔؟"

"یہی کہ جب کوئی اظہار محبت کرے تو سامنے والا بھی اس کا جواب دیتا ہے۔۔۔"

"اگر ایسی بات ہے تو میں یہی کہوں گی کہ جو آنکھوں میں دیکھ کے محبت نہیں پڑھ سکتا تو اسے الفاظوں کی کیا سمجھ ہوگی۔۔۔"

"تو بات ہماری سمجھ پہ آگئی ہے۔۔۔"

"جی بالکل۔۔۔!"

"ذرا آنکھیں دکھائیں پھر اپنی۔۔۔"

میں نے شرماتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

"کیا پڑھوں میں ایسی آنکھوں کو جنہیں آنسو نے دھندلا دیا ہو۔۔۔"

"محبت۔۔۔ تو روشن جذبے کا نام ہے۔۔۔ اور آنسو اس جذبے کو اور نکھارتے ہیں۔۔۔ نہ کہ

دھندلا کرتے ہیں۔۔۔"

"اف۔۔۔ میں نے سوچا نہیں تھا کہ گم صم رہنی والی یہ گڑیا مجھے ہی لاجواب کر دے گی۔۔۔"

"آپ نے تو بس کنارے پہ کھڑے ہو کے گہرائی کا غلط اندازہ لگایا ہے۔۔۔۔"

"تو کیا آپ کبھی غوطہ زن ہوئیں۔۔۔ ایسی گہرائی میں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ بالکل ہوئی۔۔۔"

"کب۔۔۔ اور کیسے۔۔۔"

"تب۔۔۔ جب پہلی بار آپ کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔ تبھی۔۔۔ ڈوب گئی تھی ان میں۔۔۔۔"

"پھر بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟"

"کبھی موقع ہی نہیں ملا۔۔۔ بتانے کا۔۔۔۔"

"تو اب بتا دو۔۔۔۔"

"اب بھی کچھ ہے بتانے کو۔۔۔۔؟"

"بہت کچھ ہے۔۔۔ یہ کان سننے کو ترس رہے ہیں۔۔۔۔"

اسکی بات سن کے میں مسکرانے لگی۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania .com

"جواب دیں۔۔۔ اب صرف مسکرانے سے کام نہیں چلے گا"

"میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ اس دنیا کہ ہر چیز سے زیادہ۔۔۔ اب یہ ساتھ صرف ساتھ

نہیں ہے میری سانسیں ہیں۔۔۔ جو اگر یہ ٹوٹا۔۔۔ تو پھر میں بھی ٹوٹ کے بکھر جاؤں گی۔۔۔۔"

وہ بنا پلکیں جھپکائے مجھے دیکھتا رہا اور میری آنکھوں سے آنسو کی برسات ہوتی رہی۔۔۔۔

وہ لمحہ کچھ ایسا تھا جس میں نہ وہ ارسل تھا اور نہ میں رانی۔۔۔۔۔ بلکہ ہم ایک ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

بیجان۔۔۔۔۔ دھڑکنوں کی رفتار بھی ایک۔۔۔۔۔ سانسوں کی روانی بھی ایک۔۔۔۔۔ جیسے۔۔۔۔۔ میری رگوں میں گردش کرتا خون اسکی رگوں میں ڈھل رہا تھا۔۔۔۔۔ ہر طرف ایک سناٹا تھا۔۔۔۔۔ گہری خاموشی۔۔۔۔۔

صرف سانسیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔۔۔ شاید پوری کائنات رک گئی تھی۔۔۔۔۔ میں نے پلکیں میچ لیں۔۔۔۔۔ کہیں یہ خواب تو نہیں۔۔۔۔۔ میں نے خود سے سوال کیا

ایک زوردار جھٹکا۔۔۔۔۔ اور کانوں کو چیرتا ہوا۔۔۔۔۔ بے درد شور۔۔۔۔۔ جس نے میری دنیا ایک پل میں الٹ دی تھی۔۔۔۔۔

سامنے سے آتا ٹرک ایک ہماری گاڑی سے آٹکرایا۔۔۔۔۔ میں نے پھر سے آنکھیں بند کیں اور اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔۔۔

گاڑی سڑک سے لڑھکتی ہوئی۔۔۔۔۔ کسی گہری کھائی کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔۔ میرے سبھی خواب دھندلانے لگے۔۔۔۔۔

خواب کیوں ٹوٹے جب منزل پاس ہو۔۔۔۔۔؟

کچھ ہی گھنٹے پہلے تو میں اپنے گھر سے رخصت ہو کے ایک نئی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔۔۔۔۔ پر میری منزل مجھے بیچ راستے میں چھوڑ کے خود کہیں دور چلی گئی۔۔۔۔۔ جس میں اب چاہ کی بھی ڈھونڈ نہیں سکتی۔۔۔۔۔

"صوبیہ۔۔! اسے بھی گھر لے جا۔۔۔ پورا دن گزر گیا یہیں کی یہیں بیٹھی ہے۔۔۔ ناتوا سکے گھر والوں نے کوئی خبر لی اور نہ ہی اسے خود کچھ پتا ہے"

عارفہ خالہ کی آواز میرے کان میں پڑی۔۔۔

"اٹھو۔۔! یہاں بیٹھنے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے گھر چلو۔۔۔"

صوبیہ میرے پاس آئی۔۔۔

میں اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

صوبیہ اور اسکا خاوند آگے آگے چلنے لگے اور میں انکے پیچھے چل پڑی۔۔۔

"کیسی پتھر دل لڑکی ہے۔۔ اتنا سب کچھ ہو گیا ایک آنسو نہیں ٹپکا اسکی آنکھ سے۔۔۔"

صوبیہ نے اپنے خاوند سے سرگوشی کی۔۔

"چپ کرو۔۔۔ سن لے گی۔۔۔"

خاوند نے اسے خبردار کیا

"سننتی ہے تو سننے دو۔۔۔ ہے ہی منحوس۔۔۔ پہلے بہن کا سر کھایا اور اب۔۔۔"

کتنا زہر تھا انکے لہجے میں۔۔۔۔

"حد کرتی ہو تم صوبیہ۔۔۔۔!"

"کیا حد کرتی ہوں۔۔۔؟ منہ اٹھا کے چل پڑی ہمارے ساتھ ایک باریہ نہیں کہا کہ جاتے جاتے

ارسل بھائی کا چہرہ ہی دیکھ لے۔۔۔۔"

وہ لگا تار بولتی رہیں۔۔۔۔

ہسپتال سے باہر نکل کے ان لوگوں نے رکشہ بلایا۔۔۔ اور سرخ جوڑے والے دلہن رکشے میں سوار ہو گئی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ہم انکے دروازے پہ تھے۔۔۔۔
میں رکشے سے نیچے اتری۔۔۔ صوبیہ کے خاوند نے دروازے پہ دستک دی۔۔۔ سونیا نے دروازہ کھولا۔۔۔۔

"آپ لوگ انہیں کیوں ساتھ لائے۔۔۔؟ انکے گھر والے لے نہیں گئے انہیں۔۔۔؟"

کیا یہ وہی سونیا تھی جو بھابی بھابی کہتے تھکتی نہیں تھی۔۔۔۔

"اب اللہ ہی جانے۔۔۔ کب آئیں گے اسکے گھر والے۔۔۔ تب تک یہیں رہے گے۔۔۔۔"

صوبیہ اسے جواب دیتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔۔۔ ان سب کے پیچھے پیچھے میں بھی داخل ہوئی۔۔۔
صحن کے وسط میں پہنچتے ہی صوبیہ نے آواز دی۔۔۔۔

"سونیا۔۔۔! اسے ارسل بھائی کے کمرے میں لے جا۔۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

صوبیہ نے آواز دی۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔! وہاں کیوں۔۔۔؟ میں ارسل بھائی کے کمرے میں نہیں لے جاؤں گی اسے۔۔۔۔"

سونیا اندر جاتے جاتے رکی۔۔۔۔

"تو اور کہاں بٹھائیں اسے۔۔۔۔؟ امی کے کمرے میں؟"

صوبیہ نے اسے گھورا

"مجھے نہیں پتا۔۔۔ جہاں دل کرے بٹھا دیں۔۔۔ پہلے انکی وجہ سے کم مصیبت پڑی ہے ہم پہ۔۔۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی اندر چلی گئی

"میں خود ہی لے جاتی ہوں۔۔۔۔"

صوبیہ نے مجھے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

میں چپ چاپ پیچھے چل پڑی۔۔۔ گھر کے پچھلی جانب۔۔۔ بالکل کونے پہ ایک اکیلا کمرہ۔۔۔ تھا۔۔۔

جس کے دروازے پہ تالا لگا تھا۔۔۔ صوبیہ نے دروازہ کھولا اور مجھے اندر جانے کا کہہ کے خود چلی

گئی۔۔۔۔

میں کمرے کے عین درمیان میں کھڑی ہو کے چاروں طرف دیکھنے لگی۔۔۔

یقیناً گمرے کی یہ سجاوٹ میرے لیے کی تھی۔۔۔ لیکن میری آمد کچھ ایسی ہوئی۔ کہ سبھی پھول مرجھا

گئے۔۔۔

دودن سے میں دلہن کے لباس میں تھی۔۔۔ ایک ایسی دلہن جو مسلسل نصیب کے ساتھ جنگ لڑ

رہی تھی۔

لیکن اس جنگ میں وہ ہار چکی تھی۔۔۔ نصیب نے ایک بار پھر کراہتھپڑا کر سید کیا تھا۔۔۔۔

صدیوں سے کانٹوں پہ چلتے چلتے اب پاؤں بھی جواب دے چکے تھے۔۔۔

میں فرش پہ بچھے قالین پہ بیٹھ گئی۔۔۔ اور سر گھٹنوں پہ رکھ دیا۔۔۔۔

عشاء کی اذان گونجی۔۔۔ دماغ نے سوال کیا۔۔۔ اس ذات سے اب بھی کوئی سوال ہے۔۔۔؟ دل نہ

جواب دیا۔۔۔ "نہیں۔۔۔ سب سوال ختم ہوئے"

ارسل نے جس لمحے میرا ہاتھ تھاما۔۔۔ وہ لمحہ اسے مجھ سے کہیں دور لے گیا۔۔۔ تیز رفتار ٹرک کی ٹکر سے ہماری گاڑی کھائی میں جا گرئی۔۔۔ ڈرائیور موقع پہ جاں بحق ہو گیا۔۔۔ اور ارسل کو سر پہ گہری چوٹ آئی جسکی وجہ سے وہ کومہ میں چلا گیا۔۔۔ اور سب سے خوش نصیب میں تھی۔۔۔ جس چند ایک خراشیں آئیں۔۔۔

عارفہ خالہ نے میرے گھر والوں کو اطلاع کر دی تھی لیکن ابھی تک ان لوگوں کی طرف سے کوئی خبر لینے نہیں آیا تھا۔۔۔ یہاں سب لوگ مجھے منحوس مان رہے تھے۔۔۔ رخصتی سے پہلے نادیدہ باجی کی جان چلی گئی اور رخصتی کے بعد ارسل زندگی اور موت سے لڑ رہا تھا۔۔۔ اور سب حیران تھے کہ میں ابھی تک رونی کیوں نہیں ہوں۔۔۔ کیوں ایک بھی آنسو آنکھوں سے نہیں ٹپکا۔۔۔

"میں تو اس کشمکش میں ہوں کہ رونا شروع کہاں سے کروں۔۔۔ اپنے بچپن سے۔۔۔؟ جوانی سے۔۔۔؟ یا سرخ جوڑے سے۔۔۔؟ جس وقت مجھے میرے اس سوال کا جواب مجھے مل جائے گا۔۔۔ میں بھی زار و قطار روؤں گی۔۔۔ پھر دیکھتی ہوں۔۔۔ میرے آنسو۔۔۔ کیسے میرا نصیب بدلتے ہیں۔۔۔۔"

دروازہ کھلا۔۔۔

"یہ لیں۔۔۔ کھانا کھالیں۔۔۔ بہت بھوکی ہوں گی آپ۔۔۔۔"

سونیا کے ہاتھ میں کھانے کے طشتری تھی۔۔۔

میں نے نظر اٹھا کے اسکی طرف دیکھا

"برباد کر دی میرے بھائی کی زندگی۔۔۔۔؟"

اسکی آنکھوں میں ارسل کے لیے جتنی محبت تھی۔۔ اس کہیں زیادہ نفرت کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔

میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا

اس نے طشتری نیچے رکھ دی

"مجھے حیرت ہوتی ہے۔۔ اس معصوم چہرے کے پیچھے کتنی سفاک لڑکی چھپی ہے۔۔۔۔۔"

اس نے مجھے گھورا

میں سر جھکائے بیٹھی رہی

"وہ آپ کے لیے زندگی اور موت سے لڑ رہے ہیں۔۔۔ اور ان کے لیے ایک آنسو نہیں بہا

آپکا۔۔۔ اتنی پتھر دل ہیں آپ۔۔۔؟"

وہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھی کہ میں اسے کوئی جواب دوں۔۔۔۔

پر میرے پاس صرف خاموشی تھی۔۔۔۔

اسکا ہر تیر میں نے اپنے کلیجے پہ سہا۔۔۔ اسکے بعد وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

میں نے پھر سے ماتھا گھٹنوں پہ ٹیکا اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

قیامت جیسی ایک لمبی رات میں نے اس کمرے میں ایسے کاٹی جیسے کسی زندہ انسان کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے۔۔۔۔

صبح کی اذان ہوئی۔۔۔۔۔ سرخ جوڑے کا بوجھ اٹھا کے اب میں تھک چکی تھی۔۔۔ جمیز کی مد میں جو ایک بیگ میں اپنے ساتھ لائی تھی اس کھولا۔۔۔ اور رنگ برنگ لباسوں میں کچھ بے رنگ ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔۔

صبح کی شفقت پھوٹی۔۔۔

کپڑے بدل کے میں پھر سے قالین پہ بیٹھ گئی۔۔۔ رات والا کھانا اسی طرح پڑا رہا۔۔۔

دروازہ کھلا۔۔ اس بار انجان عورت کے ہاتھ میں ناشتہ بھجوا یا گیا تھا۔۔۔

"ہو جائے۔۔۔ آپ نے تورات کو بھی کچھ نہیں کھایا۔۔۔ ایسے تو صحت خراب ہو جائے گی"

ادھیڑ عمر عورت جو کپڑوں اور انداز سے ملازمہ لگ رہی تھی میرے پاس آ کے بیٹھی

میں نے ایک نظر اسے دیکھ اور پھر سے سوچوں میں ڈوب گئی۔۔۔

"بہت برا ہوا آپکے ساتھ۔۔۔۔ اللہ کسی کو ایسا دن نہ دکھائے۔۔۔"

وہ بولنے لگی

www.urdu novels mania.com "باجی۔۔۔ کچھ کھالو۔۔۔"

اس نے میرا ہاتھ پکڑا

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

کئی پہر گزر جانے کے بعد پہلی بار میں نے زبان کھولی تھی۔۔۔

"کیوں بھوک نہیں ہے۔۔۔ مالک جب انسان پہ دکھ کے پہاڑ توڑتا ہے اسے سسنے کی ہمت بھی عطا کرتا ہے۔۔۔"

وہ میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

میں چپ رہی

"میں صوبیہ باجی کو بلاتی ہوں۔۔۔ وہی آپکو کھانا کھلائیں گی"

وہ کمرے سے باہر چلی گئی

کچھ ہی دیر میں صوبیہ اور سونیا آ گئے

"اب یہ کیا ہے۔۔۔ کھانا کھا کے تم ہم لوگوں پہ احسان مت کرو۔۔۔"

صوبیہ کا لہجہ کرخت تھا

میں ان لوگوں سے بے دھیان سی اپنے خیالوں میں ڈوبی رہی

"آپکو ارسل بھائی کا جتنا دکھ ہے وہ ہم سب بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں۔۔۔"

سونیا بولی

"اسکو کھلاؤ کچھ۔۔۔ کہیں کچھ ہو گیا اسے تو سارا الزام ہم لوگوں پہ آ جائے گا۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

صوبیہ بولی

"آپی۔۔۔! نہیں کھاتی تو نہ کھائے۔۔۔ ہمیں کیا۔۔۔ اتنی رات تین بجے واپس لوٹی ہیں اسپتال

سے۔۔۔ جب اٹھیں گی تو خود کچھ کھلا دیں گی۔۔۔"

سونیا نے جواب دیا

"ہو سکتا اس کے گھر والے آجائیں ابھی لینے۔۔۔ انکے سامنے اس نے ڈرامہ شروع کر دیا کہ ہم

نے کچھ کھانے پینے کو نہیں دیا پھر کیا ہوگا؟"

"جن لوگوں نے ابھی تک کوئی خبر نہیں لی وہ اب کیا آئیں گے۔۔۔ اپنی مصیبت ہماری جھولی میں ڈال کے خود خوشیاں منا رہے ہوں گے۔۔۔"

سونیا بولی

صوبیہ نے اسے گھورا

"آپ ایسے کیا گھور رہی ہیں مجھے۔۔۔ یہ تو حقیقت ہے۔۔۔ دیکھا نہیں۔۔۔ وہاں پہ کیا ہوا تھا۔۔۔ اسکے بعد ارسل بھائی کے ساتھ کیا ہوا۔۔۔ امی بتا رہی تھیں کہ ڈاکٹروں نے زیادہ امید نہیں دلائی ہے۔۔۔"

سونیا رونے لگی

"وہسے حد ہے۔۔۔ اس لڑکی نے جھوٹے منہ بھی نہیں پوچھا کہ ارسل بھائی زندہ ہیں یا مر گئے۔۔۔"

صوبیہ بولی

اس بار میری برداشت سچ مچ جواب دے گئی تھی۔۔۔ میں نے سر اٹھا کے دونوں کے چہروں کو دیکھا۔۔۔ میں انسانوں کی ایسی قسم سے بہت اچھی طرح سے واقف تھی۔۔۔

میرے چہرے کے بدلتے تیور دیکھ کے صوبیہ پاس آئی

"رانی۔۔۔! کچھ کھا لو۔۔۔ تمہاری مہربانی۔۔۔"

اس بار اسکا لہجہ دھیمہ تھا

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

میں نے اسے جواب دیا

"تم نے دودن سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔ ایسے تو مر جاؤ گی۔۔۔"

وہ بولی

میں نے حیران ہو کے اسے دیکھا۔۔۔ "اسے اب بھی لگ رہا تھا کہ میں زندہ ہوں"

میرے لب چاہے خاموش تھے لیکن اس نے وہ خاموشی پڑھ لی

ایک نوالہ توڑ کے اس نے میری طرف بڑھایا

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔"

میں نے پھر سے وہی جواب دیا

"میرے کہنے پہ کھالو۔۔۔ پلیز۔۔۔۔"

وہ ضد کرنے لگی

میں نے ہارمانی اور صوبیہ کے بار بار اسرار پر دو چار نوالے کھا ہی لیے۔۔۔۔

اس کے بعد دونوں بہنیں وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

دوپہر ہوئی تو خبر ملی دادی اور بابا مجھے لینے پہنچ چکے ہیں۔۔۔

نادیہ باجی کی وفات کا صدمے سے بڑی تائی اسپتال داخل تھیں انکی حالت کافی نازک تھی اس لیے

میری گھر والوں کی طرف سے کوئی بھی نہیں آ سکتا تھا۔۔۔ عارفہ خالہ کو میرے گھر والوں کے اس

روئے پہ شکوہ تو بہت تھا لیکن صورت حال کچھ ایسی تھی کہ وہ چپ رہ گئیں۔۔۔

ملازمہ کے ساتھ چلتے چلتے دادی کمرے میں آئیں

"حل اٹھ۔۔۔ سامان اٹھا اپنا۔۔۔۔؟"

دادی شدید غم اور غصے کی حالت میں تھیں۔۔۔

میں انھیں دیکھ کے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ اور اپنے بیگ کی زپ بند کرنے لگی۔۔۔

"پتا نہیں کس بد نصیب لمحے تم نے ہماری دہلیز پہ قدم رکھا تھا۔۔ اس کے بعد سے اب تک ہم نے

صرف بربادی کا منہ دیکھا ہے۔۔ میں تیرے باپ سے کہتی رہی کہ تیری شادی کا خیال دل سے

نکال دے۔۔ لیکن اس پہ جنون سوار تھا۔۔ کہ نہیں۔۔۔ بیٹی کی رخصتی کرنی ہے۔۔۔۔"

وہ بولتی رہیں اور میں انکی باتوں کا ان سنا کرتی رہی۔۔۔

"اچھی طرح سے دیکھ لے۔۔ کچھ رہ تو نہیں گیا۔۔ سارا سامان لے لینا۔۔ واپسی کی کوئی امید نہیں

ہے۔۔ ہم اسپتال اس لڑے کو دیکھ آئے ہیں۔۔ اس کے بچنے کے کوئی آثار نظر نہیں

آ رہے۔۔۔۔"

دادی بتانے لگیں

اس بار میں انکی بات کو نظر انداز نہیں کر پائی۔۔۔ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب سی تھیں۔۔۔

کمرے سے نک کے صحن میں پہنچے تو سامنے ہی بابا کھڑے تھے۔۔ مجھے دیکھ کے انھوں نے سر

جھکایا۔۔ میرے ہاتھ سے بیگ پکڑا۔۔ میں دادی اور بابا کے ساتھ ارسل کے گھر سے نکل کے

گلی میں آ گئی۔۔ رکشے والا سامنے ہی کھڑا تھا۔۔۔

"بابا۔۔۔!"

میں نے آواز دی

انھوں نے چونک کے میری طرف دیکھا

"میں ایک بار ارسل کو دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ مجھے اسپتال لے چلیں"

میں نے زندگی پہلی بار ان سے کچھ مانگا تھا

"پاگل ہو گئی ہے یہ۔۔۔۔ اسکی بات ناسن گھر چل۔۔۔ بہت ہو گیا۔۔۔"

دادی نے غصے سے مجھے گھورا

"آپکا احسان ہوگا مجھ پہ بس ایک بار میں اسے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

ایک بیٹی اپنے باپ سے احسان کی طلبگار تھی

انہوں نے ایک نظر مجھے دیکھا اور پھر رکشے والے کو اسپتال کا پتا سمجھانے لگے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ہم لوگ اسپتال پہنچ گئے۔۔۔۔

میں نے بابا اور دادی کو باہر رکنے کا کہا اور خود کمرے کے اندر چلی گئی

وہ گہری نیند میں تھا۔۔۔ سر اور پھرے پٹیوں سے ڈھکا تھا۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے میں اس بیڈ کے قریب آ رہی تھی جس پہ وہ لیٹا تھا جسے نہ دنیا کی خبر تھی

اور نہ اس بات کی کہ کیسے اسکی اور میری دنیا اجڑ چکی ہے۔ آج نہ سماج کا پھرا تھا نہ ہی اسکی تلوار

آنکھیں جو مجھے اسکا دیدار کرنے سے روکتی۔ پھر کتنی ہی دیر میں اسے سر سے پاؤں تک دیکھتی رہی،

کسی حسین خواب کی طرح جواب ٹوٹنے کو تھا۔۔۔۔ دل رو رہا تھا اسکی بے کسی اور اپنی بے بسی پہ۔ وہ

بے یار و مددگار اس بستر پہ تھا، میں کسی اور کے پاؤں پہ چل کہ یہاں تک پہنچی تھی۔ اپنی آنکھوں میں

آنسو کی جگہ کہ اس منظر کو قید کرتے کرتے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔ جانے کا وقت آ گیا تھا پر یہ

دل تھا کچھ اور سنسنے کو راضی نہ تھا۔ اور پھر اپنے خواب کے اس کانچ کو مجھے خود ہی توڑنا پڑا۔ اسکا ہاتھ

اپنے ہاتھوں میں لیے آنکھوں سے الوداع کے چند قطروں سے تر کرتی اسکی بے کسی سے منہ موڑے میں دروازے کی طرف بڑھی۔ دوہی قدم چلی تھی کہ جیسے کسی نے روک لیا ہوا ایک آخری بار اسکا چہرہ دیکھنے مڑی تو دل میں کئی سوال اٹھے

"اگر میں اسکی جگہ پہ ہوتی تو کیا وہ بھی میری طرح مجھے چھوڑ کے چلا جاتا؟"
خود سے ہی سوال وجواب کرتے میرے دل نے اسکے حق میں فیصلہ دیا۔
"نہیں وہ کبھی چھوڑ کے نہیں جاتا"

ایک بھرم تھا دل کو۔ دل و دماغ کی اس جنگ میں میں ایک فیصلہ تو کر چکی تھی۔
میں کمرے سے باہر نکل آئی
"چلیں۔۔۔؟"

دادی نے پوچھا

"نہیں۔۔۔! میں ارسل کو اس حال میں چھوڑ کے نہیں جاسکتی۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

میں پہلی بار بے خوف ہو کے سینہ تانے بولی

بابا اور دادی حیران ہو کے مجھے ایسے دیکھنے لگے جیسے انھیں اپنے کانوں پہ یقین نہ آیا ہو۔۔۔

"شادی کے بعد عورت مرد کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔۔۔ یہی ہمارے معاشرے کا قانون ہے اور یہی ہمیں بچپن سے سکھایا جاتا ہے۔۔۔ جب میاں بیوی دکھ سکھ کے ساتھی ہیں تو ذمہ داریوں میں

لکیریں کیوں حاصل ہیں۔۔۔؟ ضرورت پڑنے پہ اپنے ساتھی کا بوجھ کندھوں پہ اٹھانا ساتھ ہے یا پھر خود کو ناہل ثابت کر کے بیچ راستے میں ہی چھوڑ دینا؟

اب یہ کہانی اس موڑ پہ آچکی ہے جہاں میں اسے لکھنے کا مقصد بیان کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

سالوں پہلے کا قصہ ہے۔۔۔ جس میں ایک اٹھارہ بیس سال کی ایک لڑکی کو اسکے گھر والوں نے اپنے شوہر سے اس لیے دور کر دیا کیوں کہ وہ بستر مرگ پہ تھا۔۔۔ لڑکی کم عمر ہے۔۔۔ یہ ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی۔۔۔ لڑکی کے گھر والوں کے پاس ایک واجب عزرتھا۔۔۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ پہ حقیقت تھی کہ مرنے والے اس آدمی کو اپنے آخری دنوں میں بیوی کی اشد ضرورت تھی۔۔۔ جو اس کا خیال رکھ سکے۔۔۔ لیکن یہ بات کسی کو سمجھ نہیں آئی۔۔۔ چند دن بعد لڑکے کا وقت پورا ہوا اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔۔۔ لڑکی اپنے مرحوم شوہر کی خشک قبر پہ فاتحہ پڑھ کے پھر سے اپنی زندگی جینے لگی۔۔۔ بظاہر یہ کہانی ختم ہو گئی۔۔۔

سالوں تک اس کہانی کا کہیں ذکر نہیں ہوا۔۔۔ پر میں نے جب بھی اس بارے میں سوچا تو آبدیدہ ہو گئی۔۔۔ جب میاں بیوی صرف سکھ کے ساتھی ہیں تو دکھ کا ساتھی کون ہوگا۔۔۔؟ عورت کمزور ہے مرد کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی تو وہ بیوی۔۔۔ یا ماں کہلانے لائق بھی نہیں ہے۔۔۔

"سرخ جوڑا"

میں ہر اس عورت کے نام کرتی ہوں جو ضرورت پڑنے پہ مرد بن سکے۔۔۔ اس ازدواجی ذمہ داری کو اٹھا سکے۔۔۔ جو صرف چار دیواری تک محیط نہ ہو۔۔۔ بلکہ ایک ایسا ساتھ ہو۔۔۔ جسے پانے کے لیے ہر مرد خواہش مند ہو۔۔۔ ہر شوہر فخر سے کہہ سکے یہ میری "بیوی" ہے۔

"نہیں۔۔۔! میں ارسل کو اس حال میں چھوڑ کے نہیں جاسکتی۔۔۔۔"

میں پہلی بار بے خوف ہو کے سینہ تانے بولی

بابا اور دادی حیران ہو کے مجھے ایسے دیکھنے لگے جیسے انھیں اپنے کانوں پہ یقین نہ آیا ہو۔۔۔

"کیا۔۔۔؟ تم ہوش میں تو ہو؟"

دادی نے گھورا

"جی دادی میں اپنے پورے ہوش و حواس میں ہوں"

میں نے جواب دیا

"سن رہے ہو۔۔۔ بیٹی کی باتیں۔۔۔؟"

دادی بابا سے مخاطب ہوئیں جو ابھی تک اسی کشمکش میں تھے کہ میں انکے سامنے بول رہی ہوں

"گھر چلو۔۔۔!"

بابا بولے

"نہیں بابا۔۔۔! میں ارسل کو چھوڑ کے کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔"

میں نے سر جھکا کے جواب دیا

"لڑکی۔۔۔! تم کسی غلط فہمی میں ہو کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ حالت دیکھی ہے اسکی۔۔۔ دو چار دن کی

بات ہے بس۔۔۔"

دادی میرے بالکل پاس آگئیں

"زندگی اور موت کی خبر صرف اس ذات کو ہے۔۔۔۔"

"اسکے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔۔۔"

"پر جب تک اسکی سانسیں چل رہی ہیں تب تک میں اسکے نکاح میں ہوں۔۔۔"

"دو ہی دن میں تم اتنی بڑی ہو گئی ہو۔۔۔ میرے ساتھ زبان چلا رہی ہو۔۔۔"

دادی غصے میں آگئیں

"دادی۔۔۔! آپ نے رخصتی کے وقت مجھ سے کہا تھا کہ اب میں کسی اور کی امانت ہوں اس لیے

آپ مجھے مزید اپنے گھر میں نہیں بٹھا سکتیں۔۔۔"

"مجھے کیا پتا تھا کہ تیری بد نصیبی کے کالے بادل زندگی بھر ہمارے سروں پہ منڈلاتے رہیں

گے۔۔۔"

"میں یہ کالا نصیب بدلنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"

"تجھے یہ لوگ اپنے ساتھ کبھی نہیں رکھیں گے۔۔۔۔۔"

"مجھے کسی اور سے کوئی سروکار نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں ارسل کے ساتھ رہوں گی۔۔۔۔۔"

"واہ۔۔۔! اس اسپتال میں رہو گی۔۔۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔۔ جب تک خدامیر انصیب نہ بدل دے۔۔۔ میں ارسل کا ساتھ نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔"

"تو چپ کر کے اسکی بکواس سن رہا ہے۔۔۔ کچھ کہتا کیوں نہیں۔۔۔؟"

دادی بابا سے بولیں

"بہت ہو گیا یہ سب۔۔۔ تم نے ایک باریہاں آنے کی ضد کی تھی میں نے مان لی۔۔۔ لیکن اب اور

نہیں۔۔۔ اس طرح ایک نیم مردہ انسان کے ساتھ میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔"

بابا کی آنکھوں میں غصہ تھا

"اس نیم مردہ انسان کی بیوی ہوں میں۔۔۔ اور میں نے یہی سنا ہے کہ میاں بیوی دکھ سکھ کے ساتھی ہوتے ہیں۔۔۔۔"

"باتیں ہیں یہ سب۔۔۔۔ تم لڑکی ہو۔۔۔ اتنا بڑا بوجھ اٹھانا تمہارے بس کا کام نہیں ہے"

"میں سمجھ سکتی ہوں کہ یہ بات آپ کے لیے بالکل بے مطلب ہے۔۔۔۔ لیکن میں اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔۔۔"

"تم میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو۔۔۔۔"

"جب تک میں صرف آپ کی بیٹی تھی تب تک ہر حکم پہ سر جھکایا۔۔۔ لیکن میں ایک ذمہ دار بیوی ہوں۔۔۔ جو اپنے شوہر کو مرتا ہوا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔ میں نے اپنی ماں کو دیکھا ہے اکیلے سسکتے ہوئے۔۔۔ تڑپتے ہوئے۔۔۔ جب آپ انھیں مرنے کے لیے چھوڑ گئے تھے۔۔۔۔"

میری اس بات پہ بابا کا سر جھک گیا۔۔۔ لیکن دادی کی برداشت جواب دے گئی۔۔۔ انھوں نے ایک تھپڑ میرے گال پہ رسید کیا۔۔۔

"بدبخت۔۔۔! باپ سے ایسے زبان لڑا رہی ہو۔۔۔"

"زبان نہیں لڑا رہی۔۔۔ حقیقت بتا رہی ہوں۔۔۔ جب میری ماں مر رہی تھی تو انکے پاس صرف انجان لوگ تھے۔۔۔ میرا باپ تب آیا جب انکی قبر کی مٹی بھی خشک ہو چکی تھی۔۔۔ میں اپنے باپ کے نقش قدم پہ نہیں چل سکتی۔۔۔"

میری آنکھیں ضرور جھکی ہوئی تھیں پر میں غلط نہیں تھی۔۔۔

"یہ لڑکی پاگل ہو چکی ہے۔۔۔ جلدی اسے گھر لے چلو۔۔۔"

دادی نے مجھے کلائی سے دبوچا اور گھسیٹنے لگیں

میں نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا

"اگر تم ہمارے ساتھ نہیں گئی تو میں تم سے سارے تعلق توڑ دوں گا۔۔۔"

بابا بولے

"کس تعلق کی بات کر رہیں۔۔۔؟ وہی جس میں آپ آنکھیں بند کر کے میرے پاس سے گزر جاتے

تھے۔۔۔ اور میں ترستی رہیتی کہ کب آپ نظر بھر کے مجھے دیکھیں گے۔۔۔"

میری آنکھیں چھلک پڑیں

"بکواس بند کر لڑکی۔۔۔ تجھے یہ گھر میں لے آیا۔۔۔ عزت دی۔۔۔ اولاد کا درجہ دیا۔۔۔ اگر وہیں

چھوڑ دیتا تو آج تم کس حال میں ہوتی۔۔۔؟"

دادی کی آنکھوں سے خون برسنے لگا۔۔۔

"اگر ایسا ہے تو مجھے وہ حال منظور ہے۔۔۔ جہاں میں اپنوں سے دور اپنی ماں کی طرح کسم پرسی کی

حالت میں ہوتی۔۔۔ وہ درد برداشت ہو جاتا لیکن یہ درد اس درد سے کہیں بڑا ہے کہ میں اپنے باپ

کے گھر میں رہیتے ہوئے بھی انکی شفقت سے محروم ہوں۔۔۔۔۔"

"اماں۔۔۔! گھر چلیں۔۔۔ اس نے اگر برباد ہونے کی ٹھان ہی لی ہے تو کوئی اسے نہیں بچا

سکتا۔۔۔"

بابا ایک گہری سانس لے کے بولے

"ایسے کیسے چھوڑ دو گے اسے۔۔۔ اس کے نام کے ساتھ تمہارا جڑا ہے۔۔۔ جو ان امان لڑکی کو اس طرح اسپتال میں رلنے کے لیے چھوڑ جائیں۔۔۔؟"

دادی انکی طرف دیکھ کے بولیں

"یہ اسکا اپنا فیصلہ ہے۔۔۔ اسکی ماں بھی ایسی ہی ضدی عورت تھی۔۔۔"

انھوں نے دادی کو جواب دیا

"اگر میں اپنی ماں کی طرح ضدی ہوں تو کوئی بات نہیں۔۔۔ لیکن میں اپنے باپ کی طرح ذمہ داریوں

سے نہیں بھاگ سکتی۔۔۔۔ اور نہ بھاگوں گی۔۔۔"

"یہ لڑکا چند دن کا مہمان ہے۔۔۔ اس کے بعد کہاں جاو گی۔۔۔؟"

دادی میرا کندھا ہلا کے بولیں

"زندگی اور موت اس ذات کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ اگر ارسل کا ساتھ میرے ساتھ لکھا ہے تو وہ ضرور

ٹھیک ہوگا۔۔۔ اگر نہیں لکھا تو ایک بار پھر میں خود کو اس ذات کے سہارے چھوڑ رہی ہوں۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

میں نے جواب دیا

"آج کے بعد نہ تم میری بیٹی ہو۔۔۔ اور نہ میں تمہارا باپ ہوں۔۔۔ تم میرے لیے مر گئی میں تمہارے

لیے۔۔۔"

بابا نے دادی کا ہاتھ پکڑ کے انھیں پیچھے کیا

"اللہ پاک نے ہم دونوں کا رشتہ ایک ایسے رنگ سے لکھا ہے۔۔۔ جسے آپ کبھی مٹا سکتے ہیں اور نہ میں۔۔۔ پھر بھی آپ زبانی طور پر میرے ساتھ تعلق ختم کر رہے ہیں تو میں اسے اپنا نصیب سمجھوں گی۔۔۔ کبھی آپکے دروازے پہ نہیں لوٹوں گی۔۔۔"

میں نے پہلی بار آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بات کی۔۔۔

"تمہیں ہم نے چھت کے نیچے رکھا ہے۔۔۔ لیکن یہ دنیا بہت ظالم ہے۔۔۔ زیادہ دیر تک ٹک نہیں پاؤ گی۔۔۔"

دادی پھر سے مڑیں

"یقیناً آپکا تجربہ میری عمر سے کہیں زیادہ ہے۔۔۔ پر میں اتنا جانتی ہوں۔۔۔ جن کے ارادے ڈمگ جائیں وہی مات کھاتے ہیں۔۔۔ میرے ارادے پختہ ہیں۔۔۔"

"چلو اناں۔۔۔! چھوڑ دو اسے اسکے حال پہ۔۔۔"

بابا نے دادی کا ہاتھ تھاما اور وہاں سے جانے لگے۔۔۔

"ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔ بکھر جاؤ گی۔۔۔"

دادی بولیں

"ایسا ہوا تو پہلی بار نہیں ہوگا۔۔۔"

میں نے جواب دیا

وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔۔۔

میں چلتے چلتے راہداری میں پڑے ایک بیچ پہ آ بیٹھی۔۔۔

"اے میرے اللہ۔۔۔ میں نے جو ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔ مجھے اس پہ قائم رہنے کی ہمت عطا کرنا۔۔۔"

میں نے دل ہی دل میں دعا کی۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟"
عارفہ خالہ کی آواز پہ میں چونکی۔۔۔
میں نے سر اٹھا کے انکی طرف دیکھا
ان پہ نظر پڑتے ہی میں اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔
انکی میں آنکھوں میں سوال تھا
"میں ارسل کے پاس رکنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"
میں نے جواب دیا

"کیا۔۔۔! یہاں پہ رکنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔؟"
شائد وہ ٹھیک طرح سے میری بات سمجھ نہیں پائی تھیں
"جی۔۔۔! یہیں رکنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"
میں نے دھیمی سی آواز میں جواب دیا
"گھر والے کہاں ہیں تمہارے۔۔۔۔۔؟"
وہ ادھر ادھر دیکھنے لگیں

"چلے گئے۔۔۔۔"

"چلے۔۔۔ گئے۔۔۔ کہاں؟ تمہیں یہاں اکیلا چھوڑ کے چلے گئے۔۔۔۔"

"جی۔۔۔! میں نے ہی کہا تھا انھیں۔۔۔۔"

"لڑکی۔۔۔! تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔۔؟"

وہ غصے میں آگئیں

میں چپ رہی

"دیکھو۔۔۔! ارسل ہوتا تو ایک اور بات تھی۔۔۔ پر میں ایسے تمہیں اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتی۔۔۔۔"

"میں آپ کے گھر میں نہیں۔۔۔ اس اسپتال میں رکوں گی۔۔۔ ارسل کے ساتھ۔۔۔۔"

"اوہو۔۔۔! تمہیں میں کیسے سمجھاؤں۔۔۔ یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے۔۔۔۔"

"جانتی ہوں۔۔۔ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔۔۔ پر میں یہ ذمہ داری اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔"

وہ میرا چہرہ غور سے دیکھنے لگیں۔۔۔۔

"میں تمہارے گھر والوں سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔"

وہ اپنا فون نکالنے لگیں۔۔۔۔

"اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔ وہ میرے ساتھ سارے تعلقات پہلے ہی ختم کر چکے ہیں۔۔۔۔"

میں نے انھیں بتایا

وہ سر سے پاؤں تک مجھے دیکھنے لگیں۔۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔۔!"

انھوں نے مجھے پہنچ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا

میں چپ چاپ بیٹھ گئی

"رانی بیٹا۔۔۔ مجھے نہیں پتا تم نے کیا سوچ کے اتنا بڑا فیصلہ کیا ہے۔۔۔ لیکن یہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو۔۔۔"

"میں جانتی ہوں۔۔۔ بہت مشکل ہے۔۔۔ لیکن میں ارسل کو ایسی حالت میں نہیں چھوڑ کے جاسکتی۔۔۔ مجھے یقین ہے اگر وہ میری جگہ پہ ہوتا تو کبھی چھوڑ کے نہیں جاتا۔۔۔"

میں نے انکی آنکھوں میں دیکھا

انکی آنکھیں نم ہو گئیں

"کل تک میں یہ سمجھ رہی تھی کہ تمہیں ارسل کے مرنے اور جینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ لیکن تمہاری یہ ہمت دیکھ کے مجھے اپنی سوچ پہ افسوس ہو رہا ہے"

"میں یہ سب کسی کی سوچ بدلنے کے لیے نہیں کر رہی۔۔۔ اس ساتھ کے لیے کر رہی ہوں جسکا میں نے ارسل سے وعدہ کیا تھا۔۔۔"

"بیٹا۔۔۔! میں تمہارے جذبات کی قدر کرتی ہوں۔۔۔ لیکن یہ ناممکن چیز ہے۔۔۔ ڈاکٹر زاس بات

سے ناامید ہیں کہ ارسل کبھی ہوش میں آئے گا۔۔۔ انھوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ جب تک اسکی

زندگی لکھی ہے وہ ایسے ہی نیند میں رہے گا۔۔۔ تو تم کس بھروسے پہ یہ کرنا چاہتی ہو۔۔۔"

"میں نہیں جانتی ڈاکٹر کیا کہتے ہیں۔۔۔ مجھے یہ بھی پتا کہ ارسل کبھی ہوش میں آئے گا یا نہیں۔۔۔ میں بس یہ جانتی ہوں۔۔۔ وہ میری ذمہ داری ہے۔۔۔ جب تک میرا اور اسکا نکاح قائم ہے تب تک میرے اوپر فرض میں اسکے ساتھ رہوں۔۔۔"

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ معصوم سی دکھنے والی یہ لڑکی اتنی ہمت والی ہوگی۔۔۔۔۔"

انھوں نے میرا گال تھپتھپایا۔۔۔

میں خاموش ہو گئی

"ہم ارسل کو اس اسپتال میں مزید نہیں رکھ سکتے۔۔۔۔۔"

ایک وقفے کے بعد بولیں

"کیوں۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"اس اسپتال کے اخراجات بہت ہیں۔۔۔ اتنے اخراجات ہم نہیں اٹھا سکتے۔۔۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

وہ اپنی پریشانی بتانے لگیں

میرے پاس بھی کوئی جواب نہیں تھا

"ارسل کی جتنی جمع پونجی میرے پاس ہے اس سے بس چند مہینوں تک ہم اسے یہاں رکھ سکتے

ہیں۔۔۔۔۔"

وہ بولیں

"کیا اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ علاج ہے۔۔۔ ارسل کے دماغ کا آپریشن ہوگا۔۔۔"

"تو کیا ہم آپریشن نہیں کر سکتے۔۔۔؟"

"بیٹا۔۔۔! دماغ کا آپریشن آسان چیز نہیں ہے۔۔۔ لاکھوں روپے خرچ ہوں گے۔۔۔ میں مجبور ہوں

اتنے اخراجات نہیں اٹھا سکتی۔۔۔"

انھوں نے سر جھکایا

"تو اب کیا ہوگا۔۔۔؟"

"ہمیں کسی سرکاری اسپتال میں ارسل کو داخل کرانا پڑے گا۔۔۔ جہاں پہ یہ سانس لیتا رہے گا۔۔۔ اور

ہم کسی معجزے کا انتظار کریں گے۔۔۔۔۔ یہ ایک حل ہے۔۔۔ آج میں اسی سلسلے میں ہی اسپتال آئی

ہوں۔۔۔۔۔ چند ایک دنوں میں ہم ارسل کو یہاں سے لے جائیں گے۔۔۔۔۔"

وہ میری طرف دیکھ کے بولیں

"نہیں۔۔۔۔۔ ارسل یہیں رہے گا۔۔۔۔۔ اسی اسپتال میں۔۔۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

میں بولی

وہ سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھنے لگیں

"لیکن کیسے۔۔۔۔۔؟ میں بتا چکی ہوں۔۔۔۔۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔ صوبہ کے ابا جی نے

بھی ہاتھ کھڑے کر دیے ہیں۔۔۔۔۔"

"اس اسپتال کے سارے اخراجات میں اٹھاؤں گی۔۔۔۔۔ بس آپ کا ساتھ چاہیے۔۔۔۔۔"

میں پر عزم تھی

"کیسے۔۔ بیٹا۔۔! تم اتنے سارے پیسے کہاں سے لاؤ گی۔۔۔؟"

"میں یہ تو نہیں جانتی کہ میں اتنے پیسے کہاں سے لاؤں گی۔۔ لیکن اب میری زندگی کا مقصد یہی ہے کہ

ارسل کا آپریشن ہو اور وہ بالکل ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔"

میں کھڑی ہو گئی۔۔ وہ بھی میرے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئیں

"تم لڑکی ہو۔۔ کمزور ہو۔۔ نہیں کر پاؤ گی۔۔۔۔"

"میرے ہاتھ پاؤں تو سلامت ہیں نا۔۔۔۔ راستہ بھی مل جائے گا۔۔۔۔"

میں نے انھیں تسلی دی۔۔

انھوں نے میرا کندھا تھپتھپایا۔۔۔۔

"مجھے فخر ہے۔۔ تم میرے بھانجے کی زندگی میں آئی ہو۔۔۔۔"

انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔۔۔۔

"آپ مت روئیں۔۔۔ اس وقت صرف آپ ہی ہیں جو اس کھٹن وقت میں میرا ساتھ دے سکتی

ہیں۔۔۔ اگر آپ ہی ٹوٹ گئیں تو میں بھی ٹوٹ جاؤں گی۔۔۔۔"

میں نے انکے آنسو صاف کیے۔۔۔

"کسی ہمت والی عورت نے تمہیں جنم دیا ہے۔۔۔۔"

انھوں نے میرے ماتھے پہ بوسہ دیا

"آپ بس ارسل کے لواحقین میں میرا نام لکھوادیں۔۔ اور اسپتال سے اجازت لے دیں کہ میں

اسکے پاس رک سکتی ہوں۔۔۔۔"

میں مسکرا کے بولی

"نہیں۔۔۔ تم اسپتال نہیں رکوگی۔۔۔ تم گھر چلوگی۔۔۔ ہم باری باری اسپتال آیا کریں گے۔۔۔"

وہ کہنے لگیں

"پھر فائدہ اس ساتھ کا جب میں نے اس سے دور ہی رہنا ہے تو۔۔۔ مجھے یہیں رکنے دیں۔۔۔"

میں نے کہا

"اسپتال میں رکنا آسان نہیں ہے۔۔۔"

"یقیناً مشکل ہوگا۔۔۔ اگر اب اس چھوٹی سی مشکل سے گھبرا گئی تو اتنا بڑا وعدہ کیسے پورا کروں گی۔۔۔؟"

میری بات پہ وہ لاجواب ہو گئیں۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں انھوں نے اسپتال انتظامیہ سے فارم لیے پُر کر کے ارسل کے ساتھ میرا ساتھ پکا کر دیا۔۔۔

شام سے رات ہو گئی اور میں نے انھیں گھر جانے کا کہا۔۔۔

وہ ڈھیروں دعائیں دیتی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔ اور میں چلتے چلتے ارسل کے پاس آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

میں نے اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما۔۔۔

"میرا اور تمہارا ساتھ شروع سے ہی کٹھن تھا۔۔۔ پر اصل امتحان اب شروع ہوا ہے۔۔۔ میری کامیابی اور ناکامی اس بات پہ منحصر ہے کہ تمہاری سانسیں میرا کتنا ساتھ دیتی ہیں۔۔۔ گر تمہارا یہ ہاتھ ایسے ہی میرے ہاتھوں میں رہا تو تمہیں واپس لانے کے لیے میں اس دنیا سے بھی ٹکرا جاؤں گی۔۔۔ وہ جو تمہارے نام کا سرخ جوڑا میں نے پہنا تھا۔۔۔ میں اس کا رنگ کبھی پھیکا نہیں پڑنے دوں گی۔۔۔"

اس بار میری آنکھیں روشن تھیں۔۔۔ کسی چمکتے تارے کی طرح۔۔۔ جس میں امید کی شمعیں ٹمٹا رہی تھیں۔۔۔

میں نے منزل تو متعین کر لی تھی۔ پر سوال یہ تھا کہ رستہ کونسا چنوں۔۔۔ ساری کشتیاں تو پہلے ہی جلا چکی ہوں۔۔۔ اور عارضی سہارے بھی چھوڑ دیے۔۔۔ اب صرف ایک ہی سہارا ہے اور وہی مجھے راستہ دکھائے گا۔۔۔ پوری رات سوچوں میں گزر گئی۔۔۔ صبح ہوئی تو وارڈ کی صفائی ہونے لگی۔۔۔ میں باہر آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔

"کیسی گزری رات۔۔۔؟"

عارفہ خالہ صبح صبح ہی آ گئیں
میں انکی طرف مڑی
"بہت اچھی۔۔۔"

میں نے مسکرا کے جواب دیا۔۔۔

"یہ لو۔۔۔ میں ناشتہ لائی ہوں تمہارے لیے۔۔۔"

"آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی۔۔۔ اسکی بالکل کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"

"ضرورت کیوں نہیں تھی۔۔۔؟ میری بہادر بیٹی نے دنیا سے لڑنے کی ٹھانی ہے۔۔۔ بھوکے پیٹ

تھوڑی نہ یہ جنگ لڑی جاسکتی ہے"

انکی آنکھوں میں پیار تھا میرے لیے

"اسپتال والے لواحقین کو دو وقت کا کھانا دیتے ہیں۔۔۔"

میں نے بتایا

"جانتی ہوں۔۔۔ جو کھانا ملتا ہے یہاں پہ۔۔۔ مریضوں والا۔۔۔"

"پیٹ ہی بھرنا ہے نا۔۔۔"

"اب تم بحث بند کرو۔۔۔ اور چپ چاپ چلو میرے ساتھ بیٹھ کے ناشتہ کرو۔۔۔"

انہوں نے حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔

میں انکے پیچھے پیچھے چل پڑی۔۔۔

ارسل جس وارڈ میں داخل تھا وہ دوسری منزل پہ تھا۔۔۔ میں اور عارفہ خالہ نیچے آ گئے۔۔۔ موسم اچھا

تھا۔۔۔ ہلکے ہلکے بادل تھے۔۔۔ میں نے لان کی طرف اشارہ کیا کہ وہاں بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔

لان کے چاروں طرف اسپتال کی بڑی سی عمارت تھی۔۔۔ اوپر نیچے وارڈز ہی وارڈز بنے تھے۔۔۔

عارفہ خالہ نے لفٹ کھولا۔۔۔

"یہ دیکھو میں تمہارے لیے اپنے ہاتھ سے پراٹھے بنا کے لائی ہوں۔۔۔ ارسل کو میرے بنائے ہوئے پراٹھے بے حد پسند ہیں۔۔۔"

وہ بتانے لگیں

"اور کیا کیا پسند ہے ارسل کو۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"اور۔۔۔ اسکو کڑی اچھی لگتی ہے۔۔۔۔۔ پالک گوشت۔۔۔۔۔ کرپے بھی شوق سے کھاتا

ہے۔۔۔۔۔"

وہ اسکی پسند کی ساری چیزیں انگلیوں پہ گننے لگیں۔۔۔۔۔

میں دھیان سے یاد کرنے لگی

"لو بھلا۔۔۔ تم باتوں میں لگ گئی۔۔۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

انہوں نے میرے گھٹنے پہ ہاتھ مارا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

میں چونکی

"کبھی ایسا دن بھی آئے گا جب میں یہ سب خود ارسل کو بنا کے کھلاؤں گی۔۔۔۔۔"

"انشاء اللہ ضرور وہ دن آئے گا"

انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا

میں نے پہلا نوالا گلے سے نیچے اتارا۔۔۔۔۔

سامنے ہی میری نظر سعدیہ باجی پہ پڑی۔۔۔ جو اسپتال میں شائد مجھے ہی ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔ آتے جاتے لوگوں سے پوچھ رہی تھیں۔۔۔

"سعدیہ باجی۔۔۔! آئی ہیں۔۔۔"

میں نے عارفہ خالہ کی طرف دیکھا
وہ بھی مڑ کے انکی طرف دیکھنے لگیں
"سعدیہ باجی۔۔۔!"

میں نے اٹھ کے انھیں آواز دی
لوگوں کا کافی شور شرابا تھا اس لیے ان تک میری آواز پہنچ نہیں پائی۔۔۔ میں انکے پیچھے چل پڑی
"رکو۔۔۔! میں بلالاتی ہوں۔۔۔"

عارفہ خالہ نے کہا لیکن میں نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا
"سعدیہ باجی۔۔۔!"

چند قدم کے فاصلے سے میں نے پھر سے آواز دی۔۔۔ اس بار بھی انھوں نے نہیں سنا
میں لگ بھگ بھاگتی ہوئی انکے قریب پہنچی۔۔۔ اور کندھے پہ ہاتھ رکھ دیا
وہ چونک کے مڑیں۔۔۔

"رانی۔۔۔!"

نظر پڑتے ہی وہ مجھ سے لپٹ گئیں
"کیسی ہو تم۔۔۔!"

گلے سے لگا کے بولیں

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

میں نے جواب دیا

انکے آنسو سے میری قمیص تر ہونے لگی۔۔

"آپ روکیوں رہی ہیں۔۔۔؟"

میں پریشان ہو کے بولی

وہ سسکیاں لینے لگیں

"رانی۔۔! ہمارے گھر کو کس کی نظر لگ گئی ہے۔۔۔۔"

میں نے انہیں تسلی دی اور خود سے الگ کیا۔۔۔ رورو کے انکا برا حال تھا

میں نے انکے گالوں سے آنسو صاف کیے۔۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

میں نے دلا سہ دیا

وہ حیران ہو کے مجھے دیکھنے لگیں

"تم رانی ہونا۔۔۔؟"

وہ بولیں

"آپ نے ابھی سے نہیں پہچانا۔۔۔۔"

میں مسکرائی

"دو ہی دن میں تم بدل گئی ہو۔۔۔"

"بدلا تو وقت ہے۔۔۔ میں کہاں بدلی ہوں۔۔۔؟ چلیں۔۔۔ عارفہ خالہ وہاں بیٹھی ہیں ان سے بھی مل لیں"

میں نے اشارہ کیا

ہم دونوں چلتے چلتے عارفہ خالہ کے پاس پہنچے۔۔۔ وہ اٹھ کے سعدیہ باجی سے گلے ملیں۔۔۔
"چلو۔۔۔! تم بھی آگئی ہو تورانی کے ساتھ ناشتہ کر لو۔۔۔"

عارفہ خالہ نے بیٹھتے ہی کہا

"نہیں آنٹی۔۔۔ میں ناشتہ کر کے ہی آئی ہوں۔۔۔ میں تو پہلے ہی آنا چاہتی تھی لیکن امی اسپتال میں داخل رہی تو انکے ساتھ مجھے ہی رکنا پڑا۔۔۔ کل رات ہی وہ اسپتال سے ڈسچارج ہوئی ہیں۔۔۔"

وہ بتانے لگیں

"اللہ پاک تمہاری ماں جی کو صحت دیں۔۔۔ بہت بڑے صدمے سے دوچار ہیں۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

عارفہ خالہ بولیں

"بس آنٹی۔۔۔ سمجھ نہیں آ رہا کہ ہمارے گھر کو کس کی نظر لگ گئی ہے۔۔۔ ایک کے بعد ایک مصیبت نے ہمیں گھیر لیا۔۔۔"

انکی آنکھیں پھر سے نم ہونے لگیں

"بس کریں۔۔۔ کب تک ایسے روتی رہیں گی۔۔۔"

میں نے انکے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"آپ خود ہی دیکھیں۔۔۔ سب کچھ کیسے اچانک بدل گیا ہے۔۔۔ کل تک اس لڑکی کو میں دلا سے دیتی تھی اور آج یہ مجھے دے رہی ہے۔۔۔"

وہ میری آنکھوں میں دیکھنے لگیں

"بیٹا۔۔۔ جب اللہ پاک امتحان میں ڈالتا ہے تو ہمت بھی عطا ضرور کرتا ہے۔۔۔ اور یہ بچی بہت ہمت والی ہے۔۔۔ ہر کسی کے بس کی بات نہیں جو اتنا بڑا قدم اٹھائے۔۔۔"

عارفہ خالہ مجھے سرہانے لگیں

"کیسا قدم۔۔۔؟"

سعدیہ باجی نے سوال کیا

"ارسل کا ساتھ نبھانے کا۔۔۔ باپ اور دادی کے سامنے ڈٹ گئی یہ لڑکی۔۔۔"

عارفہ خالہ بولیں

سعدیہ باجی کو شائد اس بارے میں علم نہیں تھا

"رانی۔۔۔! کیا ہوا۔۔۔ دادی نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا"

وہ حیرانی سے میری طرف دیکھنے لگیں

"چھوڑیں نا آپ۔۔۔ یہ بتائیں۔۔۔ تانی اب ٹھیک ہیں۔۔۔؟"

میں بات بدلتا چاہ رہی تھی

"باقی سب باتیں بعد میں۔۔۔ پہلے مجھے اصل بات بتاؤ۔۔۔"

انہوں نے مجھے بیچ میں ٹوکا

"سعدیہ باجی۔۔۔! کچھ نہیں ہوا۔۔۔ آپ چھوڑ دیں اس بات کو۔۔۔"

میں سر جھکا کے بولی

"رانی۔۔۔! تم اتنی بڑی ہو گئی اب مجھ سے باتیں پھپھاؤ گی۔۔۔؟"

انکے چہرے پہ غصے کے آثار نمایاں تھے۔۔۔

مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ پوری بات جان کے ہی دم لیں گی

"بابا اور دادی نے میرے ساتھ سارے تعلقات ختم کر دیے ہیں۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟ پر کیوں۔۔۔؟"

"کیوں کہ میں نے ارسل کا ساتھ چنا۔۔۔۔"

"میں سمجھی نہیں۔۔۔۔"

"بیٹا۔۔۔! میں بتاتی ہوں۔۔۔۔"

عارفہ خالہ بولیں

www.urdu novels mania.com

سعدیہ باجی انکی طرف متوجہ ہوئیں

"دراصل۔۔۔ ارسل کے ایکسیڈنٹ کے بعد ہم لوگوں نے یہی سوچا تھا کہ رانی کو واپس تمہارے گھر

بھجوا دیتے ہیں۔۔۔ جو ان امان لڑکی ہے۔۔۔ ایسی حالت میں کب تک اکیلے تڑپتی رہے گی۔۔۔ اس جینے

کا پورا حق حاصل ہے۔۔۔ ارسل کے ساتھ کیا ہو گا کیا نہیں ہو گا یہ تو اس ذات پاک کو پتا ہے۔۔۔ لیکن

اس بے چاری کو کس چیز کی سزا ملے۔۔۔۔"

وہ تہسید باندھنے لگیں

سعدیہ باجی کا پورا دھیان ان پہ تھا

"بس اسی سوچ پہ میں نے تمہارے بابا کو فون کیا تھا کہ وہ رانی کو واپس لے جائیں۔۔۔ اس لیے کل

وہ لوگ آئے تھے اسے لینے۔۔۔ لیکن"

وہ کہتے کہتے رکیں اور میرا چہرہ دیکھنے لگیں

"لیکن کیا۔۔۔؟"

سعدیہ باجی نے پوچھا

"میں نے انکے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔۔۔"

میں بولی

سعدیہ باجی چپ تھیں۔۔۔

"شائد میں چلی جاتی۔۔۔ جاتے جاتے میں بس ایک بار ارسل کو دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ بابا نے میری

ضدمانی اور اسپتال لے آئے۔۔۔ یہاں آ کے جب میں نے اسکی حالت دیکھی تو میں نے جانے کا

ارادہ بدل دیا۔۔۔ ارسل کو میری ضرورت ہے۔۔۔ میں اسے چھوڑ کے نہیں جاسکتی۔۔۔"

میں نے سر اٹھا کے انکی طرف دیکھا

وہ اب بھی خاموش تھیں

"میں نے فیصلہ کیا کہ اب سے جب تک ارسل اس اسپتال میں ہے۔۔۔ میں بھی یہیں رہوں گی۔۔۔"

"تو اسکا مطلب تم عارفہ خالہ کے گھر نہیں رہ رہی ہو۔۔۔؟"

انکی آنکھیں پھیل گئیں

"نہیں۔۔۔ میں کل سے یہیں ہوں۔۔۔"

میں نے جواب دیا

"بیٹا۔۔۔! تم لوگ باتیں کرو۔۔۔ میں ذرا ارسل کے پاس چکر لگا کے آتی ہوں"

عارفہ خالہ ہم دونوں کو اکیلے میں بات کرنے کا موقع دے کے وہاں سے چلی گئیں

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔؟ تم اس اسپتال میں زندگی بسر کرو گی۔۔۔"

سعدیہ باجی بھرک گئیں

"پوری زندگی نہیں۔۔۔ پر جب تک ارسل یہاں پہ ہے۔۔۔"

"کون جانے۔۔۔ کب اسے ہوش آئے۔۔۔ کب تک تم اسکے جاگنے کا انتظار کرو گی۔۔۔؟"

"میں نہیں جانتی کب تک۔۔۔ پر جب تک یہ ساتھ قائم ہے میں اسے چھوڑ کے نہیں جاؤں گی"

"تم نے یہ فیصلہ جذبات میں کیا ہے۔۔۔ آسان کام نہیں ہے"

"میں نے سوچ سمجھ کے یہ فیصلہ کیا ہے۔۔۔"

"ان لوگوں نے تمہیں کچھ کہا؟"

سعدیہ باجی کا ارشادہ عارفہ خالہ کی طرف تھا

"نہیں۔۔۔ یہ لوگ مجھے کیا کہیں گے۔۔۔؟"

"پھر یہ کیسے مان گئے کہ تم اسپتال میں رہو گی۔۔۔"

وہ جھلا کے بولیں

"ان لوگوں نے تو مجھے بھاگنے کا کھلا راستہ دیا تھا۔۔۔ میں خود ہی رکی ہوں"

"میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔۔۔ ہاں اگر تم ان لوگوں کے گھر میں رہ رہی ہوتی تو اور بات تھی۔۔۔ پر اس اسپتال کے ماحول میں تن تنہا۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں عارفہ خالہ سے بات کرتی ہوں"

وہ کسی طور میری بات سننے کو راضی نہیں تھیں

"سعیدہ باجی۔۔۔! ارسل اسپتال میں پڑا ہے۔۔۔ میں کس حق سے انکے گھر میں جا کے رہوں۔۔۔؟" میں بولی

"رانی۔۔۔! دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔۔ اگر انہیں کوئی مسئلہ ہے تمہیں اپنے ساتھ رکھنے میں تو گھر چلو۔۔۔ ابھی کے ابھی گھر چلو۔۔۔ تم ہر روز ملنے آنا ارسل سے۔۔۔"

"میں بتا چکی ہوں۔۔۔ بابا اور دادی میرے ساتھ سارے تعلقات ختم کر چکے ہیں۔۔۔"

"وہ سب تم مجھ پہ چھوڑ دو۔۔۔ میں سنبھال لوں گی انہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ اب نہیں۔۔۔"

میں نے نفی میں سر ہلایا
www.urdu novels mania.com

"کیا نہیں۔۔۔ تم گھر سے کبھی نہیں نکلی۔۔۔ اجنبی لوگوں سے ٹھیک طرح سے بات نہیں کر سکتی۔۔۔ ہو۔۔۔"

"سیکھ جاؤں گی۔۔۔"

"بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔"

"آپ مجھے نہیں سمجھ رہی ہیں۔۔۔"

"خدا نا خواستہ ارسل کو کچھ ہو جاتا ہے پھر۔۔۔؟ پھر کیا کرو گی"

"وہاں تک نہیں سوچا میں نے۔۔۔ ابھی بس اتنا سوچا ہے کہ مجھے ارسل کے آپریشن کے لیے پیسے جمع کرنے ہیں"

"کیا۔۔۔؟ تمہیں پیسے جمع کرنے ہیں۔۔۔؟"

انکی حیرانی انتہا پہ تھی

"ہاں۔۔۔ میں اسکا آپریشن کراؤں گی۔۔۔"

"او میرے خدا۔۔۔ کیا ہو گیا اس لڑکی کو۔۔۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا

"تمہیں پتا بھی کہ دماغ کے آپریشن پہ کتنا خرچہ آتا ہے۔۔۔؟"

وہ میرا کندھا ہلا کے بولیں

"جانتی ہوں۔۔۔ لاکھوں روپے لگیں گے۔۔۔"

"کہاں سے لاؤ گی۔۔۔؟" www.urdu novels mania.com

"نہیں جانتی کہاں سے۔۔۔ پر لاؤں گی۔۔۔ اتنا یقین ہے"

"رانی۔۔۔! بس کرو اب۔۔۔ یہ سراسر بے وقوفی ہے۔۔۔"

"یقیناً ایسا ہی ہو گا۔۔۔ لیکن میں یہ بے وقوفی کرنے کا ٹھان چکی ہوں۔۔۔"

"مجھے یقین نہیں ہوتا۔۔۔ تم میری وہی معصوم سی گڑیا ہو۔۔۔"

انہوں نے میرا گال چھوا

"سعدیہ باجی۔۔ وقت بدل چکا ہے۔۔ مجھے بھی بدنا پڑے گا۔۔۔"

"تم اگر کوشش کرنا چاہتی ہو تو ضرور کرو۔۔۔ لیکن ایک وعدہ کرو۔۔۔"

"کیسا وعدہ۔۔۔؟"

"اگر تم تھک گئی۔۔ تو واپس لوٹو گی۔۔۔؟"

انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا

"اب میں واپس نہیں لوٹ سکتی۔۔۔۔"

میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا

"مت کرو ایسا۔۔۔"

میں نے سر جھکا لیا

وہ رونے لگیں

"آپ مت روئیں۔۔۔۔"

"کیوں نہ روؤں۔۔۔۔ تم کنوئیں میں کودنے جا رہی ہو اور میں تمہیں روک بھی نہیں سکتی"

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں کنوئیں میں کودنے جا رہی ہوں۔۔۔۔ جو امید کی کرن مجھے نظر آرہی

ہے وہ آپ لوگوں کو نظر کیوں نہیں آتی۔۔۔"

میں انکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

وہ چپ رہیں

"آپ ہی میری شادی کرانا چاہتی تھیں تاکہ میری زندگی بدل جائے۔۔۔ تو بدل رہی ہے زندگی۔۔۔"

"لیکن میں ایسا بدلاؤ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اس سے تو اچھی وہی زندگی تھی جو تم پیچھے چھوڑ آئی ہو"

"آپ چاہتی ہیں میں پوری زندگی بزدلی میں گزار دوں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔ مجھے خوشی ہے تم مضبوط بن گئی ہو۔۔۔ لیکن یہ سب بہت کٹھن ہے۔۔۔"

"منزل پہ جانے والے سبھی راستے کٹھن ہوتے ہیں۔۔۔"

"میں تمہارے جذبات سمجھ سکتی ہوں لیکن اکیلی کیسے کرو گی یہ سب۔۔۔؟"

"مجھے اس ذات پہ بھروسہ ہے۔۔۔۔"

وہ میرے چہرے کو غور سے دیکھنے لگیں

"اچھا میرے ایک سوال کا جواب دیں"

میں نے انھیں دیکھا

"پوچھو۔۔۔!"

وہ بولیں

"سوچیں۔۔۔ میں ارسل کو چھوڑ کے چلی جاتی ہوں۔۔۔ اور کچھ عرصے میں وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔۔"

میں اسے کیا منہ دکھاؤں گی۔۔۔؟"

وہ خاموشی سے میری طرف دیکھتی رہیں

"وہ اگر آ کے پوچھے گا۔۔۔ کہ میں نے اس وقت تمہارا ہاتھ تھاما جب کوئی بھی تمہارے ساتھ نہیں تھا۔۔۔ اور جب مجھے تمہاری ضرورت تھی تم مجھے مرنے کے لیے چھوڑ گئی۔۔۔ کیا وہ لمحہ میرے لیے موت نہیں ہوگا۔۔۔؟"

میری آنکھوں میں سوال تھا
 "کتنی بڑی ہو گئی ہو تم۔۔۔۔۔"

وہ بولیں

"یقین نہیں ہو رہا ہے۔۔۔ تم وہی رانی ہو۔۔۔۔۔"

میں نے سر جھکایا

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔"

انہوں نے میرا ہاتھ تھاما

میرے چہرے پہ خوشی اتر آئی

انہوں نے مجھے گلے سے لگایا

اور پھر سے رونے لگیں

"مجھے ایسا ساتھ نہیں چاہیے جس میں آپ روتی رہیں۔۔۔۔۔"

میں بولی

انہوں نے آنسو صاف کیے

"اب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔؟"

وہ مسکرا نے لگیں

"تائی کیسی ہیں۔۔۔؟"

میں نے بات بدلی

"امی کافی بہتر ہیں۔۔۔ نادیہ کو یاد کر کے بہت روتی ہیں۔۔۔"

وہ بولیں

"اللہ پاک انہیں صبر دے۔۔۔۔"

"آمین۔۔۔"

"اور آپکی سکارشپ کا کیا بنا۔۔۔؟"

"سکارشپ کا سارا کام مکمل ہو چکا ہے لیکن میں امی اور بابا کو اس حال میں چھوڑ کے نہیں جانا چاہتی"

"انہیں سنبھالنے کے لیے گھر میں اور لوگ موجود ہیں۔۔۔ اتنا بڑا موقع ہاتھ سے نا جانے دیں۔۔۔"

"بابا اور امی نے بھی یہی کہا ہے۔۔۔ اس لیے اب میں تیار ہوں۔۔۔ شاید ہفتہ دس دن تک میں چلی

www.urdu novelsmania.com

جاؤں"

"اتنی جلدی۔۔۔؟"

"اگر یہ سارا کچھ نہیں ہوا ہوتا تو شاید اب تک جا چکی ہوتی میں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔! پھر تو اب سالوں بعد ہی ملاقات ہو پائے گی۔۔۔۔ اگر زندگی رہی تو۔۔۔۔"

میں بولی

"جانے سے پہلے میں تم سے ضرور ملنے آؤں گی۔۔۔ اور دادی اور چچا کو سمجھا دوں گی کہ وہ تم سے خفا نہ ہوں"

"نہیں سعدیہ باجی۔۔! آپکو میری قسم ہے۔۔ میرے حوالے سے آپ ان سے کوئی بات نہیں کریں گی"

"تم پاگل ہو۔۔۔"

"آپ جو بھی سمجھیں۔۔۔ لیکن اس بات کو یہیں ختم کر دیں۔۔۔"

وہ میری ضد کے آگے بے بس ہو گئیں۔۔۔

دودن گزر گئے۔۔ ابھی تک میں یہ فیصلہ نہیں کر پائی کہ کس راستے پہ چلوں۔۔ کہاں سے آئے گا اتنا پیسہ۔۔۔

شدید گرمی میں سنسان سڑک پہ چلتے میں اپنے آپ میں ڈوبی تھی۔۔۔

تعلیم اتنی نہیں ہے کہ کہیں نوکری پہ لگ جاؤں۔۔۔ لے دے کے سلائی کڑھائی آتی ہے۔۔ اس سے اتنی کمائی نہیں ہوگی کہ ارسل کے آپریشن کے لیے رقم جمع ہو سکے۔۔۔ لوگوں کے گھروں میں بھی کام کرنا شروع کر دوں تب بھی چند ہزار اکھٹے کر پاؤں گی۔۔۔

چلتے چلتے تھک گئی تھی۔۔ سڑک کے کنارے ایک درخت کے نیچے سستانے بیٹھ گئی۔۔۔

اس سنسان سڑک سے کچھ فاصلے پہ تعمیراتی کام چل رہا تھا۔۔۔

میں وہاں سے اٹھ کے اس طرف چل پڑی جہاں مزدور کام کر رہے تھے۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔!"

میں ادھیڑ عمر آدمی کے پاس جا کے کھڑی ہو گئی جو جھک کے اینٹیں اٹھا رہا تھا

"جی باجی۔۔۔!"

وہ سیدھا کھڑا ہو کے بولا

"مجھے یہاں کوئی کام مل سکتا ہے۔۔۔؟"

وہ سر سے پاؤں تک مجھے دیکھنے لگا

"یہاں تو سارے مرد ہی کام کرتے ہیں۔۔۔ عورتوں والا کوئی کام نہیں ہے یہاں پہ۔۔۔"

"میں سارے کام کر لوں گی۔۔۔"

"اچھا۔۔۔! میں آپکو ٹھیکدار صاحب سے ملواتا ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ آپکو رکھ لیں"

وہ مجھے ٹھیکدار کے پاس لے گیا جو ایک کرسی پہ بیٹھا تھا اسکے سامنے ایک بیچ پڑا تھا جس پہ کچھ کاغذ بکھرے تھے۔۔۔

www.urdu novels mania.com

"باجی یہاں کام ڈھونڈنے آئی ہیں۔۔۔"

مزدور نے ٹھیکدار کو بتایا وہ چونک کے میری طرف دیکھنے لگا

"بی بی۔۔۔! یہاں عورتیں کام نہیں کرتی۔۔۔۔"

اس نے قدرے بے زار ہو کے جواب دیا

"میں جانتی ہوں یہاں صرف مرد ہی مزدوری کرتے ہیں۔۔۔ میں کر لوں گی یہ سب"

میں بولی

"اینٹ پتھر اٹھانا آپکے بس کی بات نہیں ہے۔۔ آپ کہیں اور جا کے کام ڈھونڈ لیں۔۔"

"میں بہت مجبوری کی حالت میں یہاں آئی ہوں۔۔ پیسوں کی سخت ضرورت ہے۔۔ میں اینٹ پتھر

سب اٹھا لوں گی بس ایک بار مجھے کام پہ رکھ لیں۔۔۔"

میں بے بس ہونے لگی

اس نے اپنی جیب سے کچھ نوٹ نکالے اور میری طرف بڑھائے

"یہ لیں۔۔۔ میں بس آپ کی اتنی مدد کر سکتا ہوں۔۔۔"

بھیک دے کے اس نے میرے ضمیر کو لگا را

"میں بھکارن نہیں ہوں۔۔۔ آپ یہ پیسے رکھیں اپنے پاس"

میرے تیور بدلے

"بی بی۔۔! یہ بھیک نہیں ہے۔۔ میں تو بس مدد کر رہا ہوں آپ کی"

"اگر آپ مدد کرنا ہی چاہتے ہیں تو مجھے کام دے دیں۔۔۔ آپ کی مہربانی ہوگی"

میں نے کہا

آس پاس کام کرنے والے سبھی مزدور جمع ہونے لگے

"میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا ہے کہ یہاں پہ عورتوں کے کرنے کا کوئی کام نہیں ہے"

"میں آپ سے عورتوں والا کام مانگ بھی نہیں رہی ہوں۔۔ میں یہ مردوں والا کام کرنا چاہتی ہوں"

"یار۔۔ نذیر۔۔! تو ہی سمجھا ان کو۔۔۔ میری بات تو انہیں سمجھ نہیں آرہی۔۔۔"

ایک عمر رسیدہ آدمی جس کے سر پہ پگڑی تھی وہ میرے پاس آ کے کھڑا ہوا۔
 "بیٹی۔۔! ٹھیکدار صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔ آپ یہاں کام نہیں کر سکتی ہیں۔۔"
 "ایک بار موقع تو دیں۔۔ اگر آپ کو اپنی مرضی کا کام نہیں ملا تو بے شک مجھے پیسے مت دیجئے گا"
 میں گڑگڑانے لگی۔۔

وہاں موجود سبھی مرد مجھے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے میں پاگل ہوں
 "آپ کو یقین نہیں ہے نا میں بوجھ اٹھا سکتی ہوں۔۔۔۔۔؟"

میں نے ٹھیکہ دار کی طرف دیکھا
وہ چپ چاپ مجھے دیکھتا رہا
مجھے جوش آیا۔۔۔

پاس ہی سیمنٹ کی کچھ بوریاں پڑی تھیں میں ایک ایک کر کے بوریاں وہاں سے اٹھا کے دوسری جگہ رکھنے لگی

"یار رو کو باجی کو۔۔۔ خواںخواہ ضد کر رہی ہیں۔۔۔"

ٹھیکدار نے مزدوروں کو اشارہ کیا

میں نے کسی کی نہیں سنی اور اسی طرح بوریاں اٹھاتی رہی۔۔۔

جب ساری بوریاں میں نے رکھ دیں تو بولی

"اب دیکھ لیا آپ نے میں وزن اٹھا سکتی ہوں۔۔۔ بس مجھے کام دے دیں"

"میں نہیں جانتا کونسی ایسی مجبوری ہے جس نے آپکو یہاں لاکے کھڑا کر دیا ہے۔۔ آپ کی ہمت اور ضرورت کو دیکھتے ہوئے کام پہ رکھ لیتا ہوں لیکن آپ جسمانی طور پہ کمزور ہیں اور یقیناً کام بھی اسی لحاظ سے کریں گی اس لیے میں باقی مزدوروں کے نسبت آپکو آدھے پیسے دوں گا"

ٹھیکدار بلا احترام گیا

میرے لیے اتنا ہی بہت تھا کی اس نے مجھے کام پہ رکھ لیا ہے۔ پھر چاہے اجرت آدھی ملے۔۔ میں تیار تھی۔۔۔

"نذیر۔۔! باجی کو چھوٹا موٹا کام دے دو۔۔۔۔۔"

ٹھیکدار نے عمر رسیدہ آدمی کو اشارہ کیا

"آ جاؤ بیٹی۔۔۔!"

انہوں نے مجھے اپنے ساتھ آنے کا کہا۔۔۔

عمارت کی دوسری منزل تعمیر ہو رہی تھی۔۔ سیڑھی چڑھ کے ہم اوپر پہنچے۔۔۔

"یہ اینٹیں جو ترکی ہوئی ہیں۔۔ ایک ایک کر کے مجھے پکڑاتی جاؤ۔۔۔"

وہ بولے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

میں نے جواب دیا

"بیٹی تمہارا نام کیا ہے۔۔۔؟"

انہوں نے پوچھا

"میرا نام رانی ہے۔۔۔"

"ماشاء اللہ۔۔۔ میری ایک بیٹی تمہاری عمر کی ہے۔۔۔ پچھلے مہینے اسکی شادی ہوئی ہے۔۔۔" وہ مسکرا کے بولے

شادی کے نام پہ میرے دل میں طوفان اٹھنے لگے
میں چپ چاپ اینٹیں اٹھاتی رہی۔۔۔

"تم مجھے بابا بلا سکتی ہو۔۔۔ میری بیٹی بھی بابا بلاتی ہے۔۔۔" وہ بولے۔۔۔

"جی۔۔۔ بابا۔۔۔!"

میں مسکرائی

عصر کی اذانیں ہونے لگیں۔۔۔

"چلو بیٹا۔۔۔! اب نیچے چلیں۔۔۔ تھوڑی دیر سکون کریں گے۔۔۔ چائے پی کے اسکے بعد پھر سے کام پہ لگ جائیں گے"

وہ کام روک کے بولے

ہم لوگ نیچے پہنچے تو باقی مزدور بھی کام سے وقفہ لے کے بیٹھے تھے۔۔۔

ٹھیکدار وہاں موجود نہیں تھا

"چھوٹے۔۔۔ آگ جلا۔۔۔ چائے بنانی ہے۔۔۔"

ایک مزدور نے آواز لگائی۔۔۔

"اچھا استاد جی۔۔۔!"

دس بارہ سال کا لڑکا اٹھ کے باہر جانے لگا

"اقبال۔۔۔ چائے کی قیتلی دھونے کی تیری باری ہے۔۔۔"

دوسرے کو آواز دی

اٹھارہ بیس سال کا اور لڑکا چائے کے گندے برتن اٹھانے لگا

"بابا۔۔۔! میں چائے بناؤں سب کے لیے۔۔۔؟"

میں نے ان سب سے دور ایک کونے میں بیٹھی تھی۔۔۔

"نہ بیٹی۔۔۔ تم رہنے دو۔۔۔ یہ لوگ خود کر لیں گے۔۔۔"

انہوں نے مجھے روک دیا

"میں بھی اب آپ لوگوں میں سے ہوں۔۔۔ مجھے چائے بنانے دیں"

میں نے ضد کی

"اچھا۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔۔"

وہ بولے

"اقبال۔۔۔! چائے کے برتن دھو کے باجی کو دے۔۔۔۔"

بابا نذیر نے آواز دی

چھ سات مزدور اور مستری وہاں موجود تھے۔۔۔ سبھی میری طرف دیکھنے لگے

میں اٹھ کے اقبال کی طرف چلی گئی

اقبال ٹوٹی اینٹوں پہ برتن پھیلانے پائپ سے پانی کا پریشر قیتلی میں ڈالتے ہوئے وہ پہلے سے جمی ہوئی چائے کی پتی باہر نکال رہا تھا۔۔۔ جیسے ساری پتی نکل جاتی اسکا کام پورا ہو جاتا۔۔۔

"بھائی۔۔! برتن ایسے نہیں دھوتے"

میں پاس جا کے کھڑی ہو گئی

"بابی۔۔! آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔ یہاں سب ایسے ہی چلتا ہے۔۔۔"

وہ بے دھیانی سے بولا

"میں دھوتی ہوں آپ اٹھو یہاں سے۔۔۔۔"

میں نے اسے کہا

"آپ رہنے دیں۔۔۔ میں نے دھویا ہے۔۔۔"

"ابھی بھی برتن گندے ہیں۔۔۔۔"

"میں نے دھیان سے کپ اور قیتلی کو دیکھا"

"بابی۔۔! ہم تو ایسے ہی کھاتے پیتے ہیں۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

میں اسکی جگہ پہ بیٹھ گئی اور سالوں پرانی قیتلی جو کالی سیاہ ہو چکی تھی اسے دھونے لگی

تھوڑی محنت کے بعد کافی حد تک برتن صاف ہو گئے۔۔۔

چھوٹے نے آگ جلادی تھی۔۔۔

اقبال دودھ اور چینی پتی لے آیا۔۔ میں نے چائے بنائی۔۔۔

چائے بن گئی تو اقبال اور چھوٹو سب کو ایک ایک کپ دینے لگے۔۔۔

"واہ۔۔۔ واہ۔۔۔ آج تو چائے پینے کا مزہ آگیا۔۔۔"

بابا نذیر خوش ہو کے بولے

"واقعی نذیر۔۔۔ چائے تو خوب بنی ہے۔۔۔"

پاس ہی بیٹھے ایک اور مزدور نے بڑا سا گھونٹ بھرا

"جیتی رہو بیٹا۔۔۔!"

بابا نذیر نے میرے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔۔ سبھی مزدور اٹھ کے اپنے اپنے کام پہ جانے لگے

"سنو۔۔۔ بھائیو۔۔۔!"

بابا نذیر کی آواز بلند ہوئی

"آج سے یہ بچی میری منہ بولی بیٹی ہے۔۔۔ اس لیے آپ سب کو خبردار کر رہا ہوں کہ اگر یہاں کام کرنا ہے تو تمیز کے دائرے میں رہ کے کام کرنا پڑے گا۔۔۔ ورنہ ٹھیکدار صاحب سے کہہ کے فوراً کام سے

www.urdu novelsmania.com

نکلوا دوں گا"

سبھی مزدوروں نے سر ہلایا اور وہاں سے چلے گئے

مغرب سے کچھ دیر پہلے ہی کام ختم ہوا۔۔۔ سب مزدور اور مستری تھکے ہارے ٹھیکدار کی کرسی کے گرد جمع ہو گئے

"چلو۔۔۔ چلو۔۔۔ سارے قطار بنالو۔۔۔"

کسی نے آواز دی

سب اجرت لینے کے لیے قطار میں لگ گئے۔۔۔

میں بھی سب کے پیچھے اسی قطار میں کھڑی ہو گئی۔۔۔

ایک ایک کرے سبھی نے اپنے اپنے پیسے لیے اور وہاں سے جانے لگے۔۔۔

ٹھیکہ دار نے سر اٹھا کے مجھے دیکھا۔۔ اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

"یہ لیں۔۔۔۔"

اس نے کچھ نوٹ میری طرف بڑھائے

"یہ اچھی طرح سے گن لیں۔۔۔۔"

اپنی زندگی کی پہلی کمائی جب میری ہتھیلی پہ آئی تو جیسے زخموں کو راحت ملنے لگی تھی

"آپ نے آج آدھا دن کام کیا ہے۔۔ یہ آدھے دن کی مزدوری ہے"

وہ مزید بولا

میں نے نوٹ گنے۔۔ سو پچاس روپے کے چند نوٹ میری طے کردہ مزدوری سے زیادہ تھے

"آپ نے غلطی سے زیادہ پیسے دے دیے ہیں"

میں اسکی طرف دیکھنے لگی

"نہیں۔۔۔ پورے پیسے ہیں۔۔۔۔ میری غلط فہمی تھی کہ آپ باقی مزدوروں جتنا کام نہیں

کر سکتیں۔۔ اس لیے اب سے آپکو سب کے برابر پیسے ملیں گے"

ٹھیکہ دار کی اس بات نے میرے حوصلے اور بلند کیے۔۔۔

بابا نذیر پاس ہی کھڑے تھے

"ٹھیکہ دار صاحب۔۔! ایسی بیٹیاں قسمت والوں کو ملتی ہیں۔۔۔۔"

انکی آنکھوں میں خوشی تھی

پر شائد وہ اس بات سے ناواقف تھے کہ میں اپنے باپ کے لیے سب سے بد نصیب اولاد ہوں۔۔۔

"رانی بیٹا۔۔! کہاں رہ گئی تھی۔۔"

میں وارڈ میں داخل ہوئی تو۔۔ عارفہ خالہ وہاں موجود تھیں

"خالہ۔۔۔۔! مجھے کام مل گیا ہے۔۔۔۔"

میں خوشی سے انکے گلے لگی

"ماشاء اللہ۔۔! کہاں پہ۔۔۔؟"

وہ پوچھنے لگیں

"یہ مت پوچھیں۔۔۔۔ بس مجھے کام مل گیا ہے۔۔۔۔ اور یہ دیکھیں میری پہلی کمائی۔۔۔"

میں نے پیسے آگے بڑھائے

انکی آنکھوں میں حیرانی تھی

"لیکن بتاؤ تو سہی۔۔۔ کیا کام ہے۔۔۔؟"

میں انکی پریشانی سمجھ سکتی تھی۔۔

"مجھ پہ بھروسہ رکھیں۔۔ میں کچھ ایسا نہیں کروں گی جس سے ارسل کی عزت پہ آنچ آئے۔۔ یہ میری حق حلال کی کمائی ہے۔۔۔"

میں نے انھیں بتایا

انھوں نے میرا ماتھا چوما

"تم اگر نہیں بتانا چاہتی تو مت بتاؤ۔۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گی کہ اتنا وزن اپنے اوپر ڈالنا جو اٹھا سکو۔۔۔"

"آپ بے فکر رہیں۔۔ اب وزن چاہے جیسا ہو۔۔ میں اٹھا لوں گی۔۔۔"

میری آنکھوں میں امید تھی

"ویسے آپ کب آئیں۔۔۔؟"

میں تو سہ پہر تین بجے کی یہاں پہ ہوں۔۔ تمہیں یہاں نہ پا کر میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی۔۔ سسٹر فخرہ نے تمہارا پیغام دیا تو مجھے تسلی ہوئی۔۔۔"

"ہاں۔۔ میں فخرہ کو بتا کے نکلی تھی۔۔ اب تو مجھے ہر روز جانا پڑے گا۔۔۔"

"تم بے فکر ہو کے جاؤ۔۔ میں گھر کاموں سے فارغ ہوتے ہی اسپتال آ جایا کروں گی۔۔۔"

وہ بولیں

"ٹھیک ہے۔۔۔ بس آپ کا یہی ساتھ درکار ہے۔۔ اللہ نے چاہ تو بہت جلد میں اپنی منزل پہ پہنچ جاؤں گی"

"انشاء اللہ۔۔۔! ہاں یاد آیا۔۔۔ تم سے کوئی ملنے آیا تھا۔۔۔"

وہ سوچتے ہوئے بولیں

"کون۔۔۔؟"

میں نے سوال کیا

"وہ لڑکی۔۔۔ جو تمہارے گھر میں کام کرتی ہے نہ۔۔۔ کیا نام ہے اسکا۔۔۔"

"رخسانہ۔۔۔؟ رخسانہ آئی تھی۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ وہی۔۔۔ بے چاری کافی پریشان تھی۔۔۔ تمہارا انتظار کرتی رہی، پھر چلی گئی۔۔۔ شائد دوبارہ

آئے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ اب وہ دوبارہ آئے تو اسے مغرب کے بعد کا بتا دیجئے گا۔۔۔ کہ میں تبھی مل سکتی ہوں"

رخسانہ کا سن کے میں بے حد خوش ہوئی۔۔۔ مجھے یقین تھا کہ وہ مجھ سے ملنے ضرور آئے گی۔۔۔ کتنی

ساری باتیں ہیں جو مجھے اس سے کرنی تھیں۔۔۔ وہی تو ایک سہیلی ہے میری۔۔۔ جس سے میں دل کی

ساری باتیں کر سکتی ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے آئی تو میں ضرور بتا دوں گی۔۔۔"

عارفہ خالہ بولیں

میں نے سر ہلایا

"چلو اب لان میں چل کے کھانا کھا لو۔۔۔ میں نے بھی گھر کے لیے نکلنا ہے۔۔۔"

انہوں نے ٹیبل سے ٹفن اٹھایا

"خالد۔۔ کیوں تکلیف کرتی ہیں آپ۔۔۔؟ میں نے کہا بھی تھا کہ میں اپنے کھانے پینے کا انتظام کر لوں گی۔۔۔"

"پتا ہے مجھے۔۔ اب تم سب کر لوں گی۔۔۔ پر تم یہ نہ بھولو اب تم میرے لیے رانی نہیں ارسل ہو۔۔۔ اور یہ ارسل کے حصے کا کھانا تمہیں تب تک ملتا رہے گا جب تک وہ اٹھ نہیں جاتا۔۔۔ پھر تم جانو اور تمہارا کام وہ مسکرا کے بولیں

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ آپ لان میں چلیں۔۔ میں ارسل سے مل کے آتی ہوں۔۔۔۔۔"

ان کے جانے کے بعد میں ارسل کے پاس آ کے بیٹھ گئی

"آج میں نے تم تک پہنچنے کی پہلی سیڑھی پار کر لی ہے۔۔۔"

میں نے اپنے ہاتھوں میں اسکا ہاتھ لیا

"مجھے یقین ہے میرے ہاتھوں پہ لگے زخم تمہاری روح محسوس کر رہی ہوگی۔۔ ان زخموں کا مداوا تبھی ممکن ہے جب تم آنکھیں کھولو گے۔۔ آج ہاتھ پہ چھالے ہیں۔۔ کل اگر روح بھی چھلنی ہوگی تو بھی میں تمہیں واپس لے آؤں گی۔۔۔۔۔"

جب سے میں نے اپنے آپ سے ارسل کو واپس لانے کا عہد کیا تھا۔۔۔ تبھی خود سے ایک اور بھی وعدہ کیا کہ میرے آنسو اب نہیں نکلیں گے۔۔۔ اور میں اس وعدے پہ قائم تھی۔۔۔۔۔

"مجھے یقین ہے میرے ہاتھوں پہ لگے زخم تمہاری روح محسوس کر رہی ہوگی۔۔ ان زخموں کا مداوا تبھی ممکن ہے جب تم آنکھیں کھولو گے۔۔ آج ہاتھ پہ چھالے ہیں۔۔ کل اگر روح بھی چھلنی ہوگی تو بھی میں تمہیں واپس لے آؤں گی۔۔۔۔"

جب سے میں نے اپنے آپ سے ارسل کو واپس لانے کا عہد کیا تھا۔۔ تبھی خود سے ایک اور بھی وعدہ کیا کہ میرے آنسو اب نہیں نکلیں گے۔۔ اور میں اس وعدے پہ قائم تھی۔۔۔۔

صبح میں کام پہ پہنچی تو سارے مزدور آچکے تھے۔ ٹھیکدار سب کو کام سمجھا رہا تھا۔ میں سلام کر کے ایک طرف کھڑی ہو گئی۔۔ سب ایک ایک کر کے وہاں سے جانے لگے۔۔ میں بابانذیر کے پیچھے چل پڑی۔۔

"آپ رکیں۔۔۔!"

ٹھیکدار نے آواز دی
میں رک گئی

میرے ساتھ بابانذیر بھی رک گئے۔۔ ٹھیکدار نے انہیں جانے کا اشارہ کیا۔۔ وہ ہچکچاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔

"مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

وہ بولا

میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھتی رہی

اس نے ایک شاپر میری طرف بڑھایا

"یہ کیا ہے۔۔۔؟"

میں نے شاپر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے سوال کیا

"کھول کے دیکھ لیں۔۔۔"

اس نے جواب دیا

میں نے کھولا کے دیکھا تو اس میں مراد نہ لباس تھا

میری نظروں میں ابھی بھی سوال تھا

"آپ کو عورتوں کے لباس میں مردوں والا کام کرتے ہوئے جب ہم مرد دیکھتے ہیں تو مردانگی

شرمندہ ہو جاتی ہے۔ نظریں جھک جاتی ہیں۔۔۔ اس لیے میں یہ لباس آپ کے لیے لایا ہوں۔۔۔ اب جب

مردوں کی اس قطار میں آپ شامل ہو ہی گئی ہیں تو پہناوا بھی مردوں جیسا کر لیں۔۔۔ اس ماحول میں آپ کو

کام کرنے میں آسانی رہے گی اور بار بار ہماری نظریں نہیں جھکیں گی۔۔۔"

یہ کہہ کے وہ وہاں سے چلا گیا

میں سوچ میں پڑ گئی

"یہ مردوں کی کونسی قسم ہے۔۔۔ جس کے بارے میں میں نے کبھی نہیں سنا۔۔۔ اب تک میں اتنا جانتی

تھی کہ مرد ظالم ہے، لاپرواہ ہے، سخت دل ہے۔۔۔ جسے کسی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ لیکن

اینٹ پتھر کے بیچ یہ کونسا مرد ہے۔۔۔ جسے احساس ہے۔۔۔ جس میں حیا ہے۔۔۔ جو عزت دینا جانتا

ہے۔۔۔"

اسکے بعد میں نے عورتوں والا لباس اتارا اور مردانہ لباس پہن کے کام کرنے لگی۔۔۔

اس مردانہ لباس نے میرے ارادوں میں مزید پختگی پیدا کر دی۔۔۔

سر پہ پگڑی سجائے میں جب بابا نذیر کے پاس پہنچی تو وہ مجھے دیکھ کے چونک گئے۔۔۔ میں نے انہیں

بتایا کہ ٹھیکہ دار نے یہ لباس دیا ہے کام کے لیے۔۔۔ وہ خوش ہو گئے۔۔۔

جب انسان ایک بار کچھ کرنے کی ٹھان لیتا ہے تو رستے خود بخود بننے لگتے ہیں۔ میں مشقت سے نہیں

گھبرائی۔۔۔ گرمی سردی۔۔۔ دھوپ چھاؤں۔۔۔ ہر ایک چیز کو اپنے سامنے جھکنے پہ مجبور کر دیا۔ میری

لگاتار محنت کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں ٹھیکہ دار کی ٹیم کا ایک اہم حصہ بن گئی۔ بابا نذیر، اقبال، چھوٹو اور میں ایک

خاندان کا مانند تھے۔

چھ مہینے گزر گئے۔۔۔ میں اس قابل ہو گئی تھی کہ ارسل کے اسپتال کے اخراجات اپنے سر پہ اٹھا

لوں۔۔۔ عارفہ خالہ کے ساتھ نے میری کئی مشکلیں آسان کیں۔۔۔

ایک دن جب میں صبح کام پہ پہنچی تو بابا نذیر سے پتا چلا کہ اقبال کام چھوڑ کے جا رہا ہے۔۔۔ اور آج اسکی

آخری دیہاڑی ہے۔۔۔ میں یہ بات سن کے اداس ہو گئی۔ اقبال نے مجھے صرف منہ سے بہن نہیں

بولتا تھا بلکہ بھائی ہونے کے سارے فرض نبھائے۔۔۔ مجھے یاد ہے جب ہمیں دور دراز کہیں مزدوری

کا کام ملتا تو وہ مجھے شام میں اسپتال تک اپنی سائیکل پہ چھوڑ کے جاتا تھا۔۔۔

اقبال اینٹیں تر کر رہا تھا۔۔۔ میں اس کے پاس جا کے کھڑی ہوئی

"بابا نذیر نے بتایا کہ تم کام چھوڑ رہے ہو۔۔۔"

میں نے پوچھا

"ہاں۔۔۔ رانی باجی۔۔۔! میں کام چھوڑ رہا ہوں۔۔۔"

وہ بھی تھوڑا اداس تھا

"لیکن کیوں۔۔۔؟ اب تو ٹھیکدار نے دیہاڑی بھی بڑھادی ہے۔۔۔ پھر کیوں جارہے ہو۔۔۔؟"

"اس کام سے اب گزارا نہیں ہوتا۔۔۔ تین بہنوں کی شادی کرنی ہے۔۔۔ آسان تھوڑی نہیں ہے۔۔۔"

اس نے وجہ بتائی

"لیکن اس کام کے علاوہ تم کرو گے کیا۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"میں نے سوچ لیا ہے جو کرنا ہے۔۔۔"

اس نے پانی کا پائپ دور پھینکا۔۔۔

"مجھے تو بتاؤ۔۔۔ ایسا کیا کرنے والے ہو تم۔۔۔؟"

"میں آٹورکشہ لے رہا ہوں۔۔۔ اس میں بڑی کمائی ہے۔۔۔"

وہ میرے سامنے آ کے کھڑا ہو گیا

"لیکن آٹورکشہ کے پیسے تمہارے پاس کہاں سے آئیں گے۔۔۔؟"

"کچھ پیسے میرے پاس جمع ہیں۔۔۔ وہ دے کے آسان اقساط پر رکشہ لے لوں گا۔۔۔ اس مزدوری

سے بھی جان چھوٹے گی۔۔۔ اور کمائی بھی اچھی ہو جائے گی"

اس نے بتایا

"لیکن ہم لوگوں کے بغیر تم رہ لو گے۔۔۔؟"

میں نے پوچھا

"رانی باجی۔۔! ہم غریبوں کی یہی تو مجبوری ہے۔۔ اس پیٹ کی خاطر پتا نہیں کیا کیا چھوڑنا پڑتا ہے اسکی آنکھیں برسے لگی

"آئے۔۔ ہائے۔۔ یہ کیا لڑکیوں کی طرح رونا شروع کر دیا تم نے۔۔۔۔"

میں نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"آپکو پتا ہے۔۔۔ آپ سے پہلے گھر اور کام میرے لیے دو الگ چیزیں تھیں۔۔ لیکن جب سے

آپ آئیں۔۔ اب کام بھی گھر لگتا ہے۔۔ مجھے آپ بہت یاد آئیں گی۔۔"

"ہم لوگ بھی تمہیں بہت یاد کریں گے۔۔۔"

میں نے اسے تسلی دی۔۔۔

"میں آپ لوگوں سے ملنے آیا کروں گا۔۔۔"

وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

ہم لوگوں کا پورا دن اداسی میں گزر گیا۔۔۔ شام ہوئی تو اقبال بولا کہ وہ مجھے اپنی سائیکل پہ اسپتال

چھوڑنے جائے گا۔۔۔ میں نے اسے منع کیا کہ آج آخری دن ہے اسکا اس لیے زحمت نہ کرے

لیکن اس نے میری ایک نہ سنی۔۔۔

"رانی باجی۔۔۔! ایک بات پوچھوں۔۔۔؟"

"ہاں پوچھو۔۔۔!"

"میں نے کئی بار آپکو اسپتال چھوڑا ہے۔۔۔ لیکن کبھی یہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی کہ آپکا کون اپنا اس اسپتال میں داخل ہے۔۔۔۔ بابا نذیر سمیت ہم سب یہ تو جانتے ہیں کہ آپ کسی مجبوری کی بنا پہ اتنا مشقت والا کام کر رہی ہیں۔۔۔ لیکن کبھی پوچھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔۔"

"تم جاننا چاہتے ہو۔۔۔ میں یہ سب کیوں کر رہی ہوں۔۔۔۔؟"

"اگر آپ کو بتانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے تو۔۔۔۔"

"میرا شوہر اس اسپتال میں داخل ہے۔۔۔۔ اسکی کے علاج کے اخراجات اٹھانے کے لیے میں نے یہ کام شروع کیا"

میں نے اس بتایا

"وہ کس مرض میں مبتلا ہیں۔۔۔؟"

"کو مر۔۔۔۔!"

میں نے جواب دیا

"ہیں۔۔۔ وہ والی بیماری جس میں مریض ہر وقت نیند میں رہتا ہے لیکن وہ سب کی باتیں سن رہا ہوتا ہے۔۔۔"

"ہاں وہ ہر وقت نیند میں رہتا ہے لیکن وہ کچھ سن سکتا ہے یا نہیں۔۔۔ اس بارے میں میں لا علم ہوں۔۔۔۔"

"آپ ان سے باتیں کرتی ہیں۔۔۔۔؟"

"ہاں بالکل۔۔۔۔"

"کیا باتیں کرتی ہیں آپ۔۔۔؟"

"اپنے پورے دن کے حالات بتاتی ہوں۔۔۔۔۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز۔۔۔"

"جب جواب نہیں آتا تو تکلیف نہیں ہوتی آپکو۔۔۔؟"

"میرا بندھن اسکی روح کے ساتھ ہے۔۔۔ وہ اپنی آوازیں مجھے جواب نہ بھی دے تبھی میں سن سکتی ہوں۔۔۔ اسکی ہر بات۔۔۔ میں جب اسکے دل پہ ہاتھ رکھتی ہوں تو اسکی دھڑکنیں سب بتا دیتی ہیں۔۔۔"

"انکے گھر والے آپکے سہارے چھوڑ گئے انھیں۔۔۔۔۔؟"

"اسکی بس ایک خالہ ہیں جو میرا پورا ساتھ دے رہی ہیں۔۔۔ والدین اور بھائی بہن وغیرہ کوئی نہیں ہیں۔۔۔"

"اور آپ کا بھی کوئی نہیں ہے؟"

اسکا سوال بہت مشکل تھا، میں چپ ہو گئی

www.urdu novels mania.com

"بتائیں نا۔۔۔؟"

"چھوڑو نا اقبال۔۔۔ کن باتوں میں لگ گئے ہو۔۔۔ دیکھو مغرب کی اذان ہو رہی ہے جلدی جلدی مجھے اسپتال پہنچا دو۔۔۔"

میں نے اسے ٹالنے کی کوشش کی

"اس کا مطلب آپ بتانا نہیں چاہتی ہیں۔۔۔"

وہ بولا

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔"

"تو پھر آپ کیوں نہیں بتا رہی۔۔۔؟"

"کنسنے کو تو پورا ایک خاندان ہے میرا۔۔۔ باپ، تایا، چچا۔۔۔ سب ہیں۔۔۔ لیکن"

ایک گہری سانس لے کے میں نے جواب دیا

"لیکن کیا۔۔۔؟"

"ان لوگوں نے مجھ سے سارے رستے ناٹے توڑ دیے ہیں۔۔۔"

میں نے جواب دیا

اس نے سائیکل روکی۔۔۔ میں پریشان ہو کے سائیکل سے نیچے اتر گئی

"کیا ہوا۔۔۔ اقبال۔۔۔!"

میں نے پوچھا

"آپ اس حال میں ہیں اس بات کا انھیں پتا ہے۔۔۔؟"

www.urdu novelsmania.com

اقبال نے پوچھا

"کس حال میں۔۔۔۔؟"

"یہی کہ جو آپ نے اپنے شوہر کے بارے میں بتایا۔۔۔ اور انکے علاج کے لیے آپ کو اس طرح خوار

ہونا پڑ رہا ہے۔۔۔ کیا یہ سب وہ جانتے ہیں۔۔۔؟"

"میرے شوہر کے بارے میں انھیں سب علم ہے لیکن یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ میں مزدوری کر کے

کے اسکے علاج کے لیے پیسے جمع کر رہی ہوں۔۔۔"

میں نے سر جھکالیا

"وہ لوگ ملنے نہیں آتے آپ سے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔۔"

"اتنے سنگدل ہیں۔۔۔؟"

"پتا نہیں۔۔۔ شائد میری ہی کوئی غلطی ہوگی۔۔۔"

"کیسی غلطی۔۔۔؟"

"میں نے انکی بجائے اپنے شوہر کا ساتھ دیا۔۔۔ یہ بات انھیں ناگوار گزری۔۔۔۔"

"ایسی بیٹیاں اور بہنیں نصیب والوں کو ملتی ہیں۔۔۔ مجھے افسوس ہو رہا ہے آپکے گھر والوں پہ۔۔۔۔"

اسکی آواز بھر آئی۔۔۔ میں چپ چاپ کھڑی رہی

"جب تک مجھے حقیقت پتا نہیں تھی۔۔۔ تب تک اور بات تھی۔۔۔ لیکن اب جب میں سب کچھ جان گیا

ہوں کہ آپ اتنا بڑا کام کر رہی ہیں تو میں اب آپ کو ایسے نہیں رہنے دوں گا۔۔۔ اب میں آپ کی مدد

www.urdu novels mania.com

کروں گا۔۔۔"

"اقبال۔۔۔! تم پہلے ہی اپنے خاندان کی ذمہ داری ہے۔۔۔ تم میری فخر مت کرو۔۔۔"

"میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں کما کے آپ کو دوں گا۔۔۔ لیکن اس قابل بننے میں ضرور مدد کروں گا کہ آپ جلد

از جلد اس مصیبت سے نکل آئیں۔۔۔۔"

"لیکن کیسے۔۔۔۔ میں بس یہ مزدوری ہی کر سکتی ہوں۔۔۔۔"

میں حیران ہوئی

"آپ میرے ساتھ رکشہ چلائیں گی۔۔۔۔"

وہ میری آنکھوں میں دیکھ کو بولا

"میں رکشہ چلاؤں گی۔۔۔؟"

میں اس کے بات پہ ہنس پڑی۔۔۔

"میں مذاق نہیں کر رہا۔۔۔ آپ سچ میں رکشہ چلا سکتی ہیں۔۔۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔ اقبال۔۔ ایک عورت رکشہ چلاتی ہوئی کیسی لگے گی۔۔"

میں سوچ میں پڑ گئی

"ایک عورت جب سیمنٹ اور بجری اٹھا سکتی ہے تو رکشہ چلانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔ اور

ویسے بھی آج کے دور میں عورتوں کا گاڑی چلانا۔۔ موٹر سائیکل چلانا۔۔ ایک عام سی بات

ہے۔۔۔"

"گاڑی چلانا۔۔ ایک الگ بات ہے۔۔ لیکن سوار یوں والا رکشہ چلانا ایک الگ چیز ہے۔۔۔ مجھ

سے نہیں ہوگا۔۔ بلاوجہ کا تماشا بن جائے گا۔۔۔"

میں نے نفی میں سر ہلایا

"رانی باجی۔۔! آپ نے مردوں کے بیچ رہ کے مزدوری کی ہے۔۔ تب تو نہیں گھبرائیں۔۔۔ پھر

اس کام کے لیے کیوں ہچکچا رہی ہیں۔۔۔؟"

"اقبال۔۔! چند مردوں کے بیچ میں مشقت کرنا اتنا مشکل نہیں ہے۔۔ لیکن پورے شہر کے سامنے

عورت ہو کے کیسے۔۔۔"

میں بے بسی میں اسے دیکھنے لگی

"آپ کو کس نے کہا کہ آپ عورت کے لباس میں رکشہ چلائیں۔۔۔ آپ جس طرح مردانہ لباس میں مزدوری کرتی ہیں۔۔۔ رکشہ بھی اسی بھیس میں چلائیں گی۔۔۔"

میری پاس کوئی جواب نہیں تھا

"بس۔۔۔ اب ضد چھوڑیں۔۔۔ رکشہ میں بہت کمائی ہے۔۔۔ آپ کی مشکل جلد آسان ہو جائے گی۔۔۔"

اقبال کو یقین تھا کہ میں یہ کر لوں گی۔۔۔ اس کے اس یقین پہ مجھے بھی یقین آنے لگا۔۔۔

اگلے دن کام پہ جا کے میں نے بابا نذیر سے مشورہ کیا انھوں نے بھی اقبال کے فیصلے کی تائید کی۔۔۔

چنانچہ اقبال کے ساتھ ساتھ میں نے بھی مزدوری کو الوداع کہا۔۔۔ اور اسکے پیچھے چل پڑی۔۔۔

اقبال پہلے سے ہی رکشہ چلا لیتا تھا۔۔۔ اس کی منصوبہ بندی کے مطابق وہ ایک مہینے تک مجھے اپنے ساتھ رکھے گا اور رکشہ چلانے کی ٹریننگ دے گا۔۔۔ ایک بار میرا ہاتھ سیدھا ہو گیا تو پھر وہ اپنے جاننے والوں کی مدد سے ایک اور رکشہ قسطوں پہ لے گا۔۔۔ جسے میں چلاؤں گی۔۔۔

مزدوری تو جیسے کیسے میں نے کر لی تھی۔۔۔ لیکن اس کام کے لیے دل بہت گھبراہتا تھا۔۔۔ میں

نے تو پہلے ہفتہ میں ہتھیار ڈال دیے تھے۔۔۔ لیکن اقبال نے ہمت نہیں ہاری۔۔۔ بالآخر میں نے

اپنے آپ کو دماغی طور پہ مضبوط کیا۔۔۔ اور ٹھان لی کہ اب یہی وہ رستہ ہے جس پہ مجھے چلنا ہے۔۔۔ میرا

ہاتھ سیدھا ہونا میں ایک مہینے سے زیادہ عرصے لگ گیا۔۔۔ جب اقبال کو اس بات پہ بھروسہ ہوا کہ میں

اب میں اپنے بل بوتے پہ رکشہ سنبھال لوں گی تو اس نے کچھ ہی دنوں میں ایک اور رکشہ نکلوایا۔۔۔
جس کی کچھ رقم میں نے ادا کی اور کچھ اقبال نے ادھار کی صورت ادا کر دی۔۔۔

سال بھر ہونے کو آیا تھا۔۔۔ اب تو مردانہ لباس میرے جسم پہ چھپنے لگا تھا۔۔۔ اور جو پگڑی میں سر پہ سجا کے رکھتی تھی۔۔۔ اقبال کہتا کہ مجال ہے جو کسی کو کانوں کان خبر بھی ہوتی ہو کہ مردانہ بھیس میں کوئی عورت ہے۔۔۔

رکشے کی کمائی واضح طور پہ مزدوری سے زیادہ تھی۔۔۔ اب تو مجھے بھی یقین ہو چلا تھا کہ منزل زیادہ دور نہیں ہے۔۔۔ مزدوری سے صرف اسپتال کے اخراجات ہی پورے ہوتے تھے لیکن اب رقم بھی جمع ہونے لگی تھی۔۔۔

عارفہ خالہ مجھے سے اکثر پوچھتیں کہ میں کیا کام کرتی ہوں۔۔۔ لیکن ہر بار میں انکی بات ٹال جاتی۔۔۔ تو وہ کہتیں۔۔۔

"تمہارے چہرے کی کم ہوتی نزاکت اس بات کا پتا دیتی ہے کہ تم جو بھی کر رہی ہو وہ آسان نہیں ہے"

میں انکی اس بات پہ مسکرا دیتی۔۔۔

کئی بار صوبہ اور سونیا سے بھی میری ملاقات ہوئی۔۔۔ لیکن اب حالات پہلے جیسے نہیں رہے تھے۔۔۔ وہ اب نہ صرف عزت سے بات کرتیں بلکہ اس چیز کا بھی احساس تھا انھیں کہ انکی سوچ میرے بارے میں کتنی غلط تھی۔۔۔ کئی بار سونیا نے ضد کی کہ میں انکے گھر کو چکر لگاؤں۔۔۔ لیکن میں ہر بار کوئی

نہ کوئی بہانہ کر لیتی تھی۔۔۔ دل میں بس ایک عزم تھا جب تک ارسل ٹھیک نہیں ہو جاتا تب تک میں عارفہ خالہ کے گھر میں قدم نہیں رکھوں گی۔۔۔

آج پتا نہیں سواریاں کہاں گم ہیں۔۔۔ سڑکوں پہ رکشہ گھماتے میں اسی سوچ میں گم تھی۔۔۔ گھومتے گھماتے میں ایک چوک سے گزری تو لوگوں کا کافی رش لگا تھا۔۔۔ میں ایسی رش والی جگہوں سے بہت کتراتی تھی۔۔۔ میری کوشش ہوتی کہ جو ایک آدھ سواری ملتی ہے اٹھاؤں اور طے کر دے پیسے لے کے نکلنے والی بات کروں۔۔۔ میں بھیڑ کے قریب سے گزری تو ایک دو لوگوں نے ہاتھ کھڑا کر کے مجھے رکنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"بھائی۔۔۔! یہ بے چاری عورت بڑے بڑے حال میں سڑک پہ پڑی ہے۔۔۔ اسے کسی سرکاری اسپتال تک چھوڑ دے۔۔۔ دعا دے گی"

ایک آدمی پاس آ کے بولا

میں نے سر ہلایا۔۔۔

دو لوگوں نے پکڑ کے عورت کو رکشے میں بٹھایا جو نیم بے ہوشی کے حالت میں اونگھ رہی تھی۔۔۔ میں نے اسکی درد بھری آوازیں سنتی رہی لیکن مڑ کے نہیں دیکھا۔۔۔ میں بس جلد از جلد اسے اسپتال پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔

اسپتال کے ایمر جنسی گیٹ پہ میں رکشہ روکا اور رکشے اسے اتر کے عورت کو اتارنے لگی۔۔۔ لیکن اس عورت کا چہرہ دیکھ کے میری روح کانپ گئی۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔ تم۔۔۔"

میں حواس باختہ تھی

وہ حمل سے تھی۔۔۔ اور شاید اسی درد میں وہ اسی گھری ہوئی تھی کہ اس نے مجھے نہیں پہچانا۔۔۔

بامشکل سہارا دے کے میں نے اس اندر پہنچایا۔۔۔ ڈاکٹر سے پتا چلا کہ اسکی زچگی ہونے والی

ہے۔۔۔ اس اندر لے جایا گیا۔۔۔ میں مراد نہ لباس میں زیادہ دیر تک وہاں نہیں رک سکتی تھی۔۔۔

اس لیے موقع پا کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔ لیکن جیسے کیسے مجھے رخسانہ کے پاس واپس لوٹنا تھا۔۔۔

میں نے اقبال کو فون کر کے اسی اسپتال میں بلایا جہاں رخسانہ داخل تھی۔۔۔ اور خود واپس اپنے زنانہ

بھیس میں آ کے دوبارہ واپس لوٹی۔۔۔ نرس سے پتا چلا کہ رخسانہ کی بیٹی ہوئی ہے۔۔۔ کچھ دوائیاں

وغیرہ بھی منگوائی تھیں۔۔۔ میں نے اقبال کو دوائی لانے بھیجا اور خود وارڈ میں چلی آئی جہاں رخسانہ کو بستر

ملا تھا۔۔۔

اسکی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ میں پاس جا کے کھڑی ہوئی۔۔۔

آنکھوں کے گرد گہرے سیاہ ہلکے۔۔۔ نحیف سا جسم۔۔۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی بوڑھی عورت

اپنی آخر سانسیں گن رہی ہو۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔!"

میں نے اسکے ماتھے سے بال ہٹائے۔۔۔

اس نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔

مجھے دیکھ کے اسکی آنکھوں میں بہت عجیب سی حیرانی تھی۔۔۔ جیسے اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"رخسانہ۔۔۔!"

میں پھر سے بولی

"تم رانی ہو۔۔۔؟"

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں سچ مچ اسکے سامنے کھڑی ہوں۔۔۔

"ہاں۔۔۔ بھول گئی اپنے سہیلی کو۔۔۔؟"

میں نے اسکے گال پہ ہاتھ پھیرا

آنسو کی ندیاں اسکی آنکھوں سے بہنے لگی

"کہاں تھی تم اب تک،۔۔۔۔؟"

اس نے میرا ہاتھ پکڑا

"میں تو وہیں تھی۔۔۔ تم ہی بے وفائگی۔۔۔ ایک بار بھی ملنے نہیں آئی۔۔۔"

"تمہاری شادی کے بعد میں نے وہاں سے کام چھوڑ دیا تھا۔۔۔ کئی بار تم سے ملنے اسپتال آئی۔۔۔

لیکن ہر بار تمہارے شوہر کی خالہ یہی کہتی کہ تم کام پہ گئی ہو۔۔۔ مجھے تو لگا تم مجھ سے ملنا نہیں چاہتی"

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تم سے ملنا نہ چاہوں۔۔۔ اچھا یہ سب چھوڑو۔۔۔ اور شفیق کا نمبر دو۔۔۔

اس بھی تو خوشخبری دیں کہ وہ باپ بن گیا ہے۔۔۔ اللہ پاک نے چاند سے بیٹی دی ہے۔۔۔"

میری بات سن کے وہ اور زیادہ رونے لگی

"کیا ہوا رخسانہ۔۔۔ روکیوں رہی ہو۔۔۔۔"

"پہلے کیا کم مصیبتیں تھیں سر پہ جو اللہ پاک نے بیٹی کا بوجھ جھولی میں ڈال دیا"

"ایسے مت کہو۔۔ بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہیں۔۔۔"

"میں بھی تو بیٹی نہیں ہوں نا۔۔۔ پر میں رحمت نہیں زحمت ثابت ہوئی"

"ایسی باتیں مت کرو۔۔۔ اور یہ رونا بند کرو۔۔۔ تمہاری حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ مجھے بتاؤ شفیق کہاں ہے۔۔۔؟"

"شفیق تو کب کا چھوڑ گیا مجھے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ چھوڑ کیوں گیا۔۔۔"

میں پریشان ہو گئی

"میرے حمل کا پتا چلتے ہی اس نے رنگ بدل لیے۔۔۔ اتناں کو جب شادی اور میرے حمل کا پتا چلا تو دھکے دے کے گھر سے نکال دیا۔۔۔ میں نے شفیق سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن اس نے

ساتھ دینے سے انکار کر دیا"

وہ اپنی آپ بیٹی سنانے لگی

"تو اب تم کہاں رہتی ہو۔۔۔؟" www.urdu novels mania.com

"رہنا کہاں ہے۔۔۔۔۔ لوگوں کے گھروں میں دن بھر کام کرتی ہوں اور رات ایک کمرے کے کوارٹر میں کھتی ہے۔۔۔۔"

اس کی بات سن کے میرے دل پہ قیامت ٹوٹی۔۔۔ مجھے اپنا بچپن یاد آنے لگا۔۔۔۔۔ رخسانہ کی بیٹی پہ نظر پڑی تو اس میں اپنا ہی عکس دکھائی دیا

"نہیں۔۔۔ ایک اور رانی کو میں اس دنیا میں سسکنے نہیں دوں گی۔۔۔"

میں نے اپنے آپ سے عہد کیا۔۔۔

"تم مجھ تک کیسے پہنچی۔۔۔"

رخسانہ پوچھنے لگی

"وہ سب چھوڑو۔۔ اب تم آرام کرو۔۔۔"

میں نے اسے جواب دیا

اتنے میں اقبال بھی دوائیاں لے کے آگیا۔۔۔

نرس نے رخسانہ کو انجیکشن لگایا۔۔ تو وہ فوراً سو گئی

اب میں رخسانہ کو یہاں اکیلا چھوڑ کے نہیں جاسکتی تھی اور ارسل کے پاس جانا بھی ضروری تھا۔۔۔

اقبال میری مجبوری سمجھ گیا۔۔ وہ رخسانہ کے پاس رکا اور میں ارسل کے پاس چلی گئی۔۔۔

"آرام سے اترو۔۔۔۔!"

میں نے ایک ہاتھ میں رخسانہ کی پیٹی کو اٹھایا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اسے سہارا دے کے رکشے

سے اتارا

اقبال چھوڑنے آیا تھا

رخسانہ جہاں ریہتی تھی ہم اسی گلی میں آچکے تھے۔۔۔ میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ ناجانے کیوں اس

گلی میں کیا ایسی بات تھی میرا دل زور زور سے دھڑکنا شروع ہوا۔۔۔

"وہ سامنے والا گھر ہے نا۔۔ اس کے اوپر ایک کمرہ ہے۔۔۔ میں وہاں ریہتی ہوں۔۔۔۔۔"

رخسانہ نے انگلی کا اشارہ دیا

میرے پاؤں زمین پہ جم سے گئے۔۔۔ وقت مجھے کہاں لے آیا ہے۔۔۔
"رانی باجی۔۔۔! چلو۔۔۔"

اقبال نے ہاتھ میں رخسانہ کی دوائیاں پکڑی ہوئی تھیں
میں اسکی آواز پہ چونکی

بامشکل قدم اٹھا کے میں ان سیڑھیوں پہ قدم رکھا جس پہ میرا بچپن بیتا تھا۔۔۔ اس گلے میں بہت کچھ
بدل چکا تھا۔۔۔ پروہ گھرا ب بھی قائم تھا۔۔۔ جہاں میں اور میری ماں رہتے تھے۔۔۔
میرے معصوم بچپن کی کھلکاریاں اور میری ماں کی درد بھری آہیں۔۔۔ میرے کانوں میں گونجنے
لگیں۔۔۔

"رانی۔۔۔! تو مرکیوں نہیں جاتی۔۔۔ میرے درد کے لیے پیدا ہوئی"
مجھے میری ماں کا پیار یاد آنے لگا

www.urdu novels mania.com

میرے معصوم بچپن کی کھلکاریاں اور میری ماں کی درد بھری آہیں۔۔۔ میرے کانوں میں گونجنے
لگیں۔۔۔

"رانی۔۔۔! تو مرکیوں نہیں جاتی۔۔۔ میرے درد کے لیے پیدا ہوئی"
مجھے میری ماں کا پیار یاد آنے لگا
"کیا ہوا۔۔۔!"

رخسانہ بولی

"کچھ نہیں۔۔۔۔"

میں نے جواب دیا

رخسانہ نے اپنی بیٹی کو گود میں اٹھالیا۔۔۔

سیڑھیاں چڑھ کے ہم اس صحن میں آ گئے جس کے ایک کونے میں بیٹھ کے میں ٹوٹے ہوئے کھلونے سے کھیلا کرتی تھی۔۔۔ ہر ذرے میں وہی درد چھپا تھا۔۔۔ میں نے آنسو نہ بہانے کی قسم تو کھائی تھی پر

دل سے اٹھتی آہیں بے قابو ہو رہی تھیں۔۔۔

"آؤ اندر آؤ۔۔۔۔"

رخسانہ نے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

میں اسکے پیچھے اسی چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئی

چاروں طرف گھوم کے جائزہ لیا۔۔۔

"یہاں کب سے رہتی ہو۔۔۔۔" www.urdu novels mania .com

میں نے پوچھا

"چند مہینے پہلے ہی آئی ہوں یہاں۔۔۔۔"

اس نے اپنے بیٹی کو چارپائی پہ لٹایا۔۔۔

"اب کیا سوچا ہے تم نے۔۔۔۔؟"

میں چارپائی پہ بیٹھ گئی۔۔۔ اقبال رخسانہ کا سامان اور دوایتیاں چھوڑ کے نیچے چلا گیا

"کس بارے میں۔۔۔؟"

"اپنی زندگی کے بارے میں۔۔۔ اس معصوم جان کے بارے میں۔۔۔؟"

"آگے بس بد نصیبی ہے۔۔۔ زندگی بھر اس بد نصیبی کے رونے روتی رہوں گی اور کیا۔۔۔"

اسکی آنکھیں نم ہونے لگیں

"رونا بند کرو رخسانہ۔۔۔ رونے سے نصیب بدلتے تو آج میں اس جگہ نہ کھڑی ہوتی۔۔۔"

"تو کیا کروں۔۔۔ تو ہی بتا۔۔۔ رانی!"

"سب سے پہلے تو انے نصیب کو کو سنا بند کرو۔۔۔ یہ زندگی تم نے خود چنی ہے اپنے لیے۔۔۔"

"شفیق کی محبت میں اندھی ہو گئی تھی میں۔۔۔ کچھ سمجھ نہیں آتا تھا۔۔۔ پر اب سب برابر ہو چکا ہے۔۔۔"

urdu
novels mania

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

میں نے اٹھ کے اس گلے سے لگایا

"تیری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ اتنا روئے گی تو اور زیادہ خراب ہوگی۔۔۔"

میں نے اسے چارپائی پہ لٹایا

"بے بس ہو چکی ہوں۔۔۔ اس بھنور سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا۔۔۔"

وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"مجھ پہ بھی یہ وقت آیا تھا۔۔۔ میں بھی ایسے ہی بے بس تھی۔۔۔ لیکن میں نے ایک بات ٹھانی تھی کہ اتنی جلدی ہار نہیں مانوں گی۔۔۔ اور دیکھو نا۔۔۔ تب سے لڑ رہی ہوں۔۔۔ ٹوٹتی ہوں۔۔۔ بکھرتی ہوں۔۔۔ پر پھر سے سنبھال لیتی ہوں خود کو۔۔۔"

"تم ہمت والی ہو۔۔۔ میرے اندر تمہارے جیسا حوصلہ نہیں ہے۔۔۔"

"یہ بات تم کر رہی ہو۔۔۔؟ کیا تم جانتی میں کتنی کم ہمت اور بزدل لڑکی تھی"

"پر اب تم بدل چکی ہو۔۔۔ تم وہ والی رانی نہیں رہی۔۔۔"

"ایسا اس لیے ہے کیوں کہ میں اپنی زندگی بدلنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے آج میں کمزور نظر نہیں

آ رہی۔۔۔ تمہیں بھی اس رخسانہ کو مارنا ہوگا۔۔۔"

"مجھے کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا۔۔۔"

"لیکن مجھے آ رہا ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

"حالات کا مقابلہ کرو۔۔۔ بدلو خود کو۔۔۔ اپنے لیے نہ سہی اس معصوم کے لیے جس نے ابھی ابھی جہنم

لیا ہے۔۔۔"

"اللہ پاک کے بھی نرالے قانون ہیں۔۔۔ پہلے مصائب کم تھے جو بیٹی کا بوجھ ڈال دیا"

"بیٹی بوجھ نہیں ہوتی۔۔۔ سب سے پہلے تو یہ بات اپنے ذہن نشین کر لو۔۔۔"

"تم تو ایسی باتیں مت کرو۔۔۔ جس حال میں جیتی رہی ہو وہ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں۔۔۔"

"صحیح کہہ رہی ہو تم۔۔۔ لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ پہ اتنی ہی سچ ہے کہ اگر میرے اوپر وہ حالات نہ

آئے تو آج میں اتنی مضبوط نہ بنتی"

"مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔۔؟"

"تم بس یہ سوچو کہ یہ وہ زندگی نہیں ہے جو تم جینا چاہتی ہو۔۔۔ بلکہ وہ زندگی ڈھونڈو جس پہ تمہارا اور

تمہاری بیٹی کا حق ہے۔۔۔ میں ساتھ دون کی تمہارا۔۔۔"

میں نے اسکا ہاتھ پکڑا

"رانی۔۔۔! تجھ پہ پہلے ہی اتنی بڑی ذمہ داری ہے۔۔۔ تو میری فکر چھوڑ۔۔۔ میں جیسے کیسے لوگوں کے

گھروں میں کام کر کے اپنا گزارا کر لوں گی۔۔۔ مجھے میرے حال پہ چھوڑ دے۔۔۔"

"کیسے تمہیں اس حال میں چھوڑ دوں۔۔۔ تم سہیلی نہیں بہن ہو میری۔۔۔"

"قسمت والوں کو ایسی بہنیں ملتی ہیں۔۔۔"

"بس میں جیسے کہتی ہوں ویسے کرو۔۔۔"

"کرنا کیا ہے۔۔۔۔؟" www.urdu novels mania.com

"تمہیں یاد ہے کام سے فارغ ہو کے ہم اکثر کڑھائی کا کام کیا کرتے تھے۔۔۔"

"ہاں یاد ہے مجھے ہے۔۔۔ تمہارے ہاتھ کی کڑھائی کی تو میں معترف ہوں۔۔۔"

"ہم تمہارے اس گھر میں سلائی کڑھائی کا سکول بنائیں گے۔۔۔"

"سکول۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ جس میں گلی محلے کی لڑکیاں داخلہ لیں گی ہم انہیں سلائی اور کڑھائی سکھائیں گے۔۔۔"

"ایسا کیسے ممکن ہے۔۔۔؟"

"سب کچھ ممکن ہے اگر صاف نیت اور سچے دل سے کرو تو۔۔۔۔"

رخسانہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

میں نے آواز دے کے اقبال کو نیچے سے بلایا اور اپنا سارا منصوبہ اسے بتایا۔ اقبال نے بھی میری تائید کی۔۔۔

اگلے کچھ ہی دنوں میں ہم نے اس کام کو انجام دینا تھا۔۔۔

میں کچھ دیر رخسانہ کے ساتھ بیٹھی اسکے بعد اقبال کو لے کے واپس جانے لگی۔۔۔ میں سیرٹھیاں اتر کے

گلی میں پہنچی تو ساتھ والے دروازے کی دہلیز پہ ایک خاتون بیٹھی تھیں۔۔۔ میں انھیں پہچاننے لگی۔۔۔

سر کے سفید بال اور پھرے پہ پڑی جھریاں مجھے انکی شناخت کرنے سے روک نہیں پائیں۔۔۔

"جی بیٹا۔۔۔!"

انھوں نے سراٹھا کے میری طرف دیکھا۔۔۔

"آپ تنو کی امی ہیں نا۔۔۔؟" www.urdu novels mania.com

میں بولی

وہ اپنی آنکھوں پہ ہاتھ کا سایا بنا کے مجھے پہچاننے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔

"میں نے پہچانا نہیں تمہیں۔۔۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کے کھڑی ہوئیں۔۔۔

میں ان کے مزید پاس آ گئی

"آپ مجھے نہیں پہچان پائیں گی۔۔۔ یہ بتائیں تنو کیسی ہے۔۔۔؟"

میں مسکرا کے پوچھا

"تم تنو کو کیسے جانتی ہو۔۔۔؟"

"وہ میری بچپن کی سہیلی تھی۔۔۔"

میں نے انہیں بتایا

"تنو تو جب ساتھ سال کی تھی تبھی اللہ پاک نے لے لیا اسے۔۔۔ اب تو سالوں گزر گئے۔۔۔ کسی کو یاد

ہی نہیں ہے۔۔۔ تم نے کیسے یاد رکھا ہوا ہے۔۔۔"

انکی آنکھیں برسنے لگیں

میں انہیں گلے سے لگایا

"میں رانی ہوں۔۔۔ تنو اور میں بچپن میں ساتھ کھلتے تھے۔۔۔"

میں نے انہیں بتایا

"کون رانی۔۔۔! وہ ایک بار پھر میرا چہرہ دیکھنے لگیں۔۔۔"

"میں اور میری ماں اوپر رہتے تھے۔۔۔"

میں نے رخسانہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

انہوں نے پھر بھی نہیں پہچانا

"میری ماں کی وفات ہوئی تھی۔۔۔ دو دن آپ نے مجھے اپنے گھر رکھا اور پھر میرے بابا مجھے لے

گئے تھے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ مجھے یاد ہے۔۔۔ سب یاد ہے۔۔۔ تو وہ چھوٹی سی بچی ہے۔۔۔"

انہوں نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ میرے گالوں پہ رکھے۔۔۔۔

میں پھر سے ان سے لپٹ گئی۔۔۔

"اتنی بڑی ہو گئی ہے۔۔۔ میری تنو زندہ ہوتی تو اسکا قد کاٹھ بھی تیرے جیسا ہوتا۔۔۔"

انہوں نے میرے کندھوں پہ ہاتھ رکھا

میں نے انکے آنسو صاف کیے

"تنو نہیں ہے تو کیا ہوا۔۔۔ میں ہوں نا۔۔۔۔"

"جیتی رہو۔۔۔! آج اتنے سالوں بعد کیسے آنا ہوا۔۔۔"

"بس نصیب میں لکھا تھا۔۔۔ تو آگئی۔۔۔۔"

"چل آجا۔۔۔ اندر آ۔۔۔۔"

انہوں نے اپنے گھر دروازہ کھولا

"پھر کبھی آؤں گی۔۔۔ فعال جلدی میں ہوں۔۔۔۔"

میں نے بولی

اقبال رکشہ سٹارٹ کر کے میرا انتظار کر رہا تھا

"اچھا۔۔۔! ضرور آنا۔۔۔۔"

وہ میرے سر پہ ہاتھ رکھ کے بولیں

"آؤں گی۔۔۔ اور آپ سے ڈھیر ساری باتیں کروں گی۔۔۔"

"شادی ہوگئی تیری۔۔۔؟"

انہوں نے سوال کیا

"ہاں جی۔۔۔ ہوگئی۔۔۔۔"

میں نے جواب دیا

"ماشاء اللہ۔۔۔۔! شوہر کیا کرتا ہے تمہارا۔۔۔؟"

انکے اگلے سوال نے مجھے لاجواب کر دیا

"خالہ۔۔۔! ابھی میں جاتی ہوں۔۔۔ پھر کبھی آؤں گی۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ خاوند کو بھی ساتھ لانا۔۔۔۔"

وہ دعائیں دیتے ہوئے بولیں

"کاش۔۔۔! ایسا ممکن ہو کبھی۔۔۔۔"

میں نے ایک گہری سانس لی اور جا کے رکشے میں بیٹھ گئی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

رخسانہ کے گھر کو سلائی کرٹھانی کا سکول بناتے بناتے ہمیں پورا ایک مہینہ لگ گیا۔۔۔

میرے اوپر ذمہ داری اور بڑھ گئی تھی۔۔۔ صبح کے وقت میں رکشہ چلاتی اور عصر کے بعد رخسانہ کے گھر

لڑکیوں کو سلائی سکھاتی۔۔۔ شروع شروع میں تو چند ایک لڑکیاں ہی سلائی سیکھنے آئیں۔۔۔ اقبال نے

مشورہ دیا کہ ہم اپنے رکشوں کے پیچھے اگر سکول کے اشتہار چسپاں کر دیں تو زیادہ سے زیادہ لڑکیاں

سکول میں داخل لینے آئیں گی۔۔۔ اقبال کی منصوبہ بندی کام کر گئی تین مہینوں کے اندر اندر ہمارے پاس جگہ کم پڑ گئی۔۔۔

میں نے رخسانہ کو یہ بات کبھی نہیں بتائی کہ میں رکشہ چلاتی ہوں۔۔۔ اقبال نے ہر موڑ پہ میرا ساتھ دیا۔۔۔ میرا کوئی سگا بھائی بھی ہوتا شاید وہ بھی ایسے ساتھ نہ دیتا۔۔۔ شام میں میں رخسانہ کے گھر سے نکلتی تو وہ خود مجھے اسپتال چھوڑنے جاتا تھا۔۔۔

"رانی باجی۔۔۔!"

رکشہ گلی سے نکال کے وہ بولا

"جی۔۔۔!"

"ایک بات کہوں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔! کہو۔۔۔"

"اب آپ رکشہ چلانا چھوڑ دیں۔۔۔ ماشاء اللہ اب تو سکول بھی چل پڑا ہے۔۔۔"

"ابھی نہیں اقبال۔۔۔! میری منزل ابھی دور ہے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"ارسل کے آپریشن کے لیے بہت ساری رقم چاہیے وہ صرف سکول کی کمائی سے ممکن نہیں

ہے۔۔۔"

"لیکن ایک نہ ایک دن تو رقم جمع ہو جانی گی۔۔۔۔"

"مجھے اس آگ میں جلتے ڈیڑھ سال گزر چکا ہے۔۔۔ میں بس جلد از جلد یہی چاہتی ہوں کہ ارسل کا آپریشن ہو۔۔۔ اسکے لیے اب مجھے زیادہ سے زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔۔۔۔"

میں نے اسے سمجھایا۔۔۔

اس نے مجھے اسپتال چھوڑا

میں وہاں پہنچی تو عارفہ خالہ میرا ہی انتظار کر رہی تھیں۔۔۔

"رانی بیٹا۔۔۔! میں اب تھک چکی ہوں۔۔۔"

وہ بچہ پیٹھتے ہوئے بولیں

"کیا ہوا۔۔۔؟"

"بیٹا۔۔۔ ارسل کی حالت اب دن بدن خراب ہو رہی ہے۔۔۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ جلد سے جلد آپریشن کرنا پڑے گا۔۔۔"

انکی بات پہ میں خود پریشان ہو گئی

"ہمارے پاس کتنا وقت مزید ہے۔۔۔؟"

"وہ کہتے ہیں جتنا وقت گزرتا جائے گا۔۔۔ آپریشن کی کامیابی کے آثار اتنے ہی کم ہوتے جائیں گے۔۔۔۔"

وہ گہری سانس لے کے بولیں

"آپ اللہ پاک کی ذات پہ بھروسہ رکھیں۔۔۔ انشاء اللہ جلدی کچھ نا کچھ ہو جائے گا۔۔۔"

"کیسے بیٹا۔۔۔ تم نے دن رات ایک کر دیے۔۔۔ ابھی تک ہم اتنی رقم جمع نہیں کر پائے۔۔۔ اب کیسے ہوگا۔۔۔"

"میں کروں گی۔۔۔"

"اتنے عرصے سے تم ہی تو کر رہی ہو۔۔۔"

"آپ کا ساتھ ہے تو ہی کر رہی ہوں۔۔۔"

"میرا کیا ساتھ۔۔۔ میں تو بس اپنی بہن سے کیا ہوا وعدہ نبھا رہی ہوں، جو مرتے دم تک نبھاتی رہوں گی"

"آپ فکرت کریں۔۔۔ کوئی ناکوئی راستہ ضرور نکل آئے گا"

میں نے انکو تسلی دے دی لیکن خود کو کیسے اس مشکل سے نکالوں۔۔۔

انکے جانے بعد میں اسپتال کی راہریوں میں یہاں سے وہاں گھومتی رہی۔۔۔ آدھی رات گزر جانے

کے بعد میں نے اپنے آپ سے فیصلہ کیا اور ارسل کے پاس آئی۔۔۔

"شائد۔۔۔ کچھ عرصے کے لیے تمہیں میرا ساتھ کم ملے۔۔۔ تمہیں واپس لانے کے لیے دن کی روشنی

کم پڑ رہی ہے۔۔۔ اب رات کے اندھیروں میں تمہیں کھوجنا پڑے گا"

"رانی باجی۔۔۔! میں نہیں چاہتا آپ رات میں رکشہ چلائیں۔۔۔ شہر کے حالات پہلے ہی بہت خراب

ہیں۔۔۔"

اقبال میرے فیصلے پہ پریشان ہو گیا

"میرے پاس وقت بہت کم ہے۔۔۔ کچھ بھی ہو مجھے یہ قدم اٹھانا پڑے گا۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔ اگر ایسی بات ہے تو میں آپکے ساتھ رہوں گا۔۔۔"

"نہیں اقبال۔۔! تمہارے گھر والوں کا ضرورت ہے تمہاری دن بھر تم ویسے ہی کام پہ ہوتے ہو

رات کے دوپہر ہی تو ہوتے ہیں جس میں تم اپنے گھر والوں کے ساتھ رہتے ہو۔۔۔"

"آپ یہ کیوں بھول جاتی ہیں کہ آپ بھی میرے خاندان کا حصہ ہیں۔۔ اس حال میں کیسے آپکو چھوڑ

دوں"

"مجھے فخر ہے کہ تمہارے جیسے دوست اور بھائی پہ۔۔ لیکن کچھ بوجھ انسان کو اکیلے اٹھانے ہوتے

ہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔ میں یہ بوجھ آپکو اکیلے نہیں اٹھانے دوں گا۔۔۔۔"

اقبال کی ضد کے آگے میں نے گھٹنے ٹیک دیے۔۔۔

"آپ کی خالہ اجازت دیں گی آپکو رات میں کام پہ جانے کی؟"

www.urdu novels mania.com

اقبال بولا

"کبھی نہیں دیں گی۔۔"

"تو پھر کیسے ہو گا یہ۔۔۔؟"

"انکے جانے کے بعد ہی میں وہاں سے نکل سکوں گی۔۔۔ ایک دو زسیر جاننے والی ہیں انہیں

اعتماد میں لے لوں گی۔۔۔"

"دیکھ لیں۔۔ کل کلاں کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ بس چند مہینوں کی بات ہے اس کے بعد مجھے یقین ہے سب بدل جائے گا"

"آپ کے اس حوصلے اور ان تھک کوشش کا پھل آپ کو ضرور ملے گا۔۔۔"

"انشاء اللہ۔۔۔"

اب محنت دوگنا ہو گئی تھی۔۔۔ ارسل کو واپس پانے کی کوشش عروج بھی تھی۔۔۔ اور میری ساری

امیدیں اس ذات سے تھیں۔۔۔ جس نے مجھے اس امتحان میں ڈالا تھا۔۔۔

چند مہینوں بعد میں نے ارسل کے آپریشن کے لیے رقم جمع کر لی۔۔۔

"خالہ۔۔۔!"

میں عارفہ خالہ کے پاس آ کے کھڑی ہوئی۔۔۔

"جی بیٹا۔۔۔!"

وہ سر جھکائے بیٹھی تھیں

"آپ ڈاکٹرز سے آپریشن کا وقت لے لیں۔۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

میں نے بتایا

وہ حیرانی سے میری طرف دیکھنے لگیں

"لیکن رقم۔۔۔؟"

"میں نے رقم کا انتظام کر لیا ہے۔۔۔۔"

"کیسے۔۔۔۔؟"

وہ بولیں

"بس اللہ پاک کی مدد سمجھ لیں۔۔۔"

"رانی۔۔! آج میں جان کے رہوں گی کہ آخر تم ایسا کیا کام کرتی ہو۔۔۔؟"

وہ کھڑی ہو گئیں

"خالہ۔۔! میں نے پہلے بھی آپ سے کئی باریہ بات کی ہے کہ اس بارے میں مجھ سے کچھ نہ

پوچھیں۔۔۔"

"کیوں نا پوچھوں بیٹا۔۔۔ تم ذمہ داری ہو میری۔۔۔ میں ہر بار تمہاری ضد پہ چپ ہو جاتی ہوں لیکن

میرے دل میں اٹھتے وسوسے ختم نہیں ہوتے۔۔۔ اگر مجھے کچھ سمجھتی ہو تو بتا دو۔۔۔"

"آپ میرے لیے سب کچھ ہیں۔۔۔ میری بس اتنی سے درخواست ہے۔۔۔ بس ایک بار ارسل کا

آپریشن ہونے دیں اسکے بعد میں سب کچھ بتاؤں گی۔۔۔"

میں نے انکے کندھے پہ ہاتھ رکھا

"مرضی ہے تمہاری بیٹا۔۔۔"

وہ چپ ہو گئیں

اگلے دن عارفہ خالہ نے ڈاکٹرز سے بات کی انھوں نے ایک ہفتہ بعد کی تاریخ دے دی۔۔۔

اب صرف دعائیں ہی کام آ سکتی تھیں۔۔۔ رخسانہ ہر روز سکول میں ارسل کے آپریشن کے لیے

خاص دعا کراتی۔۔۔ میں دن بھر شہر کی گلیوں میں گھومتی ریڈی لیکن دل اور دماغ میں بس ایک ہی چیز چل

رہی ہوتی تھی۔۔۔ خدایا۔۔۔ سرخرو کرنا۔۔۔

ارسل کے آپریشن میں سے ایک ہی دن رہ گیا تھا۔ - میری پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ - - عارفہ خالہ نے کام پہ جانے سے منع کیا کہ اب مجھے ارسل کے پاس رہنا چاہیے لیکن میری ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ میں اس کے پاس رک سکوں۔ - - اپنے دماغ کو ٹھکانے پہ لانے کے لیے میں رکشہ پہ آہی گئی۔ - - سواریوں کی پراوہ کیے بنے میں کبھی ادھر جاتی تو کبھی ادھر۔ - - کل کا دن کونسا سورج طلوع کر کے گا۔ - - میرے دل و دماغ میں طوفان برپا تھا۔ - -

ایک سواری نے ہاتھ کھڑا کر کے رکنے کا اشارہ کیا۔ - - اس جانے پہچانے چہرے کو میں نظر انداز نہیں کر پائی۔ - -

وہ کوئی اور نہیں بلکہ سعدیہ باجی تھیں۔ - -

میں نے انکے پاس رکشہ روکا۔ - - میرے مراد نہ لباس اور ڈھکے ہوئے چہرے سے وہ بھی پہچان نہیں پائیں۔ - - انھوں نے جس پتے پہ جانا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ اسپتال ہی تھا۔ - - وہ مجھ سے ملنے آ رہی تھیں۔ - - میں نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا

"میں دو سال بعد واپس آئی ہوں۔ - - لیکن اس شہر کی حالت اب بھی ویسی ہے۔ - -"

شہر کے ٹوٹی پھوٹی سڑکوں کی حالت دیکھ کے وہ بولیں

میں باقی سواریوں کی طرح انکے سامنے بھی خاموش رہی

"آپ کب سے رکشہ چلا رہا ہیں۔ - -؟"

انھوں نے سوال کیا

میں پھر بھی چپ رہی۔ - -

وہ بھی چپ ہو گئیں۔۔۔

میں نے انھیں اسپتال کے گیٹ پہ اتارا انھوں نے کرایہ میری طرف بڑھایا۔۔۔ میرا ضمیر اس بات کی اجازت نہیں دے رہا تھا کہ ان سے پیسے لوں۔۔۔ لیکن اگر میں ایسا نہیں کرتی تو انھیں ضرور شک ہو جاتا۔۔۔ میں نے چپ چاپ پیسے پکڑے اور رکشہ موڑ لیا۔۔۔

جیسے کیسے مجھے اسپتال پہنچا تھا۔۔۔ میں نے چند قدم کے فاصلے پہ اسپتال کی دیوار کے ساتھ رکشہ پارک کیا اور نیچے اتر کے اپنی حالت ٹھیک کرنے لگی۔۔۔ تاکہ جلد از جلد سعدیہ باجی سے جا کے ملوں۔۔۔ میں نے اپنے سر سے پگڑی اتاری اور اپنے گھنے بالوں کو قید سے آزاد کیا۔۔۔

"بھیا۔۔۔! غلطی سے میرا کچھ سامان آپکے رکشہ میں رہ گیا ہے۔۔۔"

سعدیہ باجی کی آواز میرے کان میں پڑی۔۔۔

میں اس حالت میں نہیں تھی کہ پیچھے مڑ کے انھیں دیکھ سکوں۔۔۔ میں ساکت کھڑی رہی۔۔۔ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ وہ واپس پلٹ جائیں۔۔۔ میرے اس راز سے پردہ نہ اٹھے۔۔۔ لیکن کئی بار قسمت تبھی ساتھ چھوڑ جاتی ہے جب آپکو اسکی سب سے زیادہ ضرورت ہو۔۔۔۔۔ وہ چلتے چلتے میرے سامنے آ کے کھڑی ہو گئیں۔۔۔

میں نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے۔۔۔ پتا نہیں وہ کیا سمجھیں۔۔۔ میرا دل سینے سے باہر آ رہا تھا۔۔۔ میرے کان اس انتظار میں تھے کہ وہ کیا کہتی ہیں۔۔۔ لیکن کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔۔۔ بلا آخر میں نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔

وہ میرے سامنے کھڑی نہیں تھیں۔۔۔ بلکہ نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ تھیں۔۔۔ اور انکا سر جھکا ہوا تھا۔۔۔

"سعدیہ باجی۔۔۔!"

میں انھیں اس حال میں دیکھ کے تڑپ گئی۔۔۔

"اٹھیں۔۔۔! آپ یہاں کیوں بیٹھ گئیں۔۔۔"

میں نے بازو سے پکڑ کے انھیں اٹھایا۔۔۔ اور گلے لگا لیا

"آج تم نے مجھے بہت چھوٹا کر دیا ہے اپنے سامنے۔۔۔۔۔ جہاں میں خود کو خوش نصیب تصور کر رہی

ہوں کہ میری بہن دنیا کی عورتوں کے لیے ایک مثال ہے۔۔۔ وہیں یہ بھی افسوس کہ ہم لوگ تمہیں

پہچان نہیں پائے۔۔۔"

وہ بولیں

"یہ سب قسمت کے کھیل ہیں۔۔۔ اس میں کسی کہ کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔"

وہ کافی دیر یونہی روتی رہیں۔۔۔ میں نے انھیں دلا سہ دیا۔۔۔ اور اسپتال میں لے آئی۔۔۔

"آپ عارفہ خالہ سمیت کسی کو نہیں بتائیں گی کہ آپ نے کیا دیکھا۔۔۔"

اندر جاتے ہی میں نے انہیں تنبیہ کی۔۔۔ انھوں نے ایک نظر میرا چہرہ دیکھا اور بنا کچھ بولے آگے

بڑھ کے عارفہ خالہ سے ملیں۔۔۔

عارفہ خالہ نے انھیں پڑھائی مکمل ہونے کے مبارکباد دی۔۔۔ اور گھر والوں کا بھی پوچھا۔۔۔ جو کہ

میں نہیں پوچھ پائی۔۔۔ پر انھوں نے جو بتایا اس سے یہی لگ رہا تھا کہ اب بھی سب ویسا ہے۔۔۔

ہم لوگوں نے عارفہ خالہ کو گھر بھیج دیا۔ سعدیہ باجی کی جان پہچان کے ایک دو جو نئیر ڈاکٹر بھی مل گئے۔۔۔ ارسل کے آپریشن کے حوالے سے انھوں نے ان سے مشورہ کیا۔۔۔ رات کافی ہو گئی تو میں نے انھیں گھر جانے کا کہا۔۔۔ لیکن انھوں نے آج رات میرے ساتھ رکنے کا ارادہ کر لیا تھا۔۔۔ پورے اسپتال میں جب خاموش چھا گئی تو ہم دونوں ایک کونے میں جا کے بیٹھ گئے۔۔۔ انھوں نے بیٹے دوسالوں کے ہر ایک پل کی داستان مجھ سے سنی۔۔۔ جہاں میں چہرے پہ مسکراہٹ سجائے انھیں سب بتاتی رہی وہیں انکے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ وہ کبھی میرا ماتھا چومتی کبھی ہاتھ پہ لکھی کہانیوں پہ بوسہ دیتیں۔۔۔ جب میرے قصے ختم ہوئے تو میں نے ہمت کر کے دادی اور بابا کے بارے میں پوچھ ہی لیا

"سب ٹھیک ہیں۔۔۔ اپنی اپنی زندگی میں مگن۔۔۔"

"مجھے تو کبھی کسی نے یاد نہیں کیا ہوگا۔۔۔"

ایک سرد آہ میرا کلیجہ چیر کے باہر نکلی۔۔۔

"تمہیں پتا ہے۔۔۔ اس دنیا کا ایک قانون ہے۔۔۔"

وہ کچھ سوچ کے بولیں

میں نے سوالیہ نظروں سے انکی طرف دیکھا۔۔۔

"امروہی ہوتے ہیں۔۔۔ جو مٹ جائیں۔۔۔ تم بھی مٹ کے امر ہوئی ہو۔۔۔"

میں انکی بات کا مطلب نہیں سمجھی۔۔۔ تو وہ مسکرا نے لگیں

اتنے میں فجر کی اذان ہوئی میں نماز نے نماز پڑھ اور دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے۔۔۔ اس بار لب خاموش تھے۔۔۔ آج لب خاموش تھے۔۔۔ دل کی دھڑکنیں اسے مانگ رہی تھیں۔۔۔

صبح دس بجے آپریشن ہونا تھا۔۔۔ اقبال رخصانہ، بابانذیر اور چھوٹو کو لے اسپتال پہنچ گیا۔۔۔ عارفہ خالہ، سونیا اور صوبیہ سب ہی پہنچ گئے تھے۔۔۔ سب ایک ہی دعا کر رہے تھے۔۔۔ میں دور ایک کونے پیٹھی گم صم تھی۔۔۔

"جس منزل کو پانے کے لیے میں ننگے پاؤں پتھروں پہ چلتی رہی آج وہ منزل میرے بہت قریب تھی۔۔۔ جہاں اس ذات پہ بھروسہ تھا وہیں۔۔۔ قسمت پھر سے ساتھ نہ چھوڑ جائے۔۔۔ یہ خوف بھی منڈلا رہا تھا"

"تسلی رکھو۔۔۔! ارسل ٹھیک ہو جائے گا"

سعدیہ باجی میرے پاس آ کے بیٹھ گئیں۔۔۔ میں نے انکی گود میں اپنا سر رکھ دیا۔۔۔ سالوں کی تھکان نے مجھے چور چور کر دیا تھا۔۔۔ آپریشن تھیٹر کی لائٹ ہری ہوئی تو سب کی نظریں دروازے پہ لگ گئیں۔۔۔ جیسے ہی ڈاکٹر باہر نکلا سبھی ان کے گرد جمع ہو گئے

"آپریشن تو ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔ لیکن اس آپریشن کی کامیابی اور ناکام اگلے چوبیس گھنٹوں پہ منحصر ہے"

تسلی دے کے بھی انھوں نے ایک اور خود طاری کر دیا تھا۔۔۔

عارفہ خالہ نے اپنی دیور کے بیٹے تیمور کو بلایا تھا۔۔۔ جو کہ باہر سے نیروس جری کا امتحان پاس کر کے لوٹا تھا۔۔۔ اس نے عارفہ خالہ کو تسلی دی کہ جب ارسل ٹھیک نہیں ہوتا تب تک وہ اسکے ساتھ ہی رہے گا۔۔۔ سب ایک ایک کر کے گھر لوٹ گئے۔۔۔ میں نے سعدیہ باجی کو بھی گھر بھیجا کیوں کہ وہ چوبیس گھنٹے سے میرے ساتھ تھیں۔ عارفہ خالہ نے ضد کی کہ آج رات میں بھی گھر آ جاؤں۔۔۔ اس بار انکار کا کوئی بہانہ نہیں تھا میرے پاس۔۔۔ میں نے ان سے وعدہ کیا کہ شام تک میں آ جاؤں گی۔۔۔ وہ بار بار تیمور کو فون کرتی رہیں۔۔۔ بلا آخر مجھے جانا ہی پڑا۔۔۔

اپنی زندگی بیتے پلوں میں ڈوب کے میں نے ایک اور رات ارسل کے کمرے میں گزار دی۔۔۔۔۔ "سرخ جوڑا" اپنے ہاتھوں میں لیے۔۔۔ میں ایک بار پھر وہ سارے پل جیے۔۔۔۔۔ جواب میں پیچھے چھوڑ آئی تھی۔۔۔۔۔ صبح کی نماز کا وقت ہو چکا تھا

میں جیسے ہی نماز سے فارغ ہوئی تو سامنے خالہ کا مسکراتا ہوا چہرہ تھا، انھوں نے مجھے گلے لگایا اور میں بس اتنا ہی سن پائی "تم جیت گئی ہو۔۔۔ اسے ہوش آ گیا ہے" اپنی زندگی میں اس سے زیادہ میٹھے لفظ میں نے نہیں سنے تھے۔ تب میں زمین پر نہیں ہواؤں میں تھی۔ اور وہ آنسو جن پہ میں نے ابت بند باندھا تھا وہ بند توڑ کے آنکھوں سے باہر آرہے تھے۔ پتا ہی نہیں چلا کہ کب اتنے لوگ میرے آس پاس جمع ہو گئے۔ میں سرخرو ہو گئی تھی۔ سب اپنے اور پرانے جمع تھے اور سب کی نظروں میں اپنے لیے عزت دیکھ کے اندر ہی اندر میرا سر فخر سے بلند ہو رہا تھا۔ میں جنگ جیت چکی تھی۔

خالہ نے مجھے بتایا کہ وہ شام میں وہ مجھے اسپتال لے جائیں گی۔ سونیا اور سعدیہ باجی نے ضد کے کہ میں ارسل کے سامنے "سرخ جوڑے" میں جاؤں۔ میں شرمائی۔۔۔ جہاں وہ سب ضد کر رہے تھے

وہیں میرے میں بھی اس خواہش نے جنم لیا کہ جہاں سے جینا چھوڑا تھا۔۔۔ وہیں سے شروع کرتے ہیں۔۔۔

"اپنے جسم سے ادا سی لالبادہ اتار کے میں نے سرخ جوڑا زیب تن کیا۔۔۔۔"

پھر سے دلہن بنی۔۔۔

کمرے کے دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔ میں نے دروازہ کھولا تو میرے بابا سر جھکائے نم آنکھوں سے میری طرف دیکھ رہے تھے۔

"مجھے معاف کر دو، میں ایک باپ کا فرض نبھانے میں ناکام رہا، لیکن جیسے تم نے میرا سر آج فخر سے بلند کیا ویسا تو کوئی بیٹا بھی نہیں کر سکتا۔ میں ایک خوش نصیب باپ ہوں کیونکہ تم میری بیٹی ہو، اور تم بد نصیب ہو جو میں تمہارا باپ ہوں" چاہے میرے دل میں لاکھ شکوے اور شکائتیں تھیں لیکن میں انہیں اس حالت میں کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی، اس سے پہلے وہ اور کچھ کہتے میں ان سے لپٹ گئی۔

باپ کی وہ خوشبو جس کے لیے میں ترستی رہی آج محسوس کر رہی تھی۔ اپنی ہی قسمت پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔ سب کچھ کیسے بدل گیا۔۔۔۔ انکے پیچھے دادی کھڑی تھیں

"کل ہم نے تم سے تعلق توڑا تھا۔۔۔ آج وہ تعلق پھر سے جوڑنے کی درخواست لے کے آئے ہیں۔۔۔ کیا پھر سے ہماری رانی بنو گی"

وہ بولیں

میں بابا کو چھوڑ کے ان سے لپٹی

"میں کب سے اس دن کا انتظار کر رہی تھی کہ کب آپ مجھے گلے لگائیں :

میں بولی۔۔ انھوں نے میرے ماتھے پہ بوسہ دیا
 شام میں سعدیہ باجی اور خالہ کے ساتھ میں اسپتال پہنچی۔۔۔ باقی سب لوگ پہلے ہی چلے گئے تھے۔۔۔
 کوریڈروں میں پہنچے تو سب کے جھکے ہوئے سر مجھے وہم میں مبتلا کر رہے تھے۔۔۔
 "کیا ہوا۔۔۔!"

میں صوبیہ کے پاس جا کے کھڑی ہوئی
 وہ چپ رہی

"سونیا۔۔۔! تم بتاؤ نا۔۔۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔"

سونیا کے کندھے سے ہلایا۔۔۔۔۔

اس نے بھی کوئی جواب نہیں دیا

میرے سبھی عزیز رشتہ دار وہاں جمع تھے۔۔۔ میں گڑگڑا کے سب سے پوچھنے لگی کہ بتائیں سب اتنے
 خاموش کیوں ہیں۔۔۔۔

جب کسی سے کوئی جواب نہیں ملا تو میں ڈاکٹر تیمور کی طرف بڑھی

"خدارا۔۔۔ آپ ہی کچھ بتائیں۔۔۔۔۔ ارسل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔"

انھوں نے میرے ہاتھ میں کاغذ کا ایک ٹکڑا تھمایا جس پہ کچھ درج تھا

"زندگی وہ تھی جسے میں تمہارے بن جیتا رہا، جب میرا جسم حرکت میں تھا اور آنکھوں میں نور تھا۔ یا وہ
 تھی جب جسم ساکت اور آنکھیں بے نور تھیں اور تب تم آئی میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کے بولی
 "چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی" میری روح جو میرے جسم کو چھوڑ کے چلی

گئی تھی وہ ایک بار پھر لوٹ آئی۔۔۔ اور میں جی اٹھا۔ تم نے مجھے زندہ کر دیا۔ تمہاری آنکھوں سے میں دنیا دیکھنے لگا اور تمہارے پاؤں سے فاصلے طے کیے۔ ہر بار جب تمہارے زخمی ہاتھ میرا ہاتھ چھوتے، وہ درد میرے دل میں اٹھتا تھا۔ تمہارے پاؤں کے چھالوں کی تکلیف میری روح محسوس کرتی تھی۔ لیکن تمہاری ہمت مجھے اور جینے پر مجبور کر دیتی تھی۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے تمہیں اپنا جیون ساتھی چنا۔ میرے پاس زیادہ سانسیں نہیں بچیں گے تمہارے ساتھ چل سکوں، لیکن تم اسے اپنی ہار مت سمجھنا۔ یہ جیت ہے تمہاری۔۔۔ شائد میں تمہیں سامنے کبھی نظر نہ آؤں لیکن تمہاری دھڑکنوں میں رہوں گا۔ تمہارے قدم سے قدم ملائے تمہاری سانسوں میں میری سانسیں چلیں گی۔ دیکھنے والے اب کبھی تمہیں اکیلا نہیں دیکھیں گے ہر بار میں انہیں تمہارے ساتھ نظر آؤں گا" ارسل کی اس آکر تحریر کو پڑھنے کے بعد میں بھاگتی ہوئی اس کمرے میں داخل ہوئی جہاں وہ سفید چارو میں لپٹا تھا۔۔۔۔

"ارسل۔۔۔! مت جاؤ۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

میں نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔
 "تم نے تو ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔۔ پھر کیوں اس موڑ پہ لا کے چھوڑ رہے ہو۔۔۔"
 اسکے ہاتھ کی ہتھیلی پہ میں نے اپنے گال رکھ دیا۔۔۔۔
 "جس کی ہم سفر ایسی ہمت والی ہو۔۔۔ وہ بھلا کیسے اتنی جلدی ہار مان لیتا۔۔۔۔"
 میں نے چونک کے آنکھیں کھول دیں۔۔۔

اسکے ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی۔۔۔ اور آنکھیں میں وہ شرارت جسے دیکھنے کے لیے میں نے اتنا انتظار کیا تھا۔۔۔۔

"ہم نے تو بس ایک چھوٹا سا مذاق کیا تھا"

سونیا اندر داخل ہوئی۔۔۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے۔۔۔ سب اندر آنے لگے۔۔۔

سب چہروں پہ مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔ اندر رش نا لگائیں۔۔۔ مریض کو آرام کی سخت ضرورت ہے۔۔۔۔"

نرس اندر داخل ہوئی اور سب کو باہر نکالنے لگی۔۔۔

میں اسی طرح ارسل کے ساتھ چپک کے بیٹھ رہی۔۔۔

"دلن صاحبہ آپ کو بھی باہر جانا پڑے گا۔۔۔"

وہ میرے پاس آ کے کھڑی ہوئی

میں نے اس کا حکم نظر انداز کیا۔۔۔۔

"میرا چین مجھ سے دور کر کے آپ کیسے مجھے آرام دے سکتی ہیں۔۔۔؟"

ارسل بولا

نرس مسکراتے ہوئے باہر چلی گئی۔۔۔

میں نے ارسل کی چھاتی پہ سر ٹیک دیا۔۔۔۔

ختم شد